بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نہ میراث السموات والارض والصلوٰۃ والسلام علی افضل من بین سہام التعصیب والفرض وعلی الہ الکرماء وصحبہ الرحماء والعلماء ورثۃ الانبیاء + بعد حمد اور صلوٰۃ کی جاننا چاہیئے کہ اس زمانہ مین اکثر علماء دین نی کتابین دین کی اردو مین تالیف کین اور یہہ بات بہت موجب ہدایت اور شیوع علوم دینیہ کی ہوئی ہزارون جاہل قرآن شریف اور احادیث حضرت خیر البشر کی معانی پر واقف ہوگئی اور عقائد اسلام اور مسائل فقہیہ سی مطلع ہوئی مگر اب تک کوئی کتاب علم فرائض مین زبان اردو نظر سی نہین گذری اور یہہ علم بہی منجملہ علوم دینیہ کی ایک عمدہ علم ہی چنانچہ حدیث شریف مین جسکی فضیلت مین وارد ہی تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم + یعنی سیکہو تم فرائض کو اور سکہاؤ اوسی لوگون کو پس تحقیق وہ آدہا علم ہی اِس حدیث سی بڑی بزرگی اور تاکید علم فرائض کی ثابت

ہوتی ہی کہ اور جمیع علوم کو ایک نصف علم اور فرائض کو ایک نصف علم فرمایا لہذا
خاکسار ذرہ بیمقدار معتصم بذیل سید انبیاء محمد عنایت احمد غفر لہ الصمد
بنظر نفع رسانی برادران مؤمنین کی جمیع مسائل ضروریہ فرائض کو زبان اردو
مین بیان کرتا ہی اور شرح رسالہ منظومہ موسومہ بجامع مؤلفہ
مولوی سید نوازش علی صاحب ساکن نگینہ کی کہ علم فرائض مین یگانہ
اوستاد کامل تہی اور جمیع علم فرائض کو اوس رسالہ مین اونہون نی بکمال
متانت و تحقیق درج کیا ہی لکہتا ہی غرض شرح لکہنی سی یہہ ہی کہ جو کوئی چاہی
اوس رسالہ کو حفظ کر لی اور اوسکی مطلب پر بوسیلہ شرح کی مطلع ہو جاوے
توسب مطالب فرائض کی اوسی ہمیشہ مستحضر رہین اور اگر کوئی شخص علم
فارسی سی بی بہرہ ہو اور فقط زبان اردو جانتا ہو تو وہ صرف اون مسائل
کو جو بصورت مترجم زبان اردو مین لکہی ہین پڑہ لی کہ اوس وقت جمیع مسائل
فرائض پر مطلع ہو جایگا اگرچہ ایسی صورت بہت کم ہی کہ آدمی مطلق
فارسی نہ پڑہا ہو اور قصد تحصیل علم کا زبان اردو مین کری بلکہ اصل
مقصود تالیف و تصنیف سی زبان اردو مین یہی ہی کہ غیر فارسی خوان
بہی مسائل دینیہ اور علوم یقینیہ پر آگاہی حاصل کرین سو یہہ غرض بہی
اس کتاب سی حاصل ہو سکتی ہی اور چونکہ یہہ کتاب سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین
تالیف ہوئی اور پورا علم فرائض کا اسمین درج ہی لہذا اسکا
نام علم الفرائض رکہا ربنا تقبل منا انک انت السمیع
العلیم ۱۲۶۲ اب یہان سی شرح رسالہ موصوفہ کی شروع ہوتی ہی اور مصنف

رحمۃ اللہ علیہ نی بسبب اختصار کی فصلین مقرر نہین کین فقیر نی
ہر مطلب کی شروع سی پہلی عبارت فصل کی جس سی طرف خلاصہ
بیان اوس فصل کی اشارہ ہو جای سرخی مین لکھدی ہی کہا مؤلف نی رحمہ اللہ

بعد حمد حق و صلوٰۃ رسول — عرض دارد فقیر آل بتول
ابن ناصر نوازش ست بنام — یافت از ہند در نگینہ مقام

ش یعنی بعد حمد خدا اور درود رسول کی عرض کرتا ہی فقیر اولاد بتول کا
کہ بیٹا ناصر کا ہی نوازش نام اور پایا اوسنی ہندوستان مین سی نگینہ مین مقام
بتول لقب ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا مؤلف سید تہی اس لئے
اپنی تئین فقیر آل بتول کہا اور نام والد مؤلف کا ناصر علی تہی اور نام اونکا
نوازش علی بسبب ضرورت شعر کی ان دونو نامون مین سی نصف نصف
لائی نگینہ ایک قصبہ ہی متصل مراد آباد کی ۔ فصل پہلی بیان مین کیفیت صرف

اور تقسیم مال میت کی بعد حقوق اوسکی — اولاً مال مردہ دِہ در دین
گر مرا ور اتعلق ست بعین — ش یعنی اول مال مردہ کا دینا

چاہتی اس قسم کی دین مین جسی علاقہ کسی شی معین سی ہو جیسی ایک چیز میت
کی کسی شخص پاس گرو ہی اور میت سوا اوس چیز کی اور کچھہ چہوڑی لیس دین
مرتہن کا یعنی زر رہن کہ شی مرہون سی متعلق ہی اوپر تجہیز اور تکفین میت کے
مقدم ہی اوس شی مرہون کو بیچ کی اول زر رہن ادا کرینگی بعد اوسکی
اگر کچھہ باقی رہی اوس سی تجہیز و تکفین ہو گی نہین تو وہ لوگ جن پر خرچ اسکا
حالت حیات مین واجب تہا تجہیز و تکفین کرین اور جو وہ بہی نہہون تو

بیت المال سی کفن دفن کیا جائیگا یا مثلاً کسی شخص نی ایک گھوڑا سو روپی
کو مول لیا اور بسبب عدم ادائی قیمت کی بائع نی اوس گھوڑی کو اپنی قبضہ
مین رکھا اور مشتری بی ادائی قیمت مرگیا اور کوئی چیز اوسنی سوا اوس
گھوڑی کی ازقسم مال نہین چھوڑی تو ادا کرنا زر ثمن گھوڑیکا بائع کو کہ دین متعلق
بشئی بعین یعنی گھوڑی سی ہی مقدم ہی اوپر تجہیز و تکفین میت کی یعنی اوس گھوڑیکو
بیچ کی اول قیمت اوسکی بائع کو ادا کرین اگر کچھہ بچی مثلاً وہ گھوڑا ایک سو دس
روپی کو بکی تو وہ باقی تجہیز و تکفین مین صرف کیا جای اور اگر کچھہ نہ بچی
مثلاً وہ گھوڑا پوری سو روپی کو بکی یا نوہ روپی کو بکی تو درصورت نہونی
اون لوگونکی جن پر نفقہ اوسکا واجب ہی خرج کفن و دفن میت کا بیت المال
سی دلایا جای اور جسقدر دین ادا نہوا اوسکا مواخذہ میت کی ذمہ رہا

پس تجہیز او بلا کم و بیش		عدد سنت و قیمت بیش

شش یعنی بعد ادای دین متعلق بعین کی صرف مال مردہ کا ہو اوسکی تجہیز
و تکفین مین کمی اور بیشی کی موافق عدد سنت کی اور قیمت اگلی کی
عدد سنت کفن مین مرد کی لئی تین کپڑی ہین قمیص جسی کفنی کہتی ہین اور
ازار کہ ایک چادر ہوتی ہی بجای تہ بند کی اور لفافہ جسی پوٹ کی چادر کہتی ہین
اور عورت کی لئی پانچ کپڑی ہین تین مردون والی اور خمار یعنی اوڑھنی
جسی سر پر اور سر کی بالون پر جو دو حصہ کرکی سینہ پر ڈالی جاتی ہین اوڑھاتے
ہین اور سینہ بند جس سی چھاتیان عورت کی باندہ دی جاتی ہین اور اگلی
قیمت سی مراد یہہ کہ موت سی پہلی اپنی حالت حیات مین میت جس قیمت

کی کپڑی پہنا کرتا ہو اوسی قیمت کا کفن اوسی دیا جاوی اور اگر اوس کی
حالت حیات مین تین طرح کی کپڑی ہون ایک ایسی جنہین عیدین مین اور
شادی بیاہ مین پہنتا ہو اور دوسری ایسی جنہین دوستون آشنا ؤن
کی ملاقات کی وقت پہنا کرتا ہو اور تیسری ایسی کہ اپنی گہر مین پہنی رہتا ہو
دوسری قسم کا کفن دینا چاہیی اس لیی کہ وہ متوسط ہی لمبی بخشی عدد یہ ہی
کہ مرد کو تین کپڑی سی اور عورت کو پانچ کپڑی سی کم یا زیادہ دین اور قیمت
مین یہہ کہ جس قیمت کا کپڑا حالت حیات مین پہنتا ہو اوس سی کم قیمت کا
زیادہ قیمت کا کفن دین **ف** تجہیز کی معنی سامان کرنا میت کی سامان کا
مین غسل اور گورکنی اور دفن بہی داخل ہی جس چیز مین ضرورت خرچ کی ہو مال
میت مین سی لیا جاوی اور یہہ خرچ دین غیر متعلق بعین پر مقدم ہی

پس بدین دگر کہ نیست چنان	۱	ش یعنی بعد تجہیز و تکفین میت

کی مال مردہ کا صرف کیا جای اور دین ہین کہ متعلق شئی معین سی نہین اگر
سب قرضدار ونکی قرض کو کفایت کری تو اونکو دین اور اگر کفایت نکری
تو اوسمین حصہ رسدی دیدیوین چنانچہ طریقہ اوسکی تقسیم کا آگی بیان ہوگا

پس بموصی لہ ثلث برسان		ش بعد ادا دین کی جسقدر

مال مردہ کا باقی رہی اوسکی تہائی موصی لہ کو دین موصی لہ وہ ہی جسکی لیی
میت نی کہا ہو کہ بعد موت میری اوسی اسقدر مال بہیجو اول اوسی ایک
تہائی مال تک دینا وارثون کی حق پر مقدم ہی پس اگر میت نی وصیت
واسطی اوسکی ایک تہائی مال کی یا اس سی کم کی تہی اسقدر اوسی دینگی

اور اگر وصیت تہائی سی زیادہ کی ہو تو تہائی سی زیادہ میں نکلیگی م

پس بذی فرض و نسب عصبہ		ش یعنی بعد ادای قرض اور وصیت

کی دیا جاتی مال مردہ کا صاحب فرض کو اور اون وارثوں کو جو نسبت سی عصبہ ہین صاحب فرض وہ وارث ہین جنکا حصہ مقرر ہی جیسی ماں کہ اوسکی لئی در صورت ہونی اولاد کی چھٹا حصہ مقرر ہی اور بغیر اولاد کی تہائی یا جورو کہ اوسکی لئی چوتہائی بغیر اولاد کی اور آٹھوان حصہ ساتھہ اولاد کی مقرر ہی نسب سی عصبہ میت کی وہی ایسی قرابت والی ہین جنکی لئی حصہ مقرر نہین اگر اکیلی ہون تو کل مال اونہین پہونچی اور اگر ساتھہ اصحاب فرائض کی ہون تو جو ذوی الفروض سی بچی اونہین ملی جیسی بیٹا بہائی چچا م

بعد ازان معتق از سبب عصبہ		ش یعنی بعد عصبات نسبیہ کی

مال مردہ کا دیا جاتی آزاد کرنی والہ کو کہ وہ سبب سی عصبہ ہی اور اوسی عصبہ سببی کہتی ہین اسواسطے کہ عصوبت اوسکو بسبب آزاد کرنی کی حاصل ہوئی ہی نہ بسبب قرابت کی یعنی اگر میت اصل مین کسیکا غلام ہو اور اوسکی مولی نی اوسی آزاد کر دیا ہو اور وہ اپنا کوئی عصبہ نسبی نچہوڑی تو اوسکا مال اس آزاد کرنی والی کو مرد ہو یا عورت بطور عصوبت کی پہونچیگا اگر ساتہہ اصحاب فرائض کی ہو تو جو کچھہ بعد دینی اصحاب فرائض کی بچی اوسی ملی اور اگر اکیلا ہو تو کل مال اوسی پہونچی ف معتق کو مولی العتاقہ بہی کہتی ہین م

عصبات مستش چو نبر باشند		ش یعنی در صورت نہونی آزاد

کرنی والی کی مال دیا جاتی اوسکی عصبات کو جو مرد ہون اگر ایک

شخص مری اور کوئی اپنا عصبۂ نسبی چہوڑی اور آزاد کرنی والا بہی نہ رہا ہو تو اوس آزاد کرنی والی کی عصبۂ مذکر کو وہ مال بطور عصوبت کی ملیگا عصبۂ مونث کو نہ ملیگا مثلاً اوس آزاد کرنی والی کی ایک بیٹا ہی اور ایک بیٹی تو کل مال ابن کو ملیگا بنت کو کچہہ نملیگا حال آنکہ وہ بہی ساتہہ ابن کی عصبہ ہی م

پس بفرض نسبی برد باشند		ش بہر موافق حصۂ مقررہ نسب

کی بطور رد کی دیوین یعنی جبکہ عصبات نسبی اور سببی کوئی نہوان تب جو کچہہ مال بعد دینی سہام ذوی الفروض کی بچی ذوی الفروض نسبیہ پر بطور رد کی موافق حصہ اونکی تقسیم کرین ذوی الفروض بہی دو قسم ہین نسبی جو علاقہ نسب رکہتی ہین جیسی ماں باپ بیٹی بہن اور سببی یعنی جورو اور مرد کہ مستحق حصہ فرض کی بسبب نکاح کی ہوی ہین قرابت نہین رکہتی سو رد اوپر ذوی الفروض نسبیہ کی ہوتا ہی ذوی الفروض سببیہ یعنی زوج اور زوجہ پر نہین ہوتا بلکہ جو مال بعد دینی فرض اونکی قابل رد ہو بیت المال مین رکہا جاوی اور اگر بیت المال خراب ہو جیسا اس زمانہ مین ہے تو زوجین پر رد کیا جاوی چنانچہ اشباہ وغیرہ کتب فقہ مین لکہا ہی م

بعد ازان ذو رحم پس اولی		از موالات ہر کہ شد مولی
آنکہ حامل شدہ بشر و خیر		ش یعنی در صورت نہونی ذوی

الفروض نسبی اور عصبات کی مال مردہ کا دیا جاوی ذو رحم کو اور درصورت نہونی ذو رحم کی مستحق میراث کا وہ شخص ہی کہ بسبب موالات کی مولا ہوا ہی جسنی نیکی بدی کو اپنی ذمہ لی لیا ہی ذو رحم اوس قریب کو

کہتی ہین جو نہ ذی فرض ہوا اور نہ عصبہ جیسی نواسہ یا ماموں اگر زوج یا زوجہ
کی ساتھہ ہو تو جو کچہہ بعد دینی حصہ اون دونوں کی بچی ذو رحم کو ملی اور اگر
اکیلا ہو تو کل مال اوسی ملی اور صورت عقد موالات کی یہہ ہی کہ ایک شخص
مجہول النسب دوسری شخص سی کہی کہ تو میرا مولا ہی جب مین مرون تو
میری میراث لیجیو اور اگر مین ایسا جرم کرون جسسی دیت عاقلہ لازم
آوی تو تو دیجیو اور دوسرا اسبات کو قبول کر لی پس یہہ دوسرا
مولی الموالاۃ کہلاتا ہی ہرگز کی بدی اپنی ذمہ لینی سی یہی مراد ہی کہ اوسکی
میراث لینی اور اوسکی عوض تاوان دینی کو قبول کر لیا ہی بموجب شرع شریف
کی قتل خطا اور بعضی اور جرمون مین مجرم کی اقارب اور برادری والون پر
جو اوسکی بہلی بری کی شریک ہون اور اوسکی مددگار رہتی ہون تاوان دینا
لازم آتا ہی اسی دیت عاقلہ اور عقل کہتی ہین سو جب کہ مولی الموالاۃ
نی دوسری شخص مجہول النسب کا تاوان اپنی ذمہ لی لیا درصورت وقوع اس
قسم کی جنایت کی اوس سی تاوان اوسکا اسی دینا پڑیگا اور حال وراثت
مولی الموالاۃ کا مثل ذو رحم کی ہی کہ اکیلا مستحق کل مال کا ہی اور ساتھہ
زوج یا زوجہ کی مستحق اوسقدر کا جو بعد دینی حصہ اون دونوں کی بچی ہم

پس مقر له النسب بر غیر	لیک آن غیر نیست زو منکر
وان مقر شد بقول خویش مقر	ش یعنی بعد مولی الموالاۃ کی

مستحق میراث ہی وہ شخص کہ جسکی لیئ میت نی اقرار کیا ہو نسب کا اسطرح پر
کہ وہ نسب میت سی نہو بلکہ غیر کی طرف رجوع کری اور وہ غیر اس نسب

سی منکر ہوا اور یہہ مقر اسی بات پر قائم رہی تو درست اقرار نسب کی غیر پر یہہ ہی
مثلاً میت نی کسی مجہول النسب کی لیے یہہ اقرار کیا ہو کہ یہہ میرا بہائی ہی کہ یہاں
صورت مین نسب اوسکا میت کی باپ کی طرف رجوع کرتا ہی یا یہہ کہ میرا
چچا ہی کہ اوسکا نسب میت کی دادا سی ہوتا ہی سو اس قسم کی شخص کی
وارث ہوتی ہین اس مرتبہ مین دو شرطین ہین ایک یہہ کہ جسکی طرف نسب
رجوع کرتا ہی جیسی باپ دادا اوپر والی مثالون مین اس نسب سی منکر ہوا اور
اس شخص کو اپنا بیٹا نہ بتاوی اسواسطی کہ اگر وہ بہی اقرار کریگا تو یہہ شخص
حقیقۃً بہائی یا چچا میت کا ٹہیر جایگا اور اس مرتبہ مین وارث نہوگا بلکہ
بہائی اور چچا کی مرتبہ مین میراث پاویگا دوسری یہہ کہ میت نی بعد اقرار کی
پہر انکار اوسکی بہائی یا چچا ہونی سی نہ کیا ہو اسواسطی کہ اگر وہ بعد اقرار
کی منکر ہوگیا تو پہر اس شخص کو کچہہ نہ پہونچیگا اور اقرار نسب کی غیر پر قید اس
لئی ہی کہ اگر اقرار معتبر نسب کا میت نی اپنی ذات سی کیا مثلاً کہا کہ یہہ میرا
بیٹا ہی تو وہ شخص سچ مچ کا بیٹا ٹہرجایگا اور اسکو بیٹی کی مرتبہ مین میراث

سیئی کہ نہ اسی مرتبہ مین هم	پس موصی لہ تمام دگر مال
بعد ازان برسد بہ بیت المال	ش یعنی جب کوئی اوپر والی

استحقاق مین سی نہو تو مال مردہ کا پہونچتا ہی اوس شخص کو جسی مردہ اپنا تمام مال
دینی کو کہہ مرا ہو اور جب وہ بہی نہو تو سب مال پہونچی بیت المال کو بیت المال
کہتی ہین خزانہ بادشاہ اسلام کو جس مین مال خراج وغیرہ کا جمع ہوتا ہی اور اہل
استحقاق کو دیا جاتا ہی **فصل دوسری موانع ارث کی بیان مین جو**

مانع ارث قتل ناحق دان		اگر مکلف کند شد مباشر آن

ش منع کرنیوالا ارث سی قتل ناحق ہی کہ آدمی عاقل اور بالغ کی ہاتہہ سی واقع
ہو یعنی اگر کوئی شخص اپنی مورث کو قتل کری تو اس قاتل کو مقتول کی میراث
نملی گی اور اسمین تین شرطین ہین اول یہہ کہ قتل ناحق ہو پس اگر کسی شخص نی
اپنی مورث کو بحکم حاکم حد مین یا قصاص مین قتل کیا یا وہ مورث اسپر بقصد
قتل حملہ آور ہوا تہا اپنی مدافعت مین اوسی قتل کیا ہو تو یہہ قاتل محروم نہوگا
اسواسطی کہ اسسی قتل ناحق نہین واقع ہوا دوسری یہہ کہ قاتل مکلف
ہو یعنی عاقل بالغ ہو دیوانہ یا لڑکا نہو پس اگر کسی دیوانہ یا لڑکی کی ہاتہہ سی اوسکا
مورث مارا گیا تو وہ محروم نہو گا تیسری یہہ کہ قتل اوسکی ہاتہہ سی واقع ہوا ہو
کہ اسی مباشرت قتل کہتی ہین اور جو قتل بطور تسبیب کی ہو یعنی ہاتہہ سی قتل نکری
لیکن ایسا کام کری جس سی وہ شخص ہلاک ہو جاوی مثلا کہوان اوسکی
راہ مین کہود دی ایسی زمین مین کہ اس کہود نیوالی کی ملک نہین
اور وہ اسمین گر کر مر جاوی تو ایسی صورت مین قاتل محروم نہین ہوتا ہم

رقیت اختلاف دین و دار		ش دوسرا مانع رقیت ہی یعنی

وارث کا لونڈی غلام ہونا اگر ایک شخص مرا اور بیٹا اوسکا کسیکا غلام ہی تو
یہہ بیٹا اوسکا وارث نہو گا تیسرا مانع اختلاف دین ہی یعنی اگر وارث اور مورث
لی مین مت اختلاف ہو ایک مومن ہو اور دوسرا کافر مثلا باپ کافر ہی بیٹا
مسلمان تو ان دونون مین توارث نہین اگر باپ مر گیا ہی بیٹی کو اوسکی میراث
نملی اور اگر بیٹا مری باپ کو میراث نملی چوتہا مانع اختلاف دار ہی کافر دو قسم

[illegible] اور جب [illegible] مین کنوان کہودی اور کوئی اسمین گر کر مرجاے یا [illegible] مواخذہ [illegible] عاقلہ لازم آتی ہی پہر بہی وہ کنوان کہودنیوالا محروم نہین ہوتا اسواسطی کہ [illegible] حقیقت قاتل نہین ۱۲ منہ عفی عنہ

اگر ایک کافر دارالاسلام مین ذمی یعنی بادشاہ اسلام کا مطیع ہو کی جزیہ دیکی
رہتا ہو اور دوسرا کافر دارالحرب یعنی کافرونکی ملک مین تو ان دونون مین توارث

جہل ترتیب موت نیز شمار		نہین ایک کو دوسری کی میراث نملیگی م

مش پانچوان مانع توارث کا نہ معلوم ہونا ترتیب موت کا ہی مثلاً ایک کشتی
مین چند اقارب ایک ساتہہ ڈوب گئی اور یہہ معلوم نہین کہ کس کی جان پہلی
نکلی اور کس کی جان پیچہی یا ایک لڑائی مین چند شخص ماری گئی اور معلوم نہوا
کہ کون پہلی مارا گیا اور کون پیچہی تو اس قسم کی اموات آپسمین ایک دوسری
کی وارث نہین ہوتی ہر ایک کی میراث اوسکی اون وارثون کو ملیگی جو باقی
رہی ہین مثلاً زید باپ اور عمرو بیٹا ایک لڑائی مین ماری گئی اور یہہ معلوم نہین
کہ کون پہلی مرا اور کون پیچہی مرا اور زید کی خالد اور ولید بیٹی ہین اور عمرو کی
حکم اور سالم اب زید کی میراث خالد اور ولید کو پہونچیگی اور عمرو کی میراث حکم اور
سالم کو ان دونو کو میراث زید کی مین سی کچہہ نہ پہونچیگا اس سبب سی کہ اونکی
باپ عمرو کو زید کی ترکہ مین سی کچہہ نہین پہونچا ہی کہ اوسکی مستحق یہ دونون ہون م

نیست ممنوع مانع میراث		ہست یعنی ایسا شخص جسمین کوئی

مانع موانع ارث مین سی پایا جاتا ہی مانع میراث اور وارثونکا نہین مثلاً
بیٹا پوتی کا مانع ارث ہوتا ہی بیٹی کی ہوتی پوتی کو کچہہ نہین ملتا اور اگر بیٹا کافر ہو
یا غلام ہو تو وہ مانع پوتی کی وارث ہونی کا نہوگا بلکہ پوتا ہی وارث ہوگا او
یہہ بیٹا کالعدم ہی یا اولاد کی ہوتی ہوئی جورو کو ثمن ملتا ہی اولاد اوسکو ربع
باقی سی روک دیتی ہی اگر اولاد میت کی بیٹا یا بیٹی کیسی غلام یا لونڈی ہون تو اوسکی

جو زوجہ کو ربع نہی ملیگا ایسی اولاد کی سبب سی اوسکا حصہ کم ہوجایگا کام

نیست محجوب حاجب و ورثہ		یش جو شخص کہ محجوب ہو یعنی بسبب

دوسری وارثوں کی اوسکی میراث نملی یا حصہ اوسکا کم ہوجاوی تو وہ اور وارثونکا حاجب ہوجاتا ہی حجب دو قسم ہی حجب نقصان اور حجب حرمان حجب نقصان اسی کہتی ہین کہ بسبب ہونی کسی وارث کی دوسری وارث کا حصہ کم ہوجاوی جیسی اولاد کی ہونی سی جورو کا حصہ ربع سی کم ہوکی ثمن ہوجاتا ہی اور شوہر کا حصہ نصف سی کم ہوکی ربع ہوجاتا ہی اور حجب حرمان اسی کہتی ہین کہ بسبب ایک وارث کی دوسری وارث کو کچھہ نملی جیسی ماں کی ہوتی جدہ کو کچھہ نہین ملتا یا ابن کی ہوتی ابن الابن کو کچھہ نہین ملتا سو جو شخص کہ محجوب ہو حجب حرمان یا حجب نقصان وہ دوسری وارث کا حاجب ہوسکتا ہی مثلاً ایک شخص دو بہائی اور ماں باپ چھوڑی سو باپ کی ہوتی ہوئی بہائی بالکل محجوب ہین اور اونہین نی ماکو ثلث سی طرف سدس کی محجوب کردیا یا ایک شخص ماں اور بیٹا اور جدہ چھوڑی سو ماں ثلث سی بسبب بیٹی کی طرف سدس کی محجوب ہی اور اوسنی جدہ کو محجوب کردیا یا ایک شخص باپ اور دادی اور نانی کی ماں چھوڑ سو دادی بسبب باپ کی بالکل محجوب ہی اور اوسنی نانی کی ماکو کہ نسبتاً اوسکی جدہ بعیدہ ہی محروم کردیا فصل تیسری بیان مین حصون ذوی الفروض اور ذوی الفروض کی قسم

فرض شش برد و نوع گشت عیان		الفروض اور ذوی الفروض کی قسم
یش فرض یعنی حصہ مقررہ اسطلی		نصف و ربع و ثمن بود یک ازان

برابر تو نکی چھہ ہین دو نوع پر نوع اول نصف اور ربع اور ثمن نصف

حاشیہ:
یعنی ہر ایک ان حصون میں سی ... مجہول ... حجب النقصان ... سببا ... ان حجب النقصان ... محجوب ... غفر

یعنی مثال ہی اسکی کہ محجوب الحرمان نی دوسری کو محجوب الحرمان کردیا ... مثال اسکی کہ محجوب النقصان دوسری کو محجوب النقصان کردی یا ... ۱۲ غفر

آدہی کو کہتی ہین اور ربع چوتھائی کو اور ثمن آٹھوین حصہ کو ثم

ست نوع دوسری ثلثان اور ثلث		ثلثان و ثلث سدس دوین

اور سدس ثلثان دو تہائیان ثلث ایک تہائی سدس چھٹا حصہ ان چھہ فرض کی دو نوع ٹھیرانی کی یہہ وجہہ ہی کہ تین پہلی ایک لگاؤکی ہین اور تین پچھلی ایک لگاوکی نصف کی آدہا کرنی سی ربع حاصل ہوتا ہی اور ربع کی آدہا کرنی سی ثمن اور ثمن کی دونا کرنی سی ربع اور ربع کے دونا کرنی سی نصف اور ایسا ہی ثلثان او ثلث اور سدس مین ہی م

ست بارہ شخص مرد اور عورت		ده و دو مرد و ده زن شد اہل [illegible]

مستحق ان حصون کی ہین فائدہ ان بارہ مین چار مرد ہین باپ اور دادا اور بھائی اخیافی کہ ایک ماسی اور دوسری باپ سی ہو اور شوہر اور آٹھ عورتین ما اور جدہ صحیحہ یعنی دادی یا نانی اور بیٹی اور پوتی اور بہن حقیقی کہ ایک ماباپ سی ہو اور بہن علاتی کہ ایک باپ اور دوسری ماسی ہو اور بہن اخیافی

هم اب پس جد بی وساطت ام		کہ ایک ما اور دوسری باپ سی ہو اور جورو
ست باپ اور جو وہ نہو تو دادا اور		باذکر از ولد گرفت سشم

اوسکی پردادا اور اسطرح جتنی اشخاص بی وساطت ماکی اسکی آبا میں ہون ساتھہ نر اولاد یعنی بیٹون پوتون کی اونہین چھٹا حصہ ملتا ہی دادا اور پردادا اور جو لوگ کہ یہہ شخص اونکی اولاد مین ہی اگر درمیان کسی ما کا درمیان نہو جد صحیح کہلاتی ہین اور اگر کسی ماکا واسطہ درمیان ہو جیسی نانا کہ ماکا باپ ہی یا دادی کا باپ کہ بواسطہ باپکی ماکی علاقہ رکہتا ہی جد فاسد

کہلاتی ہین جد صحیح در صورت نہونی باپ کی جسکم باپ کا رکہتا ہی
اور جد فاسد ذوی الارحام مین ہی چنانچہ ذکر اسکا آگی آویگا ۴

ما بقی نیز ہمسرہ استثنے		ش یعنی باقی بہی ملتاہی تلپ کو اور در

صورت نہونی اوسکی جد صحیح کو ساتھہ اولاد مونث یعنی بیٹی یا پوتی کی یعنی
اگر میت کی بیٹا یا پوتا نہو اور بیٹی ہو یا پوتی یا پرپوتی اور باپ اوسکا یا دادا یا
اور کوئی جد صحیح موجود ہو تو ان کو چھٹا حصہ بہی ملتاہی بطور فرض کی اور جو
کچھہ بعد دینی حصہ بیٹی کی اور ذوی الفروض کی بچی وہ بہی ملتاہی بطور تعصیب
یعنی عصبہ ہونی کی پس اس وقت مین اب و جد ذی فرض بہی ہین اور عصبہ بہی ہین ہم

محض تعصیب در عدم اینہا		ش یعنی اب اور جد محض عصبہ

ہوتی ہین در صورت نہونی اولاد کی یعنی جب کہ نہ اولاد ذکور میت کی ہو اور نہ
اولاد اناث تو اوس وقت مین کچھہ حصہ مقرر واسطہ باپ اور دادی کی نہین بلکہ وہ
دونو عصبہ ہوتی ہین اگر اکیلی ہون تو سب مال اونی ملی اور جو ساتہہ اونکی ذوی الفروض
کی ہون تو باقی مال اونی پہونچی **فائدہ** آن دونون شعرون مین دو شخص کا

منجملہ ذوی الفروض کی ذکر ہوا باپ اور دادا کا ۴		ولد مادر کلالہ منفرد
سدس و بر جمع ثلث و زن چون مرد		ش اولاد ماکی یعنی بہائی یا بہن

اخیافی ایسی میت کی جو کلالہ ہو اکیلی کو اونمین سی چھٹا حصہ ہی اور ایک
سی زیادہ کو تہائی ہی اور عورت مرد اس بات مین برابر ہین کلالہ ایسی
شخص کو کہتی ہین جسکی والد و ولد نہو مطلب یہہ ہی کہ اگر ایک شخص مری
اور باپ اور دادا نچہوری اور بیٹا یا پوتا یا بیٹی پوتی بہی نچہوڑی اور اوسکی

ایک بھائی یا بہن اخیافی ہو تو اوس بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملیگا اور جو اگر دو بھائی
یا دو بہن ہوں یا ایک بھائی اور ایک بہن ہو یا دو سے زیادہ ہوں سب
بھائی یا سب بہن یا بھائی بہن ملی ہوئی تو ان سب کو ایک تہائی ملتی ہے اس
ایک تہائی کو سب برابر بانٹ لیں عورت مرد اس جگہہ برابر ہیں بخلاف اور
مواضع کی فرائض ہیں کہ مرد کو عورت سے دونا ملتا ہے فائدہ اس شعر میں دو
شخص کا ذوی الفروض میں سے ذکر ہوا بھائی اخیافی اور بہن اخیافی کا م

زوج را نصف بی ولد یا او		ربع و زوجات جنبہ نصف شو

ش زوج یعنی شوہر کو نصف ملتا ہی بغیر اولاد کی اور ساتھہ اولاد کی ربع
اور زوجات بہی مستحق ہیں نصف حصہ شوہر کی مطلب یہہ ہی کہ اگر ایک
عورت مری اور اپنا شوہر چھوڑ گئی اولاد یعنی بیٹی بیٹا یا پوتی پوتا کوئی نچھوڑ گئی
تو اس شوہر کو نصف ملتا ہی اور اگر اولاد بہی چھوڑ گئی تو اسی ربع ملتا ہی
اور زوجہ کو بغیر اولاد کی ربع ملتا ہی اور ساتھہ اولاد کی ثمن یعنی آٹھواں
حصہ اور جو کئی زوجہ ہوں تو سب اسی ربع یا ثمن کو برابر باہم بانٹ لیں
ساری زوجات کو اس ربع یا ثمن سے زیادہ استحقاق نہیں ہی فائدہ اس شعر میں

یہی دو ذوی فرض کا ذکر ہوا زوج اور زوجہ کا حکم نصف گیرد دو ثلث بر اکثر		بنت پس اسفلس چو بنت پسر لس ش بیٹی اور در صورت نہ ہونی

بیٹی کی جو اس سے ملتی ہی جیسی پوتی اور جب پوتی ہو تو پر دونی اسی نصف
ملتا ہی اگر ایک ہوں اور دو ثلث ملتی ہیں جو ایک سے زیادہ ہوں حکم

عصبات اند با اخ خود ہا		بند کر مثل حظ دو انثی

ش اور یہی بیٹی پوتی عصبہ ہوجاتی ہین ساتھہ بہائی اپنی کی کہ مرد کو حصہ دو عورت کی برابر ملتا ہی یعنی اگر ایک شخص بیٹا اور بیٹی یا پوتا اور پوتی دونو چہوڑ کر تو اوسوقت بیٹی پوتی ذوی الفروض مین سی نہین ہین اور انکی لئی کچہہ حصہ مقرر نہین اگر کوئی ذی فرض نہو تو سب مال اور ساتھہ ذی فرض کی باقی انکی ملی اسطرح کہ پسر کو دو حصہ اور بیٹی کو ایک یا ابن الابن کو دو حصہ اور پوتی کو ایک

سدس بہر سفلیات با علیا		کتنی ہی بیٹیان یا پوتیان ہون ہم

ش سدس پہونچتا ہی تلی کی درجہ والیونکو ساتھہ ایک اعلی درجہ والی کی یعنی اگر ایک بیٹی ہو اور اوسکی ساتھہ ایک پوتی یا کئی پوتیان ہون تو نصف بیٹی کو ملیگا اور ایک سدس پوتیون کو اور جو ایک پوتی ہو اور اوسکی ساتھہ ایک پروتی یا کئی پروتیان تو پوتی کو نصف ملیگا اور پروتیون کو سدس وعلی ہذا القیاس ہم

یا فرو تر بود ذکرہ بیدا		حجب با دو مگر کہ با اینہا
ش تلی والیان محجوب ہوتی		عصبات اند این ہم رجال و نسا

ہین ساتھہ دو اعلی درجہ والیونکی یعنی دو بیٹیونکی ساتھہ پوتی کو کچہہ نہین ملتا ہا اور دو پوتیونکی ساتھہ پروتی کو کچہہ نہین ملتا مگر جو ساتھہ ان تلی والیونکی یا اون سی تلی کوئی مرد ہو تو یہہ سب مرد اور عورت عصبہ ہوجاینگی مثلاً ایک شخص دو بیٹیان اور ایک پوتی اور پوتا چہوڑی تو دو نو بیٹیونکو دو ثلث پہونچینگی اور باقی اتنی پوتا اور پوتی پر بطور عصوبت کی بٹ جایگا مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک یا کوئی شخص دو بیٹیان اور ایک پوتی اور ایک پروتی اور ایک پروتا چہوڑی تو اس پروتہ کی سبب پروتی بہی عصبہ

ہوگئی کہ اوسکی ساتہہ والی تہی اور پوتی ہی کہ اوس سی اعلی درجہ کی بہی پس ترکہ
کو دو حصہ اور پوتی اور پرپوتی کو ایک ایک حصہ بعد دینی دو ثلث بیٹیون کی
ملیگا یا کوئی شخص دو پوتیان چہوڑی اور ایک پرپوتی اور پرپوتا تو بہی ثلثین پوتیونکو
پہونچنکی باقی پرپوتی پرپوتہ پر للذکر مثل حظ الانثیین یعنی مرد کو دو عورت کی
برابر بٹ جایگا اور اگر یہہ پرپوتا نہوتا تو بسبب دو پوتیونکی پرپوتی محروم ہوتی
فائدہ بنات کا حق دو ثلث ہی اسی زیادہ نہین جب دو ثلث بنات کو
پہونچ جاوین پہر کسیکو بنات مین سی جو رہ گئی ہون کچہہ نہین پہونچتا اور دو ثلث
پہونچنی کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ دو ایک درجہ کی منجملہ بنات کی پائی
جاوین جیسی دو بیٹیان یا دو پوتیان دوسری یہہ کہ ایک اعلی درجہ والی کی
ساتہہ اسفل والی ایک یا کئی پائی جاوین مثلا ایک بیٹی کی ساتہہ پوتی یا پوتیان
ہون یا ایک پوتی کی ساتہہ پرپوتی یا پرپوتیان ہون کہ اس صورتمین اعلی والی کو
نصف ملتا ہی اور اسفل والی کو سدس وہ نصف اور سدس مل کی دو ثلث
ہوجاتی ہین پس اوسی لیے جو اسفل والیان ہون اونکو کچہہ نہین ملیگا مثلا ایک
بیٹی اور پوتی کی ساتہہ پرپوتیان محروم ہین اور ایک پوتی اور پرپوتی کی ساتہہ
پوتیان ابن الابن کی محروم ہین مگر ایسی صورتمین بہی اگر کوئی مذکر انکی ساتہہ
یا ان سی نیچی پایا جائی تو یہہ سب جو محروم ہوتی ہین اوس مذکر کی ساتہہ
ملکی عصبہ ہو جاتینگی مثال مذکر کے ساتہہ ہونی سے یہہ ہے

مسئلہ

زید

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	ابن ابن الابن
ہند	سلمی	سعیدہ	صالح
۹	۳	۲	۴

آنسے صورتمین ہند کو نصف اور سلمی کو سدس پہونچتا ہی اور سعیدہ اور صالح پر باقی للذکر مثل حظ الانثیین بٹ جاتا ہی اور اگر صالح نہوتا تو سعیدہ محروم ہوتی ما سوا سلمی کہ اوس سی اعلی والیون کو دو ثلث پہونچ چکی ہین حق بنات مین سی کچہہ نہین ہا اور مثال نذکر کی اسفل ہین ہونی کی یہہ ہی

مسئلہ ۶

ابن ابن ابن الابن	بنت ابن ابن الابن	بنت ابن الابن	بنت الابن	بنت الابن
ولید	مجیدہ	حمیدہ	خدام	قطام
۲		۱	۱	۳

قطام کو نصف اور خدام کو سدس اور باقی حمیدہ اور مجیدہ اور ولید کو للذکر مثل حظ الانثیین بٹ جایگا مجیدہ اوسکی ساتہہ اور حمیدہ اوس سی اعلی مین ہنی نور اگر یہہ ولید نہوتا تو حمیدہ اور مجیدہ دونو محروم ہوتین **ف** ابن کی ساتہہ پوتیان علی الاطلاق محروم ہین **ف** ان چار شعرونمین دو ذی

اخت یعنی خلیفہ دختر		فرض کا ذکر ہوا بیٹی اور پوتی کا م

ش حقیقی بہن کہ ایک ماباپ سی ہو قائم مقام اور مانند بیٹی کی ہی یعنی جب بیٹی نہو تو بہن حقیقی کا حال بیٹی کا سا ہی کہ ایک کو نصف ملتا ہی اور ایک سی زیادہ کو دو ثلث اور اپنی بہائی کی ساتہہ عصبہ ہو جاتی ہین اور بہائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین بٹتا ہی **م**

بپدر ہی گشت جای بنت پسر		

ش بہن علاتی کہ ایک باپ اور دوسری ماسی ہو بجای پوتی کی ہی یعنی جو حکم پوتی کی میراث کا ساتہہ بیٹی کی ہی وہی حکم میراث علاتی بہن کا ساتہہ حقیقی کی ہی جیسی پوتی در وقت نہونی بیٹی کی بجای بیٹی کی ہو جاتی ہی اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتہہ اپنی بہائی کی میراث بہ عصوبت پاتی

ہین یہی حال بعینہ علاتی بہن کا ہی وقت ہونی حقیقی بہن کی ہی اور جسطرح ایک
بیٹی کی ساتھہ پوتی کو سدس ملتا ہی ایسی ہی ایک علاتی بہن کو ساتھہ حقیقی
بہن کی اور جسطرح دو بیٹیون کی ساتھہ پوتیان بالکل محروم ہوجاتی ہین
ایسی ہی دو حقیقی بہنونکی ساتھہ علاتی بہنین بالکل محروم ہوجاتی ہین اور جسطرح
محروم پوتیان بسبب ہونی مذکر کی ساتھہ اونکی عصبہ ہوجاتی ہین اسیطرح
باوصف ہونی دو بہنون حقیقی کی اگر ساتھہ علاتی بہنونکی بہائی علاتی پایا جائی
تو یہہ بہنین بہی عصبہ ہوجائینگی ف پوتیون مین مذکر اسفل کا بہی عصبہ
کر دیتا ہی یہان یہہ بات نہین ہی پس اگر ایک شخص مر ای دو بہنین حقیقی
اور ایک بہن علاتی اور ایک بہتیجا چہوڑی تو دو ثلث حقیقی بہنون کو ملینگی
اور باقی ابن الاخ کو اور علاتی بہن کو کچہہ نملیگا ف یہہ چار عورتین جو ذی
فرض ہین یعنی بیٹی اور پوتی اور بہن حقیقی اور علاتی اپنی بہائیون کی ساتہہ
عصبہ ہوتی ہین اور اِنی عصبہ بغیرہ کہتی ہین اور سوای ان چارون کی کسی
عورت کا بہائی اوسی عصبہ نہین کرتا جیسی کہ یہی ساتہہ چچا کی یا بنت العم
ساتہہ ابن عم کی یا بنت الاخ ساتہہ ابن اخ کی بلکہ ایسی صورتونمین مال
سب مرد کو ملتا ہی اور عورت محروم رہتی ہی اور اسی وجہ سی بہن علاتی
اپنی ابن اخ کی عصبہ نہین ہوجاتی اس واسطی کہ جب وہ اپنی حقیقی بہن یعنی بہتیجی
کو عصبہ نکر سکا تو اوسکو جو اوسکی درجہ مین نہین کیسی عصبہ کری ف ایک
حقیقی بہائی کی ہوتے سب بہائی یا بہن علاتی محروم ہوتی ہین

خلفا را عصوبت است شان		اس ثلث یعنی بہنون حقیقی کو اور

تہون تو علاتی کو عصوبت ہی ساتہہ بیٹیون کی یا پوتیونکی جب کوئی شخص بیٹی ایک یا زائد چہوڑی اور بہن ایک یا کئی چہوڑی تو بیٹیون کا فرض دیکی باقی مال بہنونکو ملی ف حقیقی بہن جب عصبہ ہوجای تو اوسکی ساتہہ بہن علاتی بہائی محروم ہوجاتا ہی اور جو عصبہ نہو تو محروم نہین ہوتا بلکہ وہ خود عصبہ ہوتا ہی م

باب اصول و فروع نر خرمان		ش یعنی بہنین مطلقا حقیقی ہون

یا علاتی ساتہہ اصول اور فروع مذکر کی محروم ہوجاتی ہین اصول وہ لوگ ہین جنکی یہہ شخص اولاد مین ہی جیسی باپ اور دادا اور دادی اور پردادا اور پردادی فروع جو اوسکی اولاد مین ہین جیسی بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی مذکر کی قید اس لئی لگائی کہ اصول مؤنث جیسی ما یا دادی یا نانی اور فروع مؤنث جیسی بیٹی پوتی انکی ساتہہ بہنین محروم نہین ہوتی ہین ف اصول اور فروع مذکر کی ساتہہ بہائی بہی محروم ہوجاتی ہین ف ان دو شعرون مین ذوی

قرض کا ذکر ہوا اخت عینی اور اخت علاتی کا م		ام با ولاد و دو ز اخوہ و اخت
سدس گیرد کرنہ ثلث درست		ش ما ساتہہ اولاد کی یعنی بیٹا

بیٹی یا پوتا یا پوتی کی اور دو کی بہائی بہنون مین سی سدس پاتی ہی اور جو اولاد نہو اور نہ دو بہائی بہن ہون تو پورا ثلث پاوی ف بہائی بہن کسی طرح کی ہون عینی یا علاتی یا اخیافی اون مین سی جب دو یا زیادہ پای جاسین خواہ ایک قسم کی مثلا دونو عینی ہون یا دو قسم کی مثلا ایک عینی ہو اور ایک علاتی یا اخیافی خواہ دونو بہائی ہون خواہ دونو بہن خواہ ایک بہائی ایک بہن ما کو ثلث سی طرف سدس کی محجوب کر دیتی ہین ہم

ثلث باقی ز حیتہ زن یا شوہر		گر بود با اب و ست ہلے زان دو

ش تیسرا حصہ ملتا ہے ثلث اوسقدر کا جو باقی رہے حصہ عورت یا مرد کی سی اگر ہووی
ماں ساتھ باپ کی اور ایک کی ان دونوں مین سی تحقیق اگر ایک مرد مری اور
اپنی ماں باپ اور جورو چھوڑی تو بعد دینی فرض جورو کی جسقدر باقی رہے اوسکا
تہائی ماکو ملیگی کل مال کی نہ ملیگی اور اگر عورت مری اور اپنی ماں باپ اور
شوہر کو چھوڑی تو بعد دینی حصہ شوہر کی جو بچی اوسکی تہائی ماکو پہونچی کل مال کی نہ ملی پہلی کی صورت
یہہ ہی مسئلہ

زوجہ	ام	اب
۳	۳	۶

۱۲ مین سی عورت کو جب چوتھائی یعنی ۳ نکال دی باقی رہی ۹ تو اوسکی تہائی ۳ ماکو دی اور ۶ باپ کو پہونچی اور اگر کل کی تہائی ماکو دیتے تو اوسی ۴ پہونچتے اور باپ کو ۵ اور دوسری کی صورت یہہ ہی
مسئلہ

زوج	ام	اب
۳	۱	۲

۶ مین سی نصف یعنی ۳ زوج کو پہونچی باقی رہی ۳ اونکا ثلث یعنی ایک ماکو دیا اور ۲ باپ کو پہونچی اور اگر کل کی تہائی ماکو دیتے تو اوسی ۲ پہونچتی اور باپ کو ایک

بعد ازان جملہ جدہ را ششم است		نسب شان چو بلی اب ام است

ش جب ماں نہو تو سب جدات کو چھٹا حصہ ملتا ہے ایک ہون یا زیادہ
اگر نسب اونکا بغیر علاقہ کسی نانا کی ہو ف جدہ کی دو قسمین ہین صحیحہ اور
فاسدہ صحیحہ اوسکو کہتی ہین جسکو میت سی علاقہ بواسطہ کسی اب الام

کی نہو اور فاسدہ وہ جیسی بواسطہ اب الام کی علاقہ ہو دادی یا نانی یا دادی کی
کی ما یا نانی کی ما سب صحیحہ ہین اور نانا کی ما یا دادی کی باپ کی ما یا نانی کی باپ
کی ما فاسدہ ہین اسواسطی کہ اون سب مین اب الام کی سبب سی علاقہ
ہی نانا خود اب الام ہی دادی کا باپ اب ام الاب ہی اور نانی کا باپ اب
ام الام ہی سو جدات فاسدہ ذوی الارحام سی ہین اور جدات صحیحہ کا
یہہ حال ہی کہ درصورت نہونی ماکی اونی سدس ملتا ہی اگر اکیلی ہو تو کل سدس
لی اور جو زیادہ ہون اوسی سدس کو آپسمین بانٹ لین م

ابوی جملہ ساقط اند باب		تش جن جدات کو باپ کی سبب

سی علاقہ ہی وہ سب باپ کی ہوتی ہوئی محروم ہو جاتی ہین پس دادی
کو دادا کی ماکو اور علی ہذا القیاس سب جدات کو جنکی اولاد مین باپ میت کا
ہی ساتہہ باپ میت کی کچہہ نملیگا البتہ ماکی طرف والیان جیسی نانی یا نانی کی

ما ساتہہ باپ کی محروم نہین ہوتین م	.	یا جدات جدہ کو در وست سبب

یش اور ساتہہ جد کی محروم ہو جاتی ہین وہ جدہ جنمین جد سبب ہی یعنی بواسطی
جد کی اوسی علاقہ ہو پس دادا کی ساتہہ مین پردادی ساقط ہو جایگی اور اسیطرح
اور سب جدات جنکی اولاد مین دادا ہی دادی ساقط نہوگی اسواسطی کہ
اوسکا اتصال میت سی بواسطہ باپ کی ہی نہ بواسطہ دادا کی اور پردادا کی
ساتہہ مین اوسکی ما اور اوس سی اعلی درجہ والیان ساقط ہو جاینگی

نہ پردادی علی ہذا القیاس م		جملہ بعدی بمطلق قربی

یش ساقط ہو جاتی ہین سب دور والیان بسبب ہر ایک قریب والی

کی خواہ وہ قریب والی ہو جیسے نانی کی نانی یا ہمہ سلسلہ ہو جیسی نانی اور پردادی کہ دونو
باپ کی طرف کی ہیں خواہ دو تہری سلسلہ کی جیسی نانی اور پردادی کہ نانی
نانی کی طرف کی ہی اور پردادی باپ کی طرف کی ہی چونکہ نانی اور دادی جدہ قریب
درجہ میں انکی ہوتی ہوئی پردادی کو کچھ نہ ملیگا اور اسیطرح دادی کی ہوتی

ذوجہت ذوجہات برابر ہی	۱۱	نانی کی نانی کو اور باپ کی دادی کو کچھ نہ ملیگا

ش ایک جہت والی جدہ اور کئی جہت والی برابر ہیں یعنی دونو سدس میں
سے برابر بانٹ لیں یہہ نہیں کہ کئی جہت والی کو زیادہ ملے صورت کئی جہت
والی جدہ کی ساتھہ ایک جہت والی کی یہہ ہی مثلا ہندہ ایک عورت ہی اسنی
اپنی ابن الابن زید کا باپ تہا اپنی بنت البنت سلمی کی نکاح کیا اور زید کی نانی
صالحہ تہی اور زید کی بیٹا ہوا سلمی سے عمرو پس ہندہ اس عمرو کی دو جہت
سے جدہ ہی اسواسطی کہ اوسکی ام ام الام یعنی پرنانی بہی ہی اور ام اب الاب
یعنی پردادی بہی ہی اور صالحہ اوسکی ایک جہت سے جدہ ہی کہ ام ام الاب
ہی سوان دونوں کو ترکہ عمرو کا برابر ملیگا یہہ نہوگا کہ ہندہ کو زیادہ دلوین
اور صورت اس مثال کی واسطی سمجہانی کی بطور شجرہ کی حاشیہ پر لکہی ہی
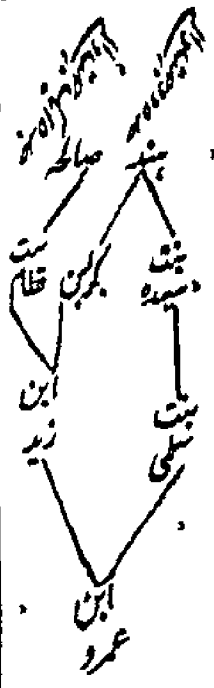
صالحہ
ہندہ
بکر بن قطام
بنت ہندہ
ابن زید
بنت سلمی
ابن عمرو

عصبہ آخذ البقیۃ فرض		فصل تیسری بیان میں عصبات کی
ش عصبہ وہ شخص ہی جو کہ لیوی		کل بوجہ جو نکہ فرو یا بدعصب

جو کچھہ باقی رہی حصہ ذوی الفروض سے اور کل لیوی جو اکیلا ہووی چنانچہ یہہ

چار قسم ست فرع و اصل خود		تعریف ہم فصل اول میں لکہہ چکی ہیں
ش عصبہ کی چار قسمیں ہیں ایک	۱	فرع اب باشد و فروع جد

فروع یعنی جو لوگ اوسکی اولاد مین ہین دوسری اصول یعنی وہ لوگ جنکی یہہ اولاد
مین ہی تیسری فروع اب کی یعنی وہ لوگ جو میت کی باپ کی اولاد مین ہین
جیسی بہائی بہتیجی بہتیجون کی اولاد چوتہی فروع جد کی یعنی وہ لوگ جو میت کی جد کی
اولاد مین ہین جیسی چچا یا چچا کی اولاد ہنوز ان چار قسمون کی مذکر عصبہ ہین مونث
عصبہ نہین مگر قسم اول مین بیٹیان اور قسم سوم مین بہنین مذکر کی ساتہہ عصبہ ہوجاتی ہین
چنانچہ اسکا بیان احوال بنات اور اخوات مین ہوچکا ہے ہم

اقربش ابن پس فروتر از ان | بس ش ان چار قسمون مین قریب تر

بیٹا ہی پہر بیٹا اوس سی جیسی پوتا یا پرپوتا یعنی فروع کو عصبات مین سب سی تقدیم
ہی اونکی ہوتی ہوی اصول عصبہ نہین باپ یا دادا کو سدس بطور فرض کی

پس اب و بعد از انست عالی ان | اونکی ساتہہ ملتا ہی نہ بطور عصوبت کی ہم

ش یعنی بعد فروع کی قریب تر اصول ہین یعنی باپ اور اوس سی عالی یعنی دادا وغیرہ ہم

پس اقرب عم جد اقربست پس | پس چچا اخ ابن اخوہ عم عم اب

ش بعد اصول کی قریب تر فروع الاب ہین جیسی بہائی بہتیجی اور پہر فروع
الجد جیسی میت کا چچا میت کی باپ کا چچا میت کی دادی کا چچا ان سب مین
قریب تر کو دیوین اوسکی بعد اور قریب تر کو فائدہ عصبات کی توریث مین
دو باتون پر لحاظ رہی ایک یہہ کہ یہہ چار قسمین بترتیب جو بیان کین انمین سی
مقدم قسم والا کتنا ہی بعید ہو موخر قسم والی پر اگرچہ قریب ہو مقدم ہی مثلاً
قسم اول مین سی پرپوتا ہو کہ میت سی دو واسطہ کر جلاقہ رکہتا ہی قسم دوم
کی بلا واسطہ بہ یا ایک واسطی والی پر بہی اوسی تقدیم ہی یعنی اوسکی ہوتی ہوئی

باپ یا دادا کو بعصوبت کچھہ نملی گا یا مثلاً قسم سوم مین بہائی کا پوتا ہو کہ حقی
واسطی کہ میت سی قریب ہی اور قسم چہارم مین سگی چچا ہو کہ میت سی نسبت ابن
ابن الاخ کی قریب ہی تو ابن ابن الاخ ہی وارث ہی اور چچا محروم ہی علی ہذا القیاس
اور بہی مقدم قسم والی کو اگرچہ قرابت ضعیف رکہتا ہو ترجیح ہی اوپر موخر
قسم والی کی جسمین قرابت قوی ہو مثلاً بہائی علاتی کو ترجیح ہی سگی چچا پر حالانکہ
علاتی قرابت بہ نسبت عینی کی ضعیف ہی پس علاتی بہائی کی ہوتی چچا کو کچھہ نملی گا
دوسری یہہ کہ ایک درجہ والون مین باعتبار شدت اتصال کی اور قوت
قرابت کی ترجیح ہی پس ابن کی ہوتی ہوی ابن الابن محروم ہی اور اب کی ہوتی
ہوی جد محروم ہی اسواسطی کہ ابن کو نسبت ابن الابن کی اور اب کو نسبت
جد کی اتصال زیادہ ہی اور حقیقی بہائی یا حقیقی چچا کی ساتہہ علاتی بہائی اور علاتی چچا محروم ہین
اسواسطی کہ حقیقی کی قرابت قوی ہی بہ نسبت علاتی کی **فصل پانچوین**
بیان مین مخارج فروض کی مخرج اوس عدد کو کہتی ہین جس سی کوئی کسر
یعنی حصہ جیسی نصف یا ثلث یا ربع صحیح نکل سکی اور اوس سی کم ہو تو بغیر ٹوٹے

نہ نکلی حصہ کو کسر کہتے ہین ہم
کہ بود واحد و چو شد اکثر
از سہی قلیل آن میدان

مخرج نصف دو سہمی زود کہ
لیک از نوع یک تو مخرج آن
ش مخرج نصف کا دو ہی اور

اور حصونکا ہمنام اونکا اگر مسئلہ مین ایک ہی حصہ ہو اور اگر ایک سی زیادہ
ہون ایک نوع کی تو مخرج ہمنام چہوٹی حصہ کا ہی مطلب یہہ کہ مخرج نصف کا
یعنی ایسا عدد جس سی نصف صحیح نکلی اور اوس سی کم سی بغیر ٹوٹی نہ نکلی دو ہی

نہ نصف اوسکا ایک ہی اور دوسی کم ایک ہی اوسکا نصف عدد صحیح نہین
نکلتا بلکہ آدہا نکلتا ہی اور مخرج باقی حصونکا جیسی ثلث ربع ثمن ہمنام ہی ثلث
کا ثلثہ یعنی ۳ ربع کا ۴ ربعہ یعنی ۴ ثمن کا ثمانیہ یعنی ۸ اگر نصف یا اوحصی تنہا ہو
ایک کی ساتہہ دوسرا نہو تب یہہ قاعدہ مخرج کا ہی کہ نصف کا دو ہی اور
اورونکا ہمنام پس اگر ایک شخص ساتہہ عصبہ کی ایک بیٹی کہ مستحق نصف ہی
چہوڑی تو مسئلہ اوسکا دوسی ہوگا اسطرح پر مسئلہ ۲ بنت اخ
اور جو زوجہ بلی اولاد کی کہ مستحق ربع ہی چہوڑی تو مسئلہ اوسکا ہسی ہوگا
اسطرح پر مسئلہ ۴ زوجہ عم اور جو زوجہ ساتہہ اولاد کی کہ مستحق ثمن ہی
چہوڑی تو مسئلہ اوسکا آٹہہ سی ہوگا اسطرح مسئلہ ۸ زوجہ ابن
اور اگر مسئلہ مین ایک حصہ سی زیادہ ہون جیسی نصف اور ربع یا ربع اور
ثلث تو اوسکا یہہ قاعدہ ہی کہ اگر وہ سب حصہ ایک نوع کی ہین جیسی نصف
اور ربع یا ربع اور ثمن کہ یہہ سب نوع اول کی ہین یا ثلثان اور ثلث یا ثلث
اور سدس کہ یہہ سب نوع ثانی کی ہین تو چہوٹی حصہ کا ہمنام مخرج ہی پس
نصف اور ربع مین چار مخرج ہی اور نصف اور ثمن مین آٹہہ اور ثلث اور سدس
مین چہہ پس اگر میت ساتہہ عصبہ کی بیٹی اور شوہر چہوڑی کہ اسمین نصف
اور ربع یکجا ہی تو اوسکا مسئلہ اسطرح پر ہی مسئلہ ۴ زوج بنت اخ
اور اگر بیٹی اور جورو چہوڑی کہ اسمین ثمن اور نصف یکجا ہی تو آٹہہ سی ہوگا اسطرح پر
مسئلہ ۸ زوجہ بنت اخ اور جو دو اخیافی بہائی اور جدہ
چہوڑے کہ ثلث اور سدس اکٹہا ہی تو ۶ سے اسطرح پر

مسئلہ ۶

زوج لام ۳	بہن ۲	ام ۱

نصف کر یا ثلثان نوع دگر		یا بہ بعض است از ششش سدس بدر

یعنی نصف اگر مجتمع ہو ساتھہ کل نوع دوسری کی یا ساتھہ بعض کی نوع دوسری مین سی تو مسئلہ ۶ سی نکلی صورت اجتماع نصف کی ساتھہ تمام نوع دوسری کی یہہ ہی کہ ایک عورت شوہر اور دو بہن حقیقی اور دو بہنین اخیافی اور ما چھوڑی شوہر کو نصف پہونچتا ہی اور حقیقی بہنون کو ثلثان اور اخیافی بہنون کو ثلث اور ما کو سدس اور صورت اجتماع نصف کے ساتھہ بعض نوع ثانی کی یہہ ہی کہ ایک بیٹی چھوڑی اور ما چھوڑی اسمین نصف اور سدس یکجا ہی یا ایک بہن عینی اور ما چھوڑی کہ اسمین نصف اور ثلث یکجا ہی یا شوہر اور دو بہنین عینی چھوڑی کہ اسمین نصف اور ثلثان یکجا ہے ہم

چون شود تنگ از فروض کثیر		عول و طاق و جفت تا دہ گیر

یعنی جب کہ یہہ مخرج یعنی چھہ تنگ ہو بسبب زیادہ حصی ہونیکی عول اوسکا طاق اور جفت دس تک ہوتا ہی عول اسی کہتی ہین کہ مخرج کو بڑہا لیوین ایسی جگہہ پر جہان سب حصہ دارون کو مخرج سی نہ مل سکی اسطرح پر کہ اوس سے سب حصہ دار پا لیوین پس عول ۶ کا انک آتا ہی طاق بہی ہوتا ہی یعنی ۷ اور ۹ اور جفت بہی ہوتا ہی یعنی ۸ اور ۱۰ اور طریقہ عول کا یہہ ہی کہ سب حصہ دارونکی حصون کو اوسکی مخرج سی لیکی یکجا کرین جو عدد حاصل ہو وہی مخرج عول ہی پس مثال عول ۷ کی طرف ۷ کی یہہ ہی مسئلہ

دو اخت ۴ | زوج ۳

تو اون دونون مین نسبت تداخل ہی اور وہ دونون متداخلین کہلاتے ہین م — **عدد کم بیش را اگر افنا شد**

ش ما شمار کرجانا کم عدد کا زیادہ کو تداخل ہی یعنی اگر نسبت تماثل نہو تو بالضرور دونون عدد کم بیش ہونگی پہر اگر کم کو بیش مین سی چند بار نکالین اور بیش ختم ہو جاوی اسی تداخل کہتی ہین جیسی دو اور چہہ دو کو ۳ بار چہہ مین سی نکالین ۶ فنا ہو جایگا یا ۴ اور ۱۲ چار بار چار کو ۱۲ مین سی نکالین ۱۲ فنا ہو جاوی اور یہہ دو عدد متداخلین کہلاتے ہین م

پس تباین جو عاد نشد احد — ش اگر ایک عدد دوسرے کو فنا نکری

پہر دیکہین کہ واحد کی سوا کوئی اور ان دونو کو فنا نہین کرتا تو نسبت تباین ہی اور وہ دونو عدد متباینین کہلاتی ہین جیسی ۴ اور ۵ اور ۷ اور ۹ کہ ان دونو مین ایک دوسری کو فنا کرتا ہی سوا واحد کی کوئی اور نہین فنا کرتا ہی — **م کو توافق جو ثالث زائد**

ش اور نسبت درمیان دونو عدد کی توافق ہی اگر فنا کری اون دونو کو کوئی عدد تیسرا زیادہ واحد سی جیسی ۴ اور ۶ کہ دو عدد کم بیش ہین اور ایک دوسری کو فنا نہین کرتا اور سوا واحد کی ۲ ان دونو کو فنا کرتا ہی یا ۴ اور ۶ کہ ان دونو کو دو فنا

کرتا ہی اس قسم کی دونو عدد کو متوافقین کہتی ہین — **م شد توافق بہ نصف عاد چو دو ست**

گر سہ باشد بہ ثلث وفق درست — ش توافق بہ نصف ہوتا ہی اگر عدد

ثالث فنا کرنیوالا دو ہو اور توافق بہ ثلث اگر فنا کرنیوالا ۳ ہو یعنی عدد فنا کرنیوالا کسر کا مخرج ہو اوسی کسر مین توافق ہوتا ہی اور وہ کسر وفق کہلاتی ہی پس دو مخرج نصف کا ہی جن دو عددونکا مفنی دو ہو جیسی ۴ اور ۶ یا ۸ اور ۲۲ ان مین توافق بالنصف ہی اور نصف ہر ایک کا وفق ۲ اور ۳ ہی اور ۲۲ مین دو باعتبار ۴ کی وفق ہی اور ۳ باعتبار ۶ کی اور ۳ مخرج ثلث کا ہی پس ۱۲ اور ۱۵ مین توافق بالثلث ہی ۱۲

نہین وفق ہی اور ۵ اہین ۵ اور سہم مخرج ربع کا ہی ۱۶ اور ۲۰ مین کہ مفتی اونکا سہم
توافق بالربع ہی اور ۱۶ مین وفق ۴ ہی اور ۲۰ مین وفق ۵ وعلی ہذا القیاس

فصل ساتوین بیان مین تصحیح کی یعنی صحیح کرنی تقسیم کی وارثو نپر عم

سہم یک طائفہ چو شد مکسور
وفق فرقہ بزن بمخرج فرض

چون توافق باین دو شد منظور
پس اگر وارثونکی ایک گروہ حصہ

صحیح نہ بٹی بلکہ ٹوٹی تو لحاظ کرینگی کہ عدد حصہ مین اور عدد وارثون مین کیا نسبت ہی اگر توافق ہو جیسی ایک شخص مری اور ایک جدہ اور ۴ بیٹیان اور ایک چچا چھوڑی تو مسئلہ ۶ سی ہی اور اوسمین سی جدہ کو ایک پہونچتا ہی اور ۴ بیٹیونکو ۴ پہونچتی ہین سو اون پر ٹوٹتی ہین چار کو ۴ حصہ برابر بانٹین تو پورن پورن ہر ایک کو ملی صحیح عدد نہین ملتا اور ۴ اور ۶ مین توافق ہی پس عدد وارثون کی وفق کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین جو کچھہ حاصل ہو اوس سی سب وارثونکو صحیح بٹ جایگا پس مثال مذکور مین ۶ اور ۴ مین توافق بالنصف ہی اور وفق ۶ کا ۳ ہی اوسی مخرج مسئلہ مین یعنی ۶ مین ضرب کیا ۱۸ احاصل ہوئی اب ۱۸ اسی سب وارثونکو صحیح مل جایگا جدہ کو سدس کی تین پہونچینگی اور بیٹیون کو ثلثان کی ۱۲ ہر ایک بیٹی کو دو دو اور ۳ باقی عم کو وفق عدد وارثون کو عدد رؤس کہتی ہین اور عدد حصہ کو سہام

در تباین تمام او بست بعرض

مثل اگر عدد رؤس اور سہام مین تباین ہو تو کل عدد رؤس کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین حاصل سے سب کو صحیح مل جایگا مثال اوسکی یہہ ہی

مسئلہ ۲

بنت	ام	اب
۵	۵	۵
۲		

اصل مسئلہ ۶ سے ہے اب اور ام کو ایک ایک سدس کا پہونچتا ہے اور ۵ بنت کو ثلثان
کے ۴ جو پہونچتے ہین سو ٹوٹتے ہین اور ۵ اور ۴ مین تباین ہے لہذا ۵ کو اصل
مسئلہ یعنی ۶ مین ضرب کیا ۳۰ حاصل ہوے اوس مین سے پانچ پانچ سدس
کے اب اور ام کو پہونچے اور ثلثان کے ۲۰ پانچون بیٹیون پر چار چار بٹ گئے اور
اگر درمیان عدد رؤس اور سہام کے تداخل ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ عدد رؤس کم ہو اور سہام
زیادہ تو اس صورت مین حصہ صحیح بٹ جایگا کچہہ ضرورت ضرب کی نہوگی
جیسے اس مثال مین مسئلہ ۶ ام ۲ بنت دوسری یہہ کہ سہام کم
ہون اور عدد رؤس زیادہ ہون تو اوسکا حکم توافق کا سا ہے یعنی وفق
عدد رؤس کو اصل مسئلہ مین ضرب کرینگے جیسے اس مثال مین مسئلہ ۱۲ جدہ ۸ بنات عم
سہام بنات کے ۴ ہین اور عدد رؤس یعنی ۸ سے نسبت تداخل رکھتے ہین
اور ۸ زیادہ ہین لہذا بموجب توافق کے وفق عدد رؤس یعنی ۲ کو اصل
مسئلہ یعنی ۶ مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوے اوس سے سب وارثونکو
صحیح مل جاتا ہے چنانچہ مندرسہ اوسکے ہر وارث کے تلے لکہے ہین یہان تک
بیان تہا اسکا کہ ایک ہی گروہ پر وارثون کے حصہ ٹوٹے اور اگر ایک
گروہ سے زیادہ پر حصہ صحیح نہ بٹے تو وہ جتنے فرقہ ہون اولا اونکے باہم عدد رؤس
کی نسبت کا لحاظ کرینگے کہ ایک فرقہ کو دوسرے سے کیا نسبت ہے تماثل
یا تداخل یا توافق یا تباین لیکن اس نسبت کے لحاظ کرنے مین اور ایک دستور ہے
یہہ کہ جس فرقہ کے سہام اور رؤس مین توافق ہو اوسکے عدد رؤس کی وفق
کو لیکے اوسکے ساتہہ دوسرے کی نسبت ملاحظہ کرتے ہین اور جس فرقہ کے سہام

اور رؤس مین تباین ہو تو کل عدد رؤس کی نسبت دوسری کی ساتھہ دیکھی
ہین مثلاً ٥ بیٹیان ہون اور ۴ اونی پھوپھی اور ٣ جدہ ہوں اور ایک اونکی
پھوپھی پس دونو کی سہام اور رؤس مین تباین ہی تو ان دونو فریق کی کل
یعنی ٣ اور ۴ کو باہم لحاظ کرینگی کہ کیا نسبت رکھتی ہین اور اگر ٦
بیٹیان ہوتی اور اونکی چار پھوپھیین اور ٣ جدہ کو ایک تو باین سبب
کہ ٦ اور ۴ مین توافق بالنصف ہی ٦ مین سی وفق اوسکا یعنی ٣ رہینگی دیکھی اور
اوسکی نسبت ساتھہ دوسری فریق کی دیکھینگی ایسی قاعدہ کی بیان مین مصنف کہتا ہی

کر بود کسر سہم طائفہا	وفق یا کل ہر گروہی را
باکل و یا بوفق دیگر بین	ش یعنی جب حصہ ٹوٹی کئی گروہ وار تونکا

تو وفق ہر گروہ کا یا کل ہر گروہ کا لحاظ کرنا ساتھہ کل یا وفق دوسری گروہ کی
مطلب یہہ ہی کہ اگر فیما بین رؤس اور سہام کی توافق ہو تو اوسکی وفق
کی نسبت کا اور تباین ہو تو کل رؤس کی نسبت کا ساتھہ دوسری فرقہ
کی لحاظ کرین اور دوسری فرقہ کا بھی یہی حال ہی کہ اگر اوسکی سہام اور رؤس
مین تباین سے ہی تو اوسکی کل کا اعتبار ہی اور اگر توافق ہی تو وفق کا م

در تماثل بزن یکی را زین	در تداخل فریق اکثر را
از ہمہ مخرج این بس است بما	ش پھر اگر اون سب فرقون مین

نسبت تماثل ہو تو ایک کو اون مین سی اصل مسئلہ مین ضرب کرنا چاہئی اور
جو نسبت تداخل ہو تو بڑی عدد کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین جو حاصل سی سب
کو صحیح حصہ ملجایگا مثال تماثل کی یہہ ہی مسئلہ ١٨

جدہ ٣	اخت ٦	عم ٣
٣	١٢	٣

اصل مسئلہ ۶ سے ہی اون مین سے سدس کا ایک ۳ جدہ کو پہونچتا ہی اور
اون پر منکسر ہی اور تباین رکھتا ہی لہذا کل ۳ کا اعتبار ہوا اور ۴ اخت کو ثلثان
لی یہ ۴ پہونچتی ہین وہ بھی منکسر ہین مگر نسبت توافق بالنصف رکھتی ہین لہذا اون
سے وفق اوسکا یعنی ۳ معتبر ہوا اور اوس سے نسبت ۳ پہلی کی لحاظ کی تو
تماثل معلوم ہوا اور ۳ عم کو ایک پہونچتا ہی وہ بھی منکسر ہی اور نسبت تباین
رکھتا ہی لہذا کل ۳ کا یہان بھی اعتبار ہوا پس تینون فرقہ وارثون کی عدد
روس مین موجب قاعدہ کی نسبت جو ملحوظ ہوئی تماثل معلوم ہوا اب
انمین سے ایک کو یعنی فقط ۳ کو اصل مسئلہ مین یعنی ۶ مین ضرب کیا ۱۸ حاصل
ہوئی اوس مین سے ۳ تینون جدہ کو پہونچی اور ۱۲ چھو بہنون کو اور ۳ تینون
عم کو ہر ایک کو صحیح حصہ مل گیا اور مثال تداخل کی یہ ہی

مسئلہ ۶ — ۱۰۸		
۲ جدہ	۹ اخت	۱۸ عم
۱۸	۷۲	۱۸

اصل مسئلہ ۶ سے ہی ایک جدات کا حصہ ہی اور ۴ اخوات کا اور ایک
اعمام کا اور سب کی سہام اور روس مین تباین ہی لہذا یہہ سب روس کل
معتبر ہوئی اور ان مین باہم نسبت تداخل ہی ۲ تو ۹ مین متداخل ہین اور ۹
۱۸ مین پس ۱۸ کو کہ بڑا عدد ہی اصل مسئلہ یعنی ۶ مین ضرب کیا ۱۰۸ حاصل
ہوئی یہہ ۱۰۸ اب یہ تصحیح کے خانے مین ۱۸ جدات کو پہونچتی ہین ہر جدہ کو ۹
اور ۷۲ اخوات کو ہر اخت کو ۸ اور ۱۸ اعمون کو ہر عم کو ایک مثال
دوسری

مسئلہ ۱۴۴		
۴ زوجہ	۳ جدہ	۱۲ عم
۳۶	۲۴	۸۴

اس مسئلہ مین بھی سب
ہونگی تباین کی عدد روس اور سہام مین کل عدد روس معتبر ہونگی اور اگر
۳ اور ۴ مین تباین ہی لیکن دونو ۱۲ مین متداخل ہین لہذا ۱۲ کو اصل

یعنی ۱۲ مین ضرب کیا ۳۶ ہوا حاصل ہوئی اوس ہی نسبت کو صحیح ملتا ہی ۔م

وفق یک در توافق وتمم تن	در تباین بکل خود دیگر زن
باز با حاصل وجمیع دگر	انچنین تا تمام فرقہ نگر
بعد ازین ضرب مبلغ است تمام	در ہمہ تخرج و جمیع سہام

ش اگر عدد رؤس فرقون مین توافق ہو تو ایک کی وفق کو دوسری مین
اور جو تباین ہو تو کل کو دوسری مین ضرب کرین اور جو حاصل ہو اوسکی
نسبت کا تیسری فرقہ سی لحاظ کرین پہر اگر اس حاصل اور تیسری مین
نسبت توافق ہو تو وفق کو اور جو تباین ہو تو کل کو تیسری مین ضرب کرین
اور اسطرح آخر تک کرین پہر اخیر کی حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین ضرب
کرین تو مخرج کل حاصل ہوگا اور ہر ایک فرقہ کی سہام مین ضرب کرین تو ہر
فرقہ کی سہام حاصل ہونگی مثال موافقت کی مسئلہ ۴۳۲

۴ زوجہ ۱۰ بنات ۵ اجداد ۶ عم
۵۴ ۲۸۸۰ ۷۲۰ ۱۸

اصل مسئلہ ۲۴ سی ہی اوسمین سی ۳ زوجات کو اور ۱۶ ابنات کو اور ۴ جدات
کو اور ایک اعمام کو پہونچتا ہی اور سوا بنات کی اورونکی سہام اور رؤس مین
مباینت ہی لہذا اون سب کی عدد رؤس کل معتبر ہوئی اور بنات کی رؤس
اور سہام مین توافق بالنصف ہی لہذا ۱۸ مین سے ۹ معتبر کئی اب
ان سب مین نسبت ملحوظ کی ۴ عدد زوجات اور ۶ عدد اعمام مین توافق
بالنصف ہی ایک کی وفق یعنی نصف کو دوسری مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوی
اوسکی نسبت اورون سی دیکہی اوس مین اور ۹ مین توافق بالثلث ہی اوسکی
ثلث یعنی ۴ کو ۹ مین ضرب کیا ۳۶ ہوئی اوسکی نسبت ۱۵ اسی دیکہی موافقت

۱۰ بنت پاسے ایک کی نصف کو دوسرے میں ضرب کیا ۱۸۰ ہوئے
اسکو اصل مسئلہ یعنی ۲۴ مین ضرب کیا چار ہزار تین سو بیس ۴۳۲۰ حاصل ہوئے
اوس سے سب کو صحیح مل جاتا ہے زوجات کو اصل مسئلہ سے ۳ ملے تھے اوسکو ۱۸۰
مین ضرب کیا ۵۴۰ ہوئے وہ زوجات کی سہام ہین ہر ایک کو ۱۳۵ ملتے ہین
اور بنات کو ۱۶ ملے تھے اونکو ۱۸۰ مین ضرب کیا ۲۸۸۰ حاصل ہوئے وہ سہام
بنات کی ہین ہر بنت کو ۲۸۸ پہونچتی ہین اور جدات کو اصل مسئلہ سے ۴ پہونچتی
تھی اونکو ۱۸۰ مین ضرب کیا ۷۲۰ حاصل ہوئے وہ سہام جدات کی ہین ہر ایک
کو ۱۴۴ پہونچتی ہین اور اعمام کو اصل مسئلہ سے ایک پہونچا تھا اوسے ۱۸۰ مین
ضرب کیا ۱۸۰ حاصل ہوئے وہی اعمام کی سہام ہین ہر ایک کو ۳۰ پہونچتی ہین

مثال مباینت کی مسئلہ ۲۴

۲ زوجہ	۶ جدہ	۱۰ بنت	۷ عم
۳	۴	۱۶	۱

اصل مسئلہ سے تھی دونوں زوجہ کو ۳ پہونچتی ہین اور ۶ جدہ کو ۴ اور ۱۰ بنت کو ۱۶ اور ۷ عم
کو ایک سو سب غیر مستقیم ہین اور فیما بین سہام اور روس زوجات اور اعمام
کی مباینت ہے لہذا اونکی کل عدد روس کو اعتبار کیا اور باقی کی عدد روس
اور سہام مین موافقت بالنصف ہے لہذا عدد روس جدات کی ۳ اعتبار
کئے اور بنات کی ۵ اب انمین یعنی ۲ اور ۳ اور ۵ اور ۷ مین نسبت لحاظ
کی تباین معلوم ہوا ۲ کو ۳ مین ضرب کیا ۶ ہوئے وہ ۵ سے متباین ہے
اس لئے ۶ کو ۵ مین ضرب کیا ۳۰ ہوئے وہ ۷ سے متباین ہے لہذا ۳۰ کو ۷ مین ضرب کیجئے
۲۱۰ حاصل ہوئے اوسکو ۲۴ مین ضرب کیا ۵۰۴۰ حاصل ہوئے یہ تصحیح کامل ہے مسئلہ کی اس سے
ہر وارث کو بقدر پہونچتا ہے زوجین کو اصل مسئلہ سے ۳ پہونچتی تھی وسے ۲۱۰ مین ضرب کیا ۶۳۰ حاصل

ہیہ اونکی سہام ہین پہر زوجہ کو ۱۵ سہام پہونچتی ہین اور جدات کو ہم ملی تہی اونکی
۱۲ مین ضرب کیا ہم ۸ ہوئی پہر جدہ کو ۴۸ ملی بیٹیونکا حصہ اصل مسئلہ
سی ۱۶ تہا اوسی ۱۲ مین ضرب کیا ۱۹۲ ہوئی پہر بنت کو ۱۹۲ پہونچتی
مین اور اعمام کو ایک ملتا تہا اوسی ۱۲ مین ضرب کیا وہی حاصل ہوئی ہر ایک
کو ۳۰ پہونچتی ہین ف اکثر اشخاص کو یہہ خلجان ہوتا ہی کہ توریث جدات
مین دو سی زیادہ کا اجتماع ممکن نہین اسواسطی کہ ساتہہ ام الاب اور ام الام
کی سب اونسی اعلی رتبہ کی ہونگی مثلاً ام ام الام ہو یا ام اب الاب ہو اور
دور والی جدہ نزدیک والی کی محجوب ہوتی ہی پہر مثالون مین جو کہین
۲ جدہ کہین زیادہ لکہدیتی ہین یہہ کیسی ہو سکتا ہی سو دفع اس خلجان کا
یہہ ہی کہ جسقدر جدہ بعید ہو اوسیقدر اوس مین کثرت ممکن ہی اول مرتبہ مین
دو ہین ام الاب اور ام الام اور دوسری مرتبہ مین تین ام ام الام اور
ام ام الاب اور ام اب الاب اور تیسری مرتبہ مین چار ام ام ام الام اور
ام ام ام الاب اور ام ام اب الاب اور ام اب اب الاب اور اسی
طرح پر ہر مرتبہ مین بڑہتی جاتی ہین عینی شرح کنز مین ایک قاعدہ
واسطی نکالنی جدات کثیرہ ایک مرتبہ کی خوب لکہا ہی وہ یہہ ہی کہ جسقدر
جدات ایک مرتبہ کی منظور ہون اوسقدر لفظ ام لکہہ جاوی پہر آخر ام کی
جگہہ اب لکہی باقی ام رہنی دی پہر آخر سی اوپر والی ام کی جگہہ بہی لفظ اب
لکہی اور اسطرح اوپر کو اب بڑہاتا جاوی یہان تک کہ فقط ایک ام اوپر کی
رہ جاوی باقی سب اب ہو جاتین پس اوسقدر جدات ایک مرتبہ کی

جا بجھی ہو جاینگی مثلاً ۶ جدہ ایک مرتبہ کی دریافت کرنی منظور ہین پس ہتی ام ا
ام ام ام ام ام ام ۱ اور ام ام ام ام ام اب ۳ اور ام ام ام ام
اب اب ۴ اور ام ام ام اب اب اب ۵ اور ام ام اب اب
اب اب ۶ اور ام اب اب اب اب اب ۷ پس یہہ ۶ جدہ صحیحہ ہین
ایک مرتبہ کی اور سبب اسکا یہہ ہی کہ ام اب الام جدۂ فاسدہ ہی پس
ماکی جانب سی کسی مرتبہ مین ایک جدہ صحیحہ سی زیادہ ممکن نہین اور باپ
کی جانب سی بایںوجہ کہ ہر اب کی ام الاب اور ام الام جدۂ صحیحہ ہے

بقدر شروح الصدر ہو سکتی ہین ہم پس مضروب خط مقسوم جو		مثل یا نسبت بسہم فرقہ او ش یعنی جو نسبت سہام کی

اصل مسئلہ سی طرف فرقہ کی ہو اوسی نسبت پر حصہ ایک فرد کا اوس
فرقہ مین سی ہی مثلاً مثال تباین مین دو زوجہ کو اصل مسئلہ سی ۳ پہونچتی
تہی اور ۳ نسبت ۲ کی مثل و نصف ہی یعنی ڈیوڑہا سو مضروب یعنی ۱۰
کا ڈیوڑہا حصہ ہر زوجہ کا ہی یعنی ۱۵ اور ۱۰ بنات کو ۱۲ پہونچتی ہین ۱۲
نسبت ۱۰ کی ایک مثل اور ۲ خمس ہی سو مضروب یعنی ۱۰ ۲ کا ایک مثل او
۲ خمس حصہ ہر بنت کا ہی یعنی ۲۳۶ اور ۶ جدہ کو ۴ پہونچتی ہین ۴ دو ثلث
ہین ۶ کی اس نسبت سی ۲۱۰ مین سی دو ثلث یعنی ۱۴۰ ہر جدہ کو پہونچتی ہین
اور ۷ عم کو ایک پہونچتا ہی ایک سبع ہی ۷ کا پس ہر عم کو سبع ۲۱۰ کی یعنی ۳۰
پہونچتی ہین ف اگرچہ اکثر کتب فرائض مین اس طریقۂ نسبت کو واسطے دریافت
حصہ ہر فرد کی آسان لکھا ہی مگر بہ نسبت اکثر اشخاص کی کہ حساب

مناسبت نہین رکھتی یہہ طریقہ بہت دشوار ہی بلکہ طریقہ قسمت کا بہت
سہل ہی اور باعانت قواعد قسمت کی اوس سی مطلب جلد حاصل ہوتا ہی
وہ یہہ ہی کہ جو کچہہ بعد ضرب کی سہام فریق کی ٹہرین اونسکو عدد رؤس فریق
پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ ہر فرد کا ہی پس مثال مذکور مین ۳۲ سہام
زوجتین کو ۲ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۱۵ ۳ ہر زوجہ کا حصہ ہی اور
۸۴ سہام جدات کو ۶ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۱۴ ہر جدہ کا حصہ
ہی اور ۲۴۳ سہام بنات کو ۱۰ پر قسمت کیا ۲۴۳ حاصل ہوئے ہی
ہر بنت کا حصہ ہی اور ۱۲۰ سہام اعمام کو ۷ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی
۳۰ حصہ ہر عم کا ہے

فصل آٹہوین رد کی بیان مین م

فاضل از اہل فرض بی عصبات		بر دبر دغیر شوہر و زوجات

ش یعنی جو کچہہ بچ رہی ذوی الفروض سی درصورت نہونی عصبات کی
اوسی بطور رد کی لیوین ذوی الفروض سوا شوہر اور زوجات کی اور اس
کی دو صورتین ہین اول یہہ کہ زوجہ یا شوہر ساتہہ اور ذوی الفروض کی ہوین
دوسری یہہ کہ اور ذوی الفروض فقط ہون زوجہ یا شوہر اونکی ساتہہ نہون
اور یہہ دونو صورتین دو حال سی خالی نہین یا مستحق رد کی ایک ہی صنف
ہین یا کئی صنف پس مسائل رد کی چار صورتین ہوئین اول کی دو صورتونکا
اگلی دو شعرون مین بیان ہی م

داده باقی با ہن رد بر سان		ہر دو زا از اقل مخرج ستان
		جنس واحد چو راس خود طلبند

ش یعنی جبکہ شوہر یا زوجہ ساتہہ اور ذوی الفروض کی ہوں تو زوجہ

باتی تو ہیر کو اونکی اقل مخرج فرض سی حصہ دیکی باقی اور ذوی الفروض مستحق
رد کو دیدیوین پہر اگر وہ جنس واحد ہون تو باقی کو اونکی عدد رؤس پر برابر
بانٹ دین مثال مسئلہ ۱۲ زوج بنات اصل مسئلہ ۱۲ اسی تہا اسلیی
کہ زوج مستحق ربع کا تہی اور بنات مستحق ثلثان کی اور ۱۲ مین سی ۳ زوج کو پہونچ
ہین اور ۸ بنات کو ایک بچ رہتا تہی لہذا قاعدہ رد اسمین جاری کیا پس
زوج کو اول اقل مخرج فرض اوسکی سی کہ ۴ تہی ایک دیا اور ۳ باقی بنات کو
دیدیی چونکہ اہل رد وہی ایک صنف تہی ۳ اونکی عدد رؤس پر تقسیم ہو گئی

سش آی راگر مستحق رد کی کئی صنف		اکثر حش چون سہام خویش رد

ہون باقی کو اونکی سہام پر تقسیم کرین سہام پر تقسیم کرنی سی یہہ مرادہی کہ ایسی صورت فرض
کرین جسمین فقط یہی صنفین ذوی الفروض کی جو یہان مستحق رد ہین ہون اور
اوسکی تصحیح مسئلہ کر کی اوسمین سی ہر صنف کو حصہ دین جو حصی اوس
تصحیح مین سی انکی پہونچتی ہین وہی انکی سہام ہین مثال مسئلہ ۱۲ زوجہ جدہ اخت لام
اصل مسئلہ ۱۲ اسی تہا اوسمین سی ۳ زوجہ کو پہونچتی تہی اور ۲ جدہ اور ۴ اختین لام کو اور ۳ بچ رہتی
تہی لہذا قاعدہ رد جاری کیا پس زوجہ کو اقل مخرج فرض اوسکی یعنی ۴ سی حصہ
دیا باقی ۳ کو سہام جدہ اور اختین لام پر کہ وہ بہی تہی تقسیم کر دیا ۲ اختین
لام کو دیی اور ایک جدہ کو اور اونکی سہام اس لیی ۳ ہین کہ اگر کوئی
شخص فقط جدہ اور اختین لام کو ذوی الفروض چہوڑے مثلا
مسئلہ ۳ جدہ ۱ اخت لام ۲ سو اونکو یہی ۳ سہام پہونچتی ہین

ہم زوجہ و شوہر چو از میانہ کم است	۳	اور اخیر کی دو عدد تو انکا اسی مین سی آتی ہے

مسئله از رؤس و از سهم است | ش یعنی اگر مسئلہ ردیہ مین نوع ...

یا شوہر زوجہ نہون فقط وہی اصحاب فرائض ہون جن پر رد ہوتا ہی تو مسئلہ
اونکی عدد رؤس سی ہوگا اگر ایک صنف ہون اور اونکی سہام مختلف اگر نہ
ہون مثال اول کی مسئلہ ۳ بنت ۲ اصل مسئلہ ۳ سی ہی ۲ ثلثان کی بنات
کو پہنچتی ہین ایک بچ رہتا ہی لہذا قاعدہ رد جاری کیا پس عدد رؤس
بنات سی مسئلہ کرکی اون پر بانٹ دیا مثال ثانی کی مسئلہ ۶ بنت ۲ ام
اصل مسئلہ ۶ سی ہی ایک ماں کو پہنچتا ہی اور ۴ دونو بیٹیون کو ایک بچ رہتا ہی
لہذا قاعدہ رد جاری کیا جسقدر سہام اصل تصحیح مین سی اونکو
پہنچتے ہین اوسی ست مسئلہ کرکی اون پر تقسیم کیا ہم

گر شود انکسار بر است شما | با حدودیکه گفته ایم ترا

ش یعنی اگر مسائل ردیہ مین انکسار ہو اور سہام وارثون پر تصحیح نہ ہو سکین
تو درست کرنا چاہتی بموافق اون قاعدونکی جو اوپر مذکور ہو چکی ہین پس اگر ایک
ہی فرقہ پر انکسار ہو تو درصورت تباین فیمابین رؤس و سہام کی کل
عدد رؤس کو مخرج مسئلہ ردیہ مین ضرب کرینگی اور درصورت توافق وفق رؤس
کو اور اگر چند فرقون پر انکسار ہو تو درصورت تماثل جمیع رؤس کی ایک کو
رؤس مین سی مخرج مسئلہ مین ضرب کرینگی اور درصورت تداخل اکثر کو
اور درصورت توافق وفق ایک کا دوسری مین ضرب کرکی حاصل کو مخرج
مین اور درصورت تباین کل ایک کا دوسری مین ضرب کرکی حاصل کو
مخرج مین ضرب کرینکی اوس سی سب وارثون کو سہام تصحیح منقسم ہو جاینگی

تو پہونچتا ہی اونپر منکسر ہی اور ۲ باقی عدد رؤس بنات پر منکسر ہین پس دو قسمین منکسر علیہم کی باقی گئین اور دونونکی رؤس مین تماثل ہی لہذا ایک کو اون دو نو مین سی مخرج مسئلہ یعنی ۸ مین ضرب کیا ۱۶ ہوی اوس مین سی ۲ دونو زوجہ کو پہونچتی ہین ہر ایک کو ایک اور ۱۴ دونو بیٹیون کو ہر ایک کو ۷ مثال چوتہی مسئلہ ۴۸

زوجہ	۴ جدہ	۱۲ اخت لام
۱۲	۱۲	۴ ۲۴

اس مثال مین جبکہ اقل مخرج فرض زوجہ یعنی ۴ مین سی زوجہ کو ایک دیا ۳ باقی رہی اور اہل رد یعنی جدات اور اخوات ۳ سہام کی مستحق ہین کہ اخوات اور ایک کی جدات اور ایک جدات کا ہر مستقیم نہین بلکہ تباین رکہتا ہی لہذا ۴ عدد رؤس جدات کل معتبر ٹہہری اور ۱۲ اخوات لام کی عدد رؤس یعنی ۶ ہی توافق بالنصف رکہتی ہین لہذا اونکی عدد رؤس کا نصف لی لیا یعنی ۶ اور ۴ اور ۳ مین نسبت تباین ہی پس ۴ کو ۳ مین ضرب کیا ۱۲ ہوئے ۱۲ کو ۴ مین ضرب کیا ۴۸ ہوئی اوس سی سبکو صحیح بٹ جاتا ہی جیسا کہ زیر مد میت لکہا ہی **ف** کبہی ایسی صورت واقع ہوتی ہی کہ باقی بعد دینے سہام احد الزوجین کی سہام اہل رد پر مستقیم نہین ہوتا تب مجموع سہام اہل رد کو مخرج فرض احد الزوجین مین ضرب کرنا چاہیئے اوس سی تصحیح سب فرقون پر ہو جائیگی پہر اگر انکسار ہو تو موافق قواعد مشرحۃ الصدر کی عمل کرنا چاہئی مثال مسئلہ ۴۳۲

۴ زوجہ	۹ بنت	۶ جدہ
۱۸۰	۱۰۰۸	۲۵۲

۸ مین سے ایک زوجات کو دیا جو باقی رہے ۷ وہ

خف ... مثال ہی ... اسکی ... دو ... بنات ... دونو ... سی ... ہی ۱۲ منہ

مسئلہ بنات او جدات پر کہ ۵ سی مستقیم نہین ہین ۵ کو ۲۴ مین ضرب کیا تو ہوئی
اوس مین سی ۵ حق زوجات ہی اور ۲۰ باقی حق بنات وجدات کہ ۵ مسئلہ
پر مستقیم ہی لیکن ۵ سہام زوجات او ۴ اونکی عدد روس مین تباین ہی اور
۱۶ سہام بنات کی اونکی عدد روس یعنی ۹ سی اور ۴ سہام جدات اونکی عدد
روس یعنی ۶ سی ہی متباین ہین اب لحاظ نسبت کا فیما بین ۴ اور ۹ اور ۶
کی کیا ۴ اور ۶ مین توافق بالنصف ہی لہذا ۲ کو ۶ مین ضرب کیا ۱۲ ہوئی اور ۱۲
اور ۹ مین توافق بالثلث ہی ۳ کو ۱۲ مین ضرب کیا ۳۶ ہوئی ۳۶ کو ۲۴ مین ضرب
کیا ۸۶۴ ہوئی اوس سی ہر ایک کو صحیح ملجاتا ہی زوجات کو [illegible] ہر زوجہ
کو ۴۵ اور بنات کو ۱۰۰۸ ہر بنت کو ۱۱۲ اور جدات کو ۲۵۲ ہر جدہ کو ۴۲

فصل نوین بیان مین ذوی الارحام کی

ذو رحم وا خویش قریب با اموات		غیر ذی فرض باشد و عصبات

یعنی ذو رحم اوس قریب کو کہتی ہین کہ نہ ذی فرض ہو اور نہ عصبہ

عصبہ شان چہار قسم شمر		یعنی عصبہ کی مانند اونکی چار

قسمین ہین مراد یہہ ہی کہ ذوی الارحام کو میراث بطور عصبات کی ملتی ہی
یعنی اونکی لئی کچھہ حصہ مقرر نہین ہی بلکہ جسطرح عصبات کو درحالت انفراد
کل مال ملتا ہی اور ساتہہ ذوی الفروض کی باقی ایسی ہی ذوی الارحام کو درحالت
انفراد کل مال ملتا ہی اور ساتہہ زوجین کی باقی سو اونکی چار قسمین ہین

اول اولاد بنت و بنت پسر		یعنی اول اولاد بیٹی اور پوتی

کی یعنی فروع جو ذوی الفروض یا عصبات نہین ہین جیسی نواسہ نواسی

یا پوتی کا بیٹا سب بیٹے قسم اول ذوی الارحام سے ہین م

جدہ فاسدہ ذکر اجداد س تو دوسری قسم جدہ فاسدہ میں

اور اجداد فاسدین یعنی اصول مین جو ذوی الفروض اور عصبات نہین ہین ہ

دوسری قسم ہین ذوی الارحام کی م پس بنات اخ وز اخت اولاد

س تیسری قسم بہتیجیان ہین اور بہن کی اولاد یعنی فروع ابوین میت

کی جو عصبہ یا ذوی فرض نہین ہین م پس زجدین فرع عمہ بیار

ش چوتھی قسم فروع جدین کی جو ذوی الفروض اور عصبات نہون جیسی عمہ

یعنی پہوپہی یا ماموں یا خالہ یا عم لام یعنی باپ کا اخیافی بہائی ف ترتیب

ذوی الارحام مین مثل ترتیب عصبات کی ہی کہ مقدم سب سی فروع ہین

بعد اوسکی اصول بعد اوسکی فروع ابوین بعد اوسکی فروع جد اور قسم اول کی

ہوتی دوسری قسم کو نہین پہونچتا اور دوسری کی ہوتی تیسری کو نہین پہونچتا ہی

وعلی ہذا القیاس ایک قسم مین قریب کی ہوتی بعید کو نہین پہونچتا مثلاً نانا کی ہوتی

ہوی پرنانا محروم ہے م قوت قرب و وصف اصل شمار

ش یعنی ہر درجہ مین ایک کو دوسری پر ترجیح ہی باعتبار قوت قرابت اور

وصف اصل کی پس عمہ حقیقی کی ہوتی عمہ علاتی محروم ہی اسواسطی کہ حقیقی کی

قرابت بہ نسبت علاتی کی قوی ہی اور جس ذی رحم کا اصل وارث ہی اوسکی

ساتہہ غیر وارث کی علاقہ دار کو کچہہ نملیگا مثلاً بنت بنت الابن کی ساتہہ ابن

بنت البنت محروم ہی حال آنکہ دونو ایک درجہ مین ہین اسواسطی کہ اصل

اول کی بنت الابن وارث یعنی ذی فرض ہی اور اصل دوسری کی بنت البنت

ذی رحم ہی یا مثلاً اب ام الام کی ساتھہ اب اب الام محروم ہی اسواسطی کہ اول کو علاقہ میت سی بسبب ام الام ذی فرض کی ہی اور دوسری کو بسبب اب الام ذی رحم کی یا مثلاً بنت ابن اخ کی ساتھہ ابن بنت اخت کو کچھہ نہیں ملتا اسلئی کہ اول کو بواسطہ ابن اخ کی جو عصبہ ہی علاقہ ہی اور ثانی کو بواسطہ بنت اخت کی جو ذی رحم ہی یا مثلاً بنت عم عینی کی ساتھہ ابن عمہ عینی محروم ہی اسلئی کہ اول ولد عصبہ ہی اور ثانی ولد ذی رحم ف صنف اول کی اگر ایک درجہ مین سب اولاد وارث کی ہون یا کوئی اولاد وارث کی نہون اور اصول مین اونکی کہین اختلاف ذکورت و انوثت نہو تب باتفاق ترکہ موجودین پہ باعتبار ابدان اونکی تقسیم کرینگی اور مذکر کو دو حصہ اور مونث کو ایک حصہ دینگی مثال

مسئلہ ۳

بنت بنت الابن	ابن بنت الابن

مثال ثانی

مسئلہ

ابن بنت البنت	بنت بنت البنت

پہلی مثال مین دونون ولد وارث ہین اور دوسری مثال مین دونو ولد غیر وارث اور دونوکی اصول مین اختلاف مذکورت و انوثت نہین لہذا للذکر مثل حظ الانثیین باعتبار موجودین کی تقسیم ہوئی اور اگر اصول مین مذکورت و انوثت اختلاف ہو جیسی کہ

مسئلہ ۳

بنت ابن البنت	ابن بنت البنت
۱ عند ابی یوسف ۲ عند محمد	۲ عند ابی یوسف ۱ عند محمد

کہ دو تو غیر وارث کی اولاد ایک درجہ مین ہین اور ایک کی اصل مذکر ہی یعنی ابن البنت اور دوسری کی اصل مونث یعنی بنت البنت پس ایسی صورت مین امام ابو یوسف باعتبار ابدان فروع کی تقسیم کرتی ہین اور اونکی

نزدیک مثال مذکور مین مسئلہ سی ہوگی بنت ابن البنت کو ایک حصہ اور ابن بنت البنت کو دو حصہ پہونچینگی اور امام محمد جنکے پر اصول مین اختلاف واقع ہوا ہی وہان پر مسئلہ کی تصحیح کر کی اصول پر موافق اونکی ابدان کی تقسیم کر کی حصہ اونکا اونکی اولاد کو دیتی ہین پس مثال مذکور مین بنت ابن البنت کو دو حصہ پہونچینگی اور ابن بنت البنت کو ایک حصہ باینوجہ کہ ہر تبہ ابن البنت اور بنت البنت مین جو تقسیم کی تو ابن البنت کو دو حصہ پہونچی اور بنت البنت کو ایک وہی اونکی اولاد کو دیدیا **ف** امام محمد جب محل اختلاف اصول مذکورت و انوثت مین تقسیم کرتی ہین ہر اصل مین اوسکی عدد فروع کا لحاظ کر کی تقسیم کرتی ہین اور اوسکو وہی عدد کی موافق قرار دیکی حصہ دیتی ہین پھر اوس حصہ کو اوسکی فروع کو پہونچاتی ہین

مثال مسئلہ ۳ عند ابی یوسف تصحیح مسئلہ محمد

۲ بنت بنت البنت	بنت ابن البنت
۲ عندہما	ابو یوسف ۲ محمد

امام ابو یوسف کی نزدیک اس مثال مین مسئلہ تین کا ہوگا اور ہر بنت کو ایک ایک پہونچ جائیگا اور امام محمد کی نزدیک مسئلہ چار کی ہوگی ۲ بنت ابن البنت کو پہنچین گی اور دونو بنت بنت البنت کو اس سبب سے کہ انکی اصول مین ذکورت و انوثت اختلاف ہی یعنی بطن ثانی مین اور جب وہان پر تقسیم کی اور عدد فروع کا لحاظ کیا بنت البنت بمنزلہ ۲ بنت کی قرار پائی اور ابن البنت بمنزلہ ایک ابن کی پس چار سی مسئلہ کر کی ۲ ابن کو دئی اور دو بنت کو پھر دو ابن والی اوسکی بنت کو پہونچی اور ۲ بنت والی اوسکی دونو بیٹیون کو **ف** در مختار اور اکثر کتابون مین لکھا ہی کہ جمیع مسائل ذوی الارحام مین فتوی امام محمد کی قول پر ہی اور وہی روایت مشہورہ ہی امام ابی حنیفہ صاحب

لکھی ہی لیکن فرائض شریفی مین بعض علما سی نقل کیا ہی کہ مشائخ بخارا نی قول امام ابو یوسف کا اختیار کیا ہی کہ وہ آسان ہی اور اوسکی موافق مسئلہ لکھنا سہل ہی اور اسی سبب سی یہان اس کتاب مین قول امام ابو یوسف کا بھی لکھدیا ورنہ ہر جگہہ ہر محل خلاف مین فقط قول مفتی بہ لکھا ہی **ف** اگر ایک ذی رحم دو جہت سی استحقاق میراث رکھتا ہو تو دو نو جہت سی اوسی میراث ملی کی بخلاف جدات کی کہ ایک جہت والی اور دو جہت والی برابر ہین پس امام ابو یوسف مطلقاً ابدان فروع مین دو نو جہت کا اعتبار کرکی تقسیم کرتی ہین اور امام محمد اپنی قاعدہ کی موافق محل اختلاف اصول مذکورت وانوثت مین تقسیم کرکی اونکی اولاد کو باعتبار جہات کی حصہ دیتی ہین مثال مسئلہ عند ابی یوسف ۳ عند محمد

ابن بنت البنت	بنت بنت البنت کہ وہ بنت ابن البنت بہی ہی
۱ عند ابی یوسف ۱ عند محمد	۱ عند ابی یوسف ۳ عند محمد

اس مثال مین امام ابو یوسف کی نزدیک مسئلہ ۳ سی ہوگا اور ۲ ابن بنت البنت کو اور ایک بنت بنت البنت کو پہونچیگا اسواسطی کہ یہہ ایک بنت بنت البنت بمنزلہ ۲ کی ہی گویا ایک بنت بنت البنت ہی اور ایک بنت ابن البنت پس جبکہ باعتبار ابدان فروع کی للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوئی مسئلہ ۴ سی ہوا ابن بنت البنت کو دو حصہ پہونچی اور بنت بنت البنت کو دو باعتبار ہر قرابت کی ایک ایک پہر بانوجہ کہ مستحق دو دو حصہ کا ایک ایک شخص ہی اختصار کی لیی مسئلہ ۲ سی کرلیا اور نزدیک امام محمد کی مسئلہ ۳ سی ہوگا ۲ اوس بنت بنت البنت کو پہونچینگی جو بنت ابن البنت بہی ہی اور ایک

پس بنت البنت کو اس سبب سے کہ اونکی نسبت اسی کی موافق اول تقسیم عمل آیا
اصول مذکورست دو نوشتا ہیں ہوتی وہان ایکہا ابن البنت تھی اور ۲ بنت
البنت ابن البنت کو دو حصے پہونچی اور دو نو بنت البنت کو ایک ایک حصہ
ملا پہر وہ دو حصے ابن البنت کی اور ایک بنت البنت کا اوسکو پہونچا جو
دونو کی بیٹی ہے پس اوسی کو ملی اور ایک بنت البنت کا حصہ اوسکی ابن کو پہونچا شرح اس مثال کی
بطور شجرہ کی یہہ ہی

زید

بنت سلمی — بنت فصیحہ — بنت صالحہ

بنت حمیدہ — ابن عمرو — بنت سعیدہ

بنت مجیدہ — ابن شریف
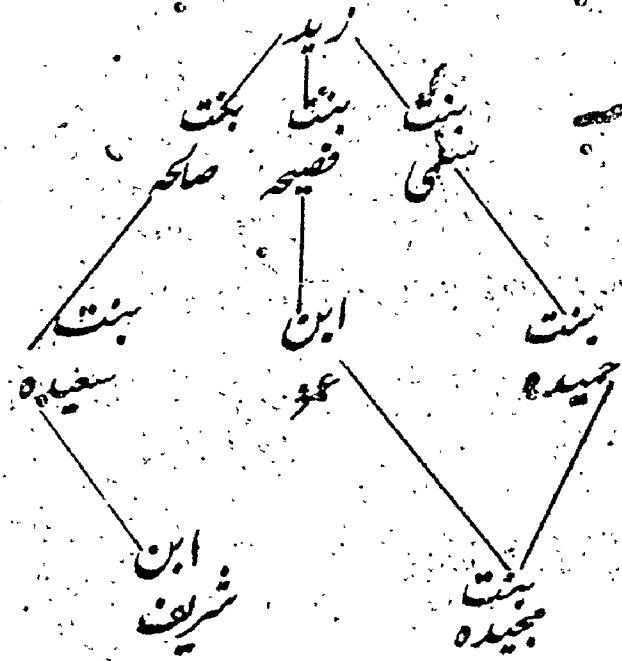
مجیدہ زید کی ابن البنت کی بھی بنت ہے اور بنت البنت کی اور شریف فقط
بنت البنت کا بیٹا ہے بوقت مرنی زید کی مجیدہ اور شریف پر موافق تفصیل
سابق الذکر کی تقسیم ہو گی ف صنف دوم یعنی اجداد فاسدین اور
جدات فاسدہ ہیں اگر کچھہ ماں کی جانب کی ہیں اور کچھہ باپ کی جانب کی
تو باپ کی جانب والونکو دو حصے اور ماں کی جانب والونکو ایک حصہ ملیگا مثال

اور اگر سب ماکی طرف کی ہون
ام اب ام الاب — ام اب ام الام

یا سب باپ کی طرف کی ہون تو امام ابو یوسف کی نزدیک قسمت ابدان موجودین پر ہی مطلقاً للذکر مثل حظ الانثیین اور امام محمد کی نزدیک بھی اسیطرح اگر اونکی اصول مین بذکورت و انوثت اختلاف نہو اور جو اختلاف ہو تو اول محل خلاف پر تقسیم کرکی اونکا حصہ اونکی علاقہ دارون پر تقسیم کرینگے جیسا کہ صنف اول مین معلوم ہو چکا شال مسئلہ عند ابی یوسف ۳ عند محمد ۳

اب اب اب الام — ابو یوسف ۲ محمد — اب ام الام اعندہما

امام ابو یوسف کی نزدیک یہان مسئلہ دو سی ہوگی ایک ایک حصہ دونو کو پہنچ جایگا اور امام محمد کی نزدیک مسئلہ بھی ہوگا اب اب الام کو ملینگی اور ایک اب ام الام کو

ف تیسری صنف یعنی بھتیجیان اور بھانجہ بھانجیان اور اخیافی بھائی بہن کی اولاد کا حکم بھی مثل صنف اول کی ہی اور امام ابو یوسف اگر دو شخص اولاد ام کی فروع مین بھی ہون او نپر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرتی ہین اور امام محمد دونو کو برابر دیتی ہین اور کہتی ہین کہ ماکی اولاد مین مذکر کو مونث پر فضیلت نہین شال مسئلہ عند ابی یوسف ۳ و ۲ عند محمد

ف

ابن الاخت لام — بنت الاخت لام
۲ ابو یوسف ا محمد — ا عندہما

اس صنف مین بھی اولاد وارث کو اوپر اولاد غیر وارث کی ترجیح ہی پس اگر ایک اولاد عصبہ کی ہو اور دوسرا اولاد ذی رحم کی جیسی بنت ابن الاخ اور ابن بنت الاخ تو اولاد ذی رحم کو کچھ نملیگا چنانچہ اوپر اسبات کی طرف اشارہ ہو چکا ہی اور اگر کوئی اولاد عصبہ کی نہو جیسی بنت بنت الاخ اور ابن بنت الاخ یا سب اولاد عصبہ کی ہون جیسی دو بنت

ابن الاخ یا بعض اولاد عصبہ کی ہون اور بعض اولاد اصحاب فرائض کی جیسے
بنت اخ عینی اور بنت اخ لام تو امام ابو یوسفؒ کی نزدیک باعتبار قوت
قرابت کی ترجیح ہی پس اولاد عینی کی ساتھہ اولاد علاتی اور اخیافی کی اونکی
نزدیک محروم ہی اور اسی طرح اولاد علاتی کی ساتھہ اولاد اخیافی کے
محروم ہی اور امام محمدؒ موافق اپنی قاعدہ کی تقسیم اوپر اصول کی باعتبار عدد
فروع کی اصول مین کرتی ہین اور ہر ایک کا حصہ اوسکی فروع کو پہونچاتی ہین
مثال میت بنت اخ عینی ۲ بنت اخ لام اس صورت مین امام ابو یوسفؒ
کی نزدیک کل مال بنت اخ عینی کو پہونچیگا اور دو نو بنت اخ لام محروم ہونگی
اور امام محمدؒ کی نزدیک اول تقسیم اوپر اخ عینی اور اخت لام کی اس طرح پر
کرینگی کہ اخت لام کو باعتبار عدد اوسکی فروع کی دو ٹھہرائینگی پس گویا میت نے ایک
اخ عینی اور دو اخت لام چھوڑی اور ایسی صورت مین ثلث اختین لام کو پہونچتا ہی
اور باقی اخ عینی کو پس بنت اخ عینی کو ثلثان پہونچینگی جو اوسکی اصل کو پہونچی تہی
اور بنتین اخت لام کو ثلث پہونچیگا جو اونکی اصل کا حصہ تہا اور اصل مسئلہ
تین سی ہوگا اور بسبب انکسار واحد کی اوپر بنتین اخت لام کی ۶ سی تصحیح
ہوگی ف صنف رابع کی احکام ہی مثل صنف اول کی ہین اور وہ اگر فقط ما کی
طرف کی ہون یا فقط باپ کی طرف کی تو اونپر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم
ہوگی جیسی عم لام اور عمہ لام کہ یہہ دونو باپ کی جانب کی ہین یا ماموں
اور خالہ کہ یہہ دونو ما کی طرف کی ہین اور اگر کچھہ ما کی طرف کی ہون اور کچھہ
باپ کی طرف کی تو دو ثلث باپ کی طرف والون کو پہونچینگی اور ایک

ف قوت قرابت تعلیم ماکی طرف والون کو شامل مسئلہ عمہ یا خالہ ایک جانب والی مین باعث حرمان دوسری جانب کی ضعیفہ کا نہین پس خالہ عینی کی ساتہہ عمہ علاتی محروم نہوگی بلکہ دو ثلث پاویگی اور خالہ عینی کو ایک ثلث ملیگا البتہ ایک جانب مین قوت قرابت باعث حرمان ضعیف کا اوسی جانب مین ہی پس خالہ عینی کی ساتہہ خالہ علاتی یا عمہ عینی کی ساتہہ عمہ علاتی محروم ہی اور اسیطرح ایک جانب کا ولد وارث باعث حرمان دوسری جانب کی ولد ذی رحم کا نہین پس بنت عم کی ساتہہ مین کہ وہ ولد عصبہ ہی بنت خال کہ ولد ذی رحم ہی محروم نہوگی اور بنت عم کو بلحاظ قرابت اب کی دو ثلث اور بنت خال کو بلحاظ قرابت ام کی ایک ثلث پہونچیگا ف اولاد اعمام اور عمات مین اگر دو ایک رتبہ کی ہون اور ایک ولد عصبہ ہو مگر قرابت ضعیفہ رکہتا ہو اور دوسرا ولد ذی رحم ہو اور قرابت قویہ رکہتا ہو جیسی ابن عمہ عینی اور بنت عم لاب ایسی صورت مین موافق ظاہر الروایت کی ترجیح باعتبار قوت قرابت کی ہی اور ولد عصبہ ہونی کو اعتبار نہین پس سب مال ابن عمہ عینی کو پہونچیگا اور بنت عم لاب محروم رہیگی

فصل دسوین تخارج کی بیان مین

تخارج اسی کہتی ہین کہ کوئی وارث اپنی حصہ کی بدلی کچہہ لیکے

تقسیم سی علیحدہ ہوجاوی مع		اگر کسیقدر صلح وارثی بر ستنی
لیکن تصحیح طرح سہم وسے		سن یعنی اگر صلح کری کوئی وارث

کسی چیز پر تو تصحیح مین سی اوسکی حصہ کو نکال ڈال مطلب یہہ ہی کہ اگر کوئی وارث اسطرح پر ساتہہ اور وارثون کی مصالحہ کری کہ مجہی فلانی چیز دیدو یا اپنی دل

زید مر تو بھی اپنی حصہ سی کچھہ کام نہین ملی اپنا حصہ بلا لی اوس چیز بازر ہوگی چھوڑا تو ایسی صورت مین وہ چیز خاص یا اوسقدر روپیہ اوسکی ترکہ مین سے دینا چاہیی اور تصحیح مسئلہ میت کی بشمول اوسکی کرنی اوس مین سی اوسکی حصہ کو نکالڈالین اور باقی ترکہ کو باقی سہام پر تقسیم کرین مثال مسئلہ زوجہ ام عم زوجہ نی اسطرح پر صلح کی کہ منجملہ متروکات شوہر کی ایک جوڑی کڑونکی اوسنی لی اور اپنی حصہ سی در گذری پس مسئلہ کو تصحیح کرکی تصحیح یعنی ۱۲ مین سی ۳ جو حصہ زوجہ تہی نکالڈالی باقی رہی ۹ بعد نکالڈالنی جوڑی کڑونکی جسقدر ترکہ میت کا ہی اوسکی ۹ حصہ کرکی ۴ ماکو دینگی اور ۵ عم کو

فصل کیا رہوین مناسخہ کی بیان مین

مناسخہ اسی کہتی ہین کہ کوئی وارث قبل تقسیم ترکہ کی مرجاوی اور حصہ اوسکا اوسکی وارثون کی طرف منتقل ہو سوا ایسی وارث کی ورثہ اگر وہی ہون جو میت اول کی وارث تہی اور طریقہ تقسیم اسکی مرجانی سی متغیر نہو مثلاً

مسئلہ ۲ — زید

ابن	ابن	بنت	بنت
عمرو کان لم یکن	بکر ۲	سلمی ۱	ہند ۱

اور عمرو قبل تقسیم ترکہ کی مرگیا اور اوسنی سوا بکر اخ اور سلمی اور ہند اختین کی اور کوئی وارث نہین چھوڑا اور جس طرح زید کی میراث سب ورثہ پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوتی تہی ایسی ہی اسکی میراث بٹتی ہی تو ایسی صورت مین اس وارث کی نام کی تلی لفظ کان لم یکن لکھہ دینگی اور میت اول کے مسئلہ کی تصحیح بغیر شمول اسکی کرینگی جیسا کہ اس مثال مین کیا ہی اور اگر تقسیم مین تغیر ہوتا ہو جیسی میت اول ایک ابن ایک زوجہ سی اور ۲ بنت دوسری

زوجہ بہم پہنچتی چہوڑی اور ان بنات مین سی کوئی مرجاوی تو میت اول سے
میراث للذکر مثل حظ الانثیین بٹتی تہی اور اوسکی میراث اوس طرح نہ بٹی کیونکہ
اوسکی اخوات عینی کو ثلثان پہونچینگی اور اخ لاب کو باقی سو اسکا حکم ایسا ہی
ہی جیسی کہ وارث متوفی ہو اور تتمہ میت اول کی اور وارث چہوڑ سے

اور تفصیل اوس حکم کی یہہ ہی ؎ مرد گر وارثی تو مسئلہ اش
اول از وارثان او بہ کشش
بس سہامش ز میت اعلی
راست چون شد بمسئلہ فبہا
ش اگر کوئی وارث مرجاوی

اور ہنوز ترکہ تقسیم نہوا ہو تو مسئلہ اوسکا اوسکی وارثونکی موافق نکالا جاوی
بعد اوسکی دیکہین کہ جو کچہہ حصہ اوسی اوپر والی میت سی ملا ہی اوس مسئلہ پر
مستقیم ہی اور صحیح تقسیم ہوجاتا ہی یا نہین اگر صحیح تقسیم ہوجاوی تو پہر کچہہ اور عمل
کی احتیاج نہین مثال

مسئلہ ۸ زید
زوجہ ہند ۱ — عم عمرو ۳

مسئلہ ۳ عمرو متوفی
ابن ۲ — بنت ۱

عمرو کہ ایک وارث زید کا تہا قبل تقسیم ترکہ کی مرگیا اور اوسنی ایک ابن
اور ایک بنت وارث چہوڑی موافق ان وارثونکی اوسکی تصحیح مسئلہ ۳ سی ہی
اور میت اعلی یعنی زید کی تصحیح مین سی بہی اسکی ۳ نہین ۳ تہی سو اب یہان کچہہ اور
عمل کی احتیاج نہین اور ۳ کو اس تصحیح کی موافق تقسیم کردینگی ۲ ابن کو دینگی
اور ایک بنت کو ف جو کچہہ وارث کو اوپر کی میت سی ایک بطن یا کئی بطون

مین ملا ہو اوسی مافی الید کہتی ہین ؎ ورنہ این وفق مسئلہ یا کل
ضرب گردد در اولین بر حل
نیز در سہم وارثان علا

نش اور جو مافی الید احس وارث کا اس مسئلہ صحیح تقسیم نہو سکی تو دو حال سی خالی نہین یا مافی الید مین اور اس تصحیح مسئلہ مین موافقت ہوگی یا مباینت اگر موافقت ہو تو وفق مسئلہ کو اور جو مباینت ہو تو کل مسئلہ کو میت اعلی کی مسئلہ مین ضرب کرین اور یہی سب اوپر والی وارثونکی سہام مین ضرب کرین

عیرمیت ہمہ سہا مش مرا یا توو فقش بسہم ایشان آر		ضرب در سہم وارثانش دار بش سو انیست کی یعنی مجملہ وارثان

میت اعلی کی میت ثانی کی سہام مین کل مسئلہ یا وفق مسئلہ کی ضرب ہوگی اور میت ثانی کی سب سہام یعنی کل مافی الید کو اوسکی وارثون کی سہام مین ضرب کرین در صورت تباین اور وفق مافی الید کو اوسکی وارثونکی سہام مین ضرب کرین در صورت توافق حاصل حصہ ہر وارث کا ہوگا اوس تصحیح مسئلہ اعلی مین سہی جواب بعد ضرب کی قرار پائی ہی مثال

مسئلہ ۸ / ۲۴ / ۷۲
زید

زوجہ ہند	ابن خالد من بطن ہند	ابن بکر من بطن جمیلہ	ابن ولید من بطنہا ایضا	بنت سلمی من بطنہا ایضا
۱ / ۳ / ۹	۲ / ۶ / ۱۸	۲	۲ / ۶	۱ / ۳ / ۹

مسئلہ ۳ — تباین — بکر — مف یدہ ۲

اخ عینی ولید	اخت عینیہ سلمی
۲ / ۴	۱ / ۲ / ۶

مسئلہ — بالنصف ولید — مف یدہ ۱۰

بنت حمیدہ	بنت سعیدہ	بنت مجیدہ	بنت صالحہ	اخت عینیہ سلمی
۱ / ۵	۱ / ۵	۱ / ۵	۱ / ۵	۲

صالحہ	مجیدہ	سعیدہ	حمیدہ	سلمی	خالد	ہند
۵	۵	۵	۵	۳۵	۱۸	۹

الاخت ۱ المبلغ

شرح اس مثال کی یہہ ہی کہ زید میت اعلی تہا اوسنی ایک زوجہ ہند اور خالد ایک ابن بطن ہند سی اور ولید و بکر دو ابن اور سلمی ایک بنت بطن اور زوجہ ثانی جسکا نام جلیبہ تہا چہوڑی پس مسئلہ اوسکا ۸ سی ہوا ایک ہند کو ملا اور ۷ اولاد و یزدو دو بیٹونکو اور ایک بیٹی کو منقسم ہوگئی بعد اوسکی بکر قبل تقسیم ترکہ کی مرگیا اور اوسنی ولید اخ عینی اور سلمی اخت عینی کو وارث چہوڑا سو مسئلہ اوسکا ۵ سی ہوا ایک سلمی کو پہونچا اور ولید کو پہونچی اور اوسکی ہاتہہ مین میت اعلی سی ۲ تہی اوسمین اور اس مسئلہ یعنی ۳ مین مباینت ہی پس ۳ کو مسئلہ اولی یعنی ۸ مین ضرب کیا ۲۴ ہوئی اور اسیطرح ہند اور خالد اور ولید اور سلمی کی سہام مین ۳ کو ضرب کیا ہند اور سلمی کی ایک ایک کی تین تین اور خالد اور ولید کی دو دو کی چہہ چہہ ہوگئی اور اس میت کی وارثون کی سہام مین ۲ کو ضرب کیا پس سلمی کی ۲ ہوگئی اور ولید کی ۴ بعد اسکی ولید مرا اور اوسنی ۴ بنت چہوڑین حمیدہ سعیدہ مجیدہ صالحہ اور سلمی اخت عینی اور مسئلہ اوسکا ۶ سی ہوتا ہی ایک ایک حمیدہ وغیرہ چار بنت کو اور ۲ سلمی کو پہونچی ہین اور اوسکی پاس تقسیم سابق سی ابن ۲ بطن اول سی اوسکی پاس آئی ہی اور ۴ بطن دوم سی آئی ہین اور ۶ مین توافق بالنصف ہی پس وفق ۲ یعنی ۳ کو مسئلہ اولی اور جمیع سہام وارثان ماقبل میت ہذا مین ضرب کیا پس مسئلہ اولی کہ ۲۴ تہا ۷۲ ہوگیا اور ہند کی ۳ کی ۹ ہوگئی اور خالد کی ۶ کی ۱۸ ہوگئی

اگرچہ خالد اوسکا اخ لاب ہی موجود ہی لیکن وہ بسبب اخ عینی کی محروم ہی ۱۲ منہ

سلمی اخت عینی ...

اگر سلمی کی ہسکی ۴ اور بطن ثانی مین سلمی کی ۲ کی ۲ ہو گئی اور میت ہند کے وارثون کی سہام ۲ مین وفق مافی الید یعنی ۵ کو ضرب کیا تو ہر ایک کو یک حمیدہ وغیرہ بنات کی پانچ پانچ ہو گئی اور ۲ سلمی کی ۱۰ اپس تقسیم تمام ہو چو اور ہند اور خالد اور سلمی اور حمیدہ سعیدہ مجیدہ صالحہ جو زندہ ہین اونکو اوسیقدر جو انکی زیر نام مد الاحیاء کی تلی لکھہ دیا ہی پہونچتا ہی ف طریقہ لکھنی فرائض کا یہہ ہی کہ میت کی نام کہینچ کی اوسکی اوپر بیچ مین نام میت کا لکھتی ہین اور تلی اوسکی وارثونکو لکھہ کی نیچی ہر ایک کی نام لکھتی ہین اور ذوی الفروض کو مقدم لکھتی ہین اور بعد اسکی عصبات کو اسواسطی کہ پہلی ذوی الفروض کو دیکی جو بچی سو عصبات کو پہونچتا ہی اور ذوی الفروض مین زوجین کو مقدم لکھتی ہین اسواسطی کہ صورت رد مین اونی پہلی دیکی باقی مین رد ہوتا ہی اور لفظ مسئلہ کا سری پر مد میت کی لکھہ کی اوسپر عدد لکھتی ہین اور تلی ہر وارث کی عدد سہام کا تحریر کرتی ہین اور قریب منتہای مد میت کی لفظ فی یدہ لکھہ کی بعد اوسکی عدد مافی الید لکھہ دیتی ہین اور اگر مافی الید اور مسئلہ مین تباین ہو تو لفظ تباین اور اگر توافق ہو تو لفظ بالنصف یا بالربع یا بالثلث وغیرہ فیمابین لفظ مسئلہ اور نام میت کی مرقوم کرتی ہین اور سبب ضرب سی تغیر ہوتی ہی ایک لکیر عدد مسئلہ کی اوپر اور عدد سہام وارث کی تلی کہینچ کی عدد حاصل کو لکھہ دیتی ہین اور جو شخص اون وارثون مین مری اوسکی تلی ایک لکیر بصورت قوس کی کر دیتی ہین اور پہر اوسکی سہام کی ضرب نہین ہوتی اور بعد تمام ہونی بطون اکی مد الاحیاء کی کہینچ کی

اوسکی تحتی نام ان اشخاص کی جنکی مرنیکا ذکر ہوا ہے لکھہ کی جو کچھہ میراث کو
تجمیع بطون سی ملا ہو جمع کر کی نیچی اوسکی نام کی لکھہ دیتی ہین بعد اوسکی تجمیع
ارقام زیر الاحیاء کو جمع کر کی المبلغ کی ما و بما الاحیاء کی کہینچ کی اوسکی تلی
تحریر کرتی ہین اگر عدد زیر مبلغ اور مسئلہ میت اعلی مطابق ہون تو فرائض صحیح
ہی نہین تو غلط ہی غور کر کی سلطی نکال ڈالی اس کتاب مین واسطی تعلیم طریقہ
تحریر فرائض کی مثال اسی وضع پر لکھی گئی **ف** اگر مسئلہ اور ما فی الید مین
تداخل ہو پس اگر مسئلہ کثیر ہو تو اوسکا حکم موافقت کا سا ہی اور اگر ما فی الید
کثیر ہو تو صورت استقامت کی ہی اور مسئلہ پر وہ صحیح ہو جائیگا مثال

مسئلہ ۴ — زید

زوجہ ہند ۱	اخ عمرو ۳

مسئلہ ۶ — عمرو — فی یدہ ۳

ام سلمی ۱	اخ لام بکر ۱	اخ لاب خالد ۴

مسئلہ ۲ — خالد — فی یدہ ۴

ابن ولید ۲	سعید ۲

الاحیاء — للمبلغ ۸

ہند	سلمی	بکر	ولید	سعید
۲	۱	۱	۲	۲

عمرو کی ما فی الید یعنی ۳ سی مسئلہ اوسکا یعنی ۶ کثیر ہی لہذا حکم موافقت
جاری کیا اور وفق ۶ یعنی ۲ کو مسئلہ میت اعلی اور اوسکی وارثون کی سہام
مین ضرب کیا پس مسئلہ میت اعلی ۸ ہو گیا اور ہند کی سہام ۲ اور سہام

ولہذا ثانی عمر کو وفق ۳ یعنی ایک میں ضرب کیا پس جو تھی وہی رہی اور
باقی الید خالد کا یعنی ۴ اوسکی مسئلہ یعنی ۲ سی کم تر ہی لہذا اوسکی ارثون پر تصحیح نسبت کیا

فصل بارہوین بیان مین طریقہ تقسیم ترکہ کی ارثون پر یا قرضخواہون پر

م مال و تصحیح گر مباین شد	یا توافق در و معاین شد
بہمہ مال یا بوفق بود	ضرب سہم فریق یا مفرد

ش یعنی درمیان مال و تصحیح مسئلہ کی نسبت لحاظ کرنا چاہیئے کہ مباینت
ہی یا موافقت اگر مباینت ہو تو کل مال مین اور جو موافقت ہو تو وفق مال
مین فریق کی حصہ کو ضرب کرین اگر حصہ فریق کا دریافت کرنا منظور ہو اور
فرد کی حصہ کو ضرب کرین اگر حصہ فرد کا دریافت کرنا منظور ہو م

قسمت مبلغ است بر تصحیح	یا بوفقش کہ خارج است صحیح
حظ ہر دو چو کسر در مال است	مال و تصحیح را چو احوال است

ش یعنی حاصل ضرب کو درصورت تباین کل تصحیح پر اور درصورت توافق
وفق تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ دونو کا ہی یعنی حصہ فریق کا ہی
مال مین سی اگر فریق کی حصہ کو ضرب کیا ہی اور حصہ فرد کا ہی اگر حصہ فرد کو
ضرب کیا ہی اور جو مال مین کسر ہو تو مال اور تصحیح دونو کو کسر کرلین مطلب
یہہ ہی کہ جو کچھہ مال میت نی چہوڑا ہو از قسم دراہم یا دنانیر یا اور مال کہ حساب
اوسکا ہی باعتبار قیمت اوسکی دراہم اور دنانیر سی ہوتا ہی فیما بین عدد اوس
مال کی اور عدد تصحیح مسئلہ میت کی اگر مباینت ہو اور حصہ ایک فریق کا
منجملہ وارثان میت کی دریافت کرنا منظور ہو مثلاً بنات کا یا اعمام کا

اور حصہ فریق کو کل عدد مال میں ضرب کریں اور حاصل کو کل عدد تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ اوس فریق کا ہوگا اور اگر حصہ ایک فرد کا دریافت کرنا منظور ہو مثلاً ایک بنت کا یا ایک عم کا تو اوس فرد کی حصہ کو کل مال میں ضرب کریں اور حاصل ضرب کو کل تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ اوس فرد کا ہوگا مثال مسئلہ زید ترکہ ۷ دینار

۳ بنت ۲ عم

تصحیح ۶ اور مال میں ۷ مباینت ہی اور منظور دریافت کرنا حصہ ایک فریق کا مثلاً بنتین کا ہی پس اونکی حصہ یعنی ۴ کو کل مال یعنی ۷ میں ضرب کیا ۲۸ ہوئی اوسکو کل تصحیح یعنی ۶ پر قسمت کیا خارج قسمت ۴ اور دو ثلث ہی یہی حصہ بنتین کا مال سی یعنی ۷ دینار میں سی بنتین کو ۴ دینار اور دو ثلث دینار پہونچتی ہیں اور اگر دونو عم کا حصہ دریافت کرنا منظور ہو ۲ کو ۷ میں ضرب کریں پہر حاصل یعنی ۱۴ کو ۶ پر قسمت کریں خارج قسمت یعنی ۲ اور ایک ثلث حصہ عمین کا ہی اور اگر حصہ ایک فرد کا مثلاً ایک بنت کا دریافت کرنا منظور ہو تو ۲ کو کہ اوسکا حصہ ہی ۷ میں ضرب کرکی حاصل یعنی ۱۴ کو ۶ پر قسمت کریں پس خارج قسمت یعنی ۲ اور ایک ثلث دینار حصہ اوسکا ہی و علی ہذا القیاس اور اگر فیمابین عدد مال اور عدد تصحیح کی موافقت ہو اور حصہ ایک فریق کا دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فریق کی حصہ کو وفق مال میں ضرب کریں اور حاصل کو وفق تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ اوس فریق کا ہوگا اور اگر حصہ ایک فرد کا دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فرد کی حصہ کو وفق مال میں ضرب کرکی حاصل کو وفق تصحیح پر قسمت کریں خارج قسمت حصہ اوس فرد

اکا ہوگا بتا آن وہی اعیر والی مثال ہی جبکہ ترکہ ۱۰ دینار ہو تصحیح ہما امداد اور
توافق بالنصف ہی پس اگر حصہ بنتین کا دریافت کرنا منظور ہو ۴ کو لیہ یعنی
کہ اکا وفق ہی ضرب کرین اور حاصل یعنی ۲۰ کو ۲ پر قسمت کرین خارج قسمت
یعنی ۶⅔ اور دو ثلث دینار حصہ بنتین کا ہی ۱۰ دینا رمین سی آور اسی قیاس پر
حصہ عمین کا یا جس فرد کا چاہین نکال لین اور اگر مال مین کسر ہو تو مال اور
تصحیح کو ہی کسر کر لین یعنی جو کسر ترکہ مین ہو اوسی کسر کی جنس ہی عدد صحیح ترکہ
کا اور ہی عدد صحیح کو کر لین اور بعد اس کسر کر لینی کی جو عدد دونو مین حاصل ہو
اون دونو مین باہم نسبت لحاظ کر کی عمل کرین ف عدد صحیح کو از جنس
کسر کر لینا انہی اصطلاح حساب مین تجنیس کہتی ہین اور اس سی جو حاصل
ہو اوسی مجنس کہتی ہین اور طریقہ تجنیس کا یہہ ہی کہ جس عدد صحیح کا از جنس
کسر کرنا منظور ہو اوسی اوس کسر کی مخرج مین ضرب کرین پس اگر اس عدد
صحیح کی ساتھہ کوئی کسر نہین تو فقط یہی حاصل ضرب مجنس اوسکا ہی اور اگر
کوئی کسر ہی تو اس حاصل ضرب پر عدد کسر کو بڑہا لین مثلاً مثال مذکور مین اگر
ترکہ ساڑہی ۶ دینار ہو تو مجنس تصحیح کا ۱۲ ہوگا اور مجنس ترکہ کا ۱۳ اسواسطی
کہ کسر ان پر نصف ہی جب اوسکی مخرج یعنی ۲ مین ۶ کو ضرب کیا ۱۲ ہوئی
اور تصحیح مین ۶ کی ساتھہ کوئی کسر نہین پس ہی ۱۲ اوسکا مجنس ہی اور عدد ترکہ
بہی ۶ ہی اوس سی بہی ۱۲ حاصل ہوئی لیکن اوسکی ساتھہ کسر ہی یعنی ایک
نصف لہذا عدد کسر کو کہ ایک نصف تہا اوس پر بڑہایا ۱۳ ہوئی پہر نسبت
کو مابین ۱۲ اور ۱۳ اکی لحاظ کیا تباین پایا پس واسطہ دریافت کرنی حصہ عمیر

کی ۱۸ کو ۱۳ مین ضرب کرین کی اور حاصل یعنی ۲۶ کو ۱۲ پر قسمت کرینگی خارج قسمت
یعنی ۲ اور ایک سدس حصہ ابنین کا ہی اور واسطی دریافت کرنی حصہ بنتین
کی ۴ کو ۱۳ مین ضرب کرین کی او حاصل یعنی ۵۲ کو ۱۲ پر قسمت کرینگی خارج
قسمت یعنی ۴ اور ایک ثلث حصہ بنتین کا ہی اور اسی طرح حصہ ہر فرد کا ہم
نکال لین اور اگر ترکہ ۱۰ دینار اور دو ثلث ہو تو مجنس ترکہ کا ۳۲ ہوگا اور مخرج
تصحیح کا ۱۸ اور ان دونو مین موافقت بالنصف ہی لیس واسطہ دریافت
کرنی حصہ ابنین کی ۶ کو وفق ۳۲ یعنی ۱۶ مین ضرب کرین کی پہر حاصل یعنی ۹۶ کو
وفق ۱۸ یعنی ۹ پر قسمت کرینگی خارج قسمت یعنی ۱۰ اور ایک ثلث ہوا اور دو
تسع حصہ ابنین کا ہی اور واسطہ دریافت کرنی حصہ بنتین کی ۴ کو ۱۶ مین
ضرب کرین اور حاصل یعنی ۶۴ کو ۹ پر قسمت کرین خارج قسمت یعنی ۷ دینار
اور ایک تسع دینار حصہ بنتین کا ہی اور اسی طرح حصہ ہر فرد کا نکال لین ہم

دین و دائن چو سہم وارث گیر	۰	مجموع تصحیح دان دیون کثیر

یعنی قرض اور قرض دہندہ مانند حصہ اور وارث کی ہین اور مانند تصحیح کی
مجموع بہت سی قرضون کا یعنی اگر ایک شخص مری اور ترکہ اتنا چھوڑی کہ
سب قرض خواہون کا قرض اوس سی حصول ہو سکی تو ہر قرض خواہ بمنزلہ ایک
وارث کی قرار دیا جاوی اور قرض بمنزلہ سہم وارث کی اور مجموع سب قرضون
کا بمنزلہ تصحیح مسئلہ کی پہر نسبت درمیان اس مجموع کی اور مال متروکہ کی
لحاظ کرین اگر مباینت ہو تو ہر مقرض کی قرض کو کل مال مین ضرب کرین پہر
مجموع دیون کی عدد پر قسمت کرین اور اگر موافقت ہو تو وفق مال مین ضرب

کرکی وفق مجموع الدیون پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ رسدی دین مقرض کا ہی اون
مال مین سی مثال مجموع الدیون ۹

ترکہ ۷ دینار	زید	
بکر مقرض	خالد مقرض	عمرو مقرض
۲ دینار	۴ دینار	۳ دینار

۷ مین اور ۹ مین مباینت ہی لہذا واسطی دریافت حصہ رسدی عمرو کی
۳ کو ۷ مین ضرب کرینگی اور ۲۱ کو ۹ پر قسمت کرینگی پس خارج قسمت یعنی ۲ اور
ایک ثلث دینار حصہ رسدی عمرو کا نکلیگا اور جب چار کو ۷ مین ضرب کرکی
حاصل یعنی ۲۸ کو ۹ پر قسمت کرینگی خارج قسمت یعنی ۳ اور ایک تسع دینار
حصہ رسدی خالد کا نکلیگا اور جب ۲ کو ۷ مین ضرب کرکی ۱۴ کو ۹ پر قسمت
کرینگی خارج قسمت یعنی ایک اور ایک ثلث اور دو تسع دینار حصہ رسدی
بکر کا نکلیگا اور اسی مثال مین اگر مال ۶ دینار ہو تو تصحیح یعنی ۹ کی ساتھہ مال کو
نسبت موافقت بالثلث ہی تو ہر قرض کو ۲ مین کہ وفق مال ہی ضرب
کرینگی اور حاصل کو ۳ پر کہ وفق مجموع الدیون ہی قسمت کرینگی خارج قسمت حصہ رسدی ہوگا پس
حصہ رسدی عمرو کا ۲ دینار اور خالد کا دو اور دو ثلث دینار اور بکر کا ایک اور ایک
ثلث دینار نکلیگا

فصل تیروین بیان مین میراث خنثی کی

خنثی وسی کہتی ہین جو عضو مردی اور عضو زنی دونو رکھتا ہو یا دونو مین سی
ایک بہی نرکہتا ہو پہر اگر کسطرح پر جانب مردی یا زنی غالب ہو جاوی مثلاً آلہ
مردی سی پیشاب کری اور آلہ زنی سی نکری یا بالعکس یا مردونکی طرح وطی کری
یا عورتونکی طرح وطی کراوی یا کسی اور طرحسی تو جس جانب کا غلبہ پایا جاوی
وہی وہ ٹہریگا اور اگر کوئی جانب غالب نہو مثلاً دونو عضو سی

پیشاب بھی کرے یا کوئی عضو نہ رکھتا ہو اور پیشاب کی جگہ ایک سوراخ ہو کر
سب کے عضو کی نسبت پر نہیں تو وہ سب خنثے مشکل ہے م

آنکہ مشکل بود دگر سوا		بجست از مرد و زن بود خنثی

ش یعنی خنثی کو اگر مشکل ہو وہ قرار دینگے جو صورت نقصان کی ہو یعنی
اگر مرد ٹھہرانے سے اوسے کم ملے یا کچھ نملے تو اوسے مرد ٹھہرائینگے اور جو عورت
ٹھہرانے سے اوسے کم ملے یا کچھ نملے تو اوسے عورت ٹھہرائینگے اور اگر مشکل نہو تو
برابر نہیں ہونگے اگر غلبہ جانب مردی کا ہے سب مردونکی برابر اوسے میراث
ملیگی اور اگر غلبہ جانب زنی کا ہے تو سب عورتونکی برابر مثال اسکی کہ عورت
ٹھہرانے سے خنثی کو کم ملے مسئلہ (ابن — خنثی) یہاں خنثی کو بنت ٹھہرا
مثال اسکی کہ عورت قرار دینے سے خنثی کو کچھ نملے مسئلہ (ابن عم — خنثی ولد العم)
یہاں اگر خنثی کو مذکر ٹھہراویں وہ بھی ایک ابن عم ہوا اوسکو مثل ابن عم اول
کی میراث ملی اور جو مونث ٹھہراویں وہ بنت عم ہوا اور بنت عم ذوی الارحام
سے ہے اوسے ساتھ ابن عم کے کہ عصبہ ہے کچھ نہیں ملتا پس خنثی
کو یہاں مونث قرار دینگے مثال اسکی کہ مذکر ٹھہرانے سے خنثی کو کم ملے
مسئلہ

خنثی لاب	اخت لام	ام	زوج
[illegible]	۱	۱	۳

یہاں خنثی کو مذکر قرار دیا پس وہ ولد لاب عصبہ ہوا اور اوسے ایک جو اصحاب
فرائض سے بچ رہا تہا پہونچا اور اگر اوسے مونث قرار دیں وہ اخت لاب
ذوی الفروض قرار پاوے مستحق نصف کی اور مسئلہ ۸ کی طرف عول کریں اور

اوس جہت سے ۳ اسے ہم و تخیین لیس یہان مذکر ٹھہرانے مین خنثی کا نقصان ہی لہذا وہ مذکر قرار دیا یا مثال اسکی کہ مذکر ٹہرانے سی خنثی کو کچھہ نہ ملتا

مسئلہ

زوج	اخت عینی	خنثی لاب
۳	۳	م

اس مسئلہ مین اگر خنثی کو عورت قرار دین وہ اخت لاب ذی فرض ہوگی سدس پاویگی اور مسئلہ سی بطور عول کی ہوجاویگی اور جو مذکر قرار دین تو وہ اخ لاب عصبہ ہوا اور ذوی الفروض سی جب کچھہ نہ بچی عصبہ محروم رہتا ہی اوسکی لئی عول نہین ہوتا لہذا خنثی یہان مذکر ٹہرا فصل چھبیسوین میراث

حمل کی بیان مین		حمل اکثر است از زن و مرد

نٹن حصہ حمل کی واسطی رکھہ چھوڑین جو زیادہ ہو اگر مرد کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ مرد کی اور اگر عورت کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ عورت کی مثال مرد کی حصہ زیادہ ہونی کی مسئلہ ۲ ابن حمل یہان اگر حمل کو مذکر ٹہراوین تو اوسے نصف ترکہ ملی اور اگر مونث ٹہراوین تو ثلث لہذا مرد کا حصہ یعنی نصف ترکہ رکھہ چھوڑینگی مثال عورت کی حصہ زیادہ ہونیکی

مسئلہ

زوج	ام	اخت لام	حمل از اب
۳	۱	۱	۳

یہان حمل کو اگر مونث ٹہراوین تو وہ اخت لاب ہو اصحاب فرائض مین مستحق نصف کی اور مسئلہ ۸ سے ہو اور اگر مذکر ٹہراوین اخ لاب ہو عصبہ مستحق باقی کا اصحاب فرائض سی یعنی ایک کا ۶ مین سی پس مونث

کا حصہ رکہہ چہوڑینگی یعنی دسی مسئلہ کرکی اوسمین سی ۲ رکہہ چہوڑینگی م

لیک اخذ کفیل باید کرد | ش لیکن ضامن لی لینا چاہئی

اسباب کی لئی کہ اگر حمل ایک سی زیادہ متولد ہو مثلا دو ابن پیدا ہوون یا دو بنت تو استحقاق اونکا اوسقدر سی جو رکہہ چہوڑا گیا ہئی زیادہ ہوگا پس ضامن کفیل ہو اس کا کہ جسقدر اور استحقاق حمل کا ہوگا وارثو نسی

مین واپس کرا دونگا م | گر رسید مستحق اوفبہا
ورنہ باقی بوارث است سزا | ش اگر مستحق اوس حصہ کا

پیدا ہو تو بہتر ہئی اپنا حصہ لی لی اور اگر وہ نہ پیدا ہو بلکہ کم والا پیدا ہو مثلا حصہ ابن کا رکہا گیا تہا اور بنت پیدا ہوئی تو جسقدر بنت کا حق ہئی اوسی بچی باقی وارثونکو موافق اونکی حصص کی دیدین اور اسیطرح اگر ایسا شخص پیدا ہو کہ اوسی کچھہ ملتا ہو مثلا حصہ ابن الاخ کی لئی رکہہ چہوڑا تہا اور بنت الاخ پیدا ہوئی اس مثال مین

مسئلہ		
زوجہ	ابن الاخ	حمل بنت الاخ
۱	۳	

پس یہہ کل حصہ وارثون پر منقسم ہو جائی کا اور اس مولود کو کچھہ نہ ملیکا م

حمل میت جو زاد بر اکثر | وارث و مورث است اینہا

ش حمل جو میت سی ہو اگر اکثر مدت تک پیدا ہو تو وارث ہئی اوس میت سی اوسی میراث ملیگی اور جو مورث ہئی یعنی اگر بعد پیدا ہونی کی مرجای تو اوس سی اور لوگونکو باعتبار اسی قرابت کی میراث ملیگی اور جو اکثر مدت سی زیادہ پر پیدا ہو تو نہ وارث اوس میت کا اور نہ اس قرابت سی مورث ہو **ف** اکثر مدت حمل کی دو برس ہئی اگر دو برس تک بعد

سوبت ایک شخص کی اوسکی وجہ سی لڑکا پیدا ہوا اونکا نسب اوس میت
سی ثابت ہوگا یعنی وہ اوس میت کا بیٹا قرار پاویگا اور اونکو اوس میت
سی میراث ملیگی اور باعتبار اس قرابت کی اور ونکو اوس سی میراث ملیگی
اور جو بعد زیادہ مدت کی دو برس سی پیدا ہو تو اوسکا نسب اوس میت سی
ثابت نہوگا نہ اوسی میت سی میراث ملیگی اور نہ اوس سی باعتبار اس قرابت

کی کسی اور کو میراث ملیگی م
ارث گیرد نہ بر تعلقش زاد

حمل غیر بشش چو بزاد قالش زاد
شش حمل غیر میت کا جو اقش

مدت حمل پر پیدا ہو میراث پاویگا جو اقل سی زیادہ پر پیدا ہو اقل مدت حمل
کی ۶ مہینی ہین پس اگر ایک شخص مری اور مثلا اوسکی بہائی کی زوجہ حاملہ ہو
اور مستحق اوسکی میراث کی اولاد اخ ہون اگرچہ چہہ مہینی پر یا چہہ مہینی کی اندر
بعد مرنی اس شخص کی وضع حمل ہو تو وہ اس میت سی میراث پاویگا اور
جو چہہ مہینی سی زیادہ پر پیدا ہو تو اوسی اس میت سی میراث نہ ملیگی م

طفل گر باو ناف یا سر و بر
زندہ زاد و بمرد وارث بر

شش لڑکا اگر سر اور ناف یا سر اور سینہ زندہ پیدا ہوا اور مر گیا تو وارث
ہی ف لڑکا یا سیدہا پیدا ہوتا ہی کہ پہلی اوسکا سر نکلتا ہی پہر باقی بدن یا الٹا
پیدا ہوتا ہی پہلی پانو نکلتی ہین پہر باقی بدن پس اگر سیدہا پیدا ہونی مین لڑکا مر گیا
تو اوسکا یہہ حکم ہی کہ اگر سیدہا پیدا ہوا اور سینہ نکلتی تک زندہ تہا تو وارث
ہوگا اور اگر الٹا پیدا ہوا اور ناف نکلتی تک زندہ تہا تو وارث ہوگا اور
اگر پہلی صورت مین فقط سر نکلتی ہی تک زندہ تہا اور سینہ نکلنی سی پہلی مر گیا

اور جو دوسری صورت مین یا بعد تقسیم کے زندہ تہا اور پہر تقسیم کے پہلی مر گیا تو وارث ہوگا وقف اوسکی وارث قرار دینی پر تہا اور مترتب ہی کہ جو حصہ اوسکی لئی موقوف ہوگا اوسی پہونچ کر اوسکا ہیر و کہ تہری پذیر تقسیم ہوگا اور جب وارث نہ ٹہریگا تو وہ حصہ موقوفہ اگلی میت کی ارث مین مسترد ہو جاویگا اور باعتبار سہام اونکی اوس میت سی اونہین تقسیم ہو جاویگا

فصل پندرہوین میراث مفقود کی بیان مین

مفقود اوسی کہتی ہین جو گہر سی چلا جاوی اوسکی حیات و ممات کی خبر معلوم نہو

مال مفقود را معطل گو ۔ تا نود سال از ولادت او

شرح مال مفقود کا معطل رہی نوہ برس تک اوسکی پیدایش سی یعنی جو شخص مفقود ہو گیا ہو جب تک اوسکی پیدا ہونی سی نوہ برس نگذرین اوسکا مال رکہا رہی تقسیم نہو پس اگر دیہہ برس کی عمر مین مفقود ہوا ۸۰ برس اور اوسکا مال رکہا رہی اور اگر ۳۰ برس کی عمر مین مفقود ہوا ۶۰ برس اور اوسکا مال رکہا رہی علی ہذا القیاس

ہمچنین حظ او ز غیر شمار ۔ ۔

شرح ایسی ہی حصہ اوسکا غیر سی معطل ہی یعنی جب تک نوہ برس مفقود کی ولادت سی نگذرین جو کچہہ اوسکو کسی مورث سی کہ ایام غیبت اوسکی مین ملنی حصہ پہونچی وہ بہی معطل رکہا رہی

زندہ او بمال و مردہ در حظ ۔

شرح یعنی مفقود نوہ برس تک اپنی مال مین حکم زندہ کا رکہتا ہی اور جس قسمت حصہ کی جو اوسکی لئی غیر کی میراث مین سی معطل رکہا جاوی حکم مردہ کا رکہتا ہی

پس بود مال وارثان لے ۔ حظ بگردان بہ وارثان ما

ہش پس مال اوسکا الی حالی کی وارث کو اوحصہ پہر جاوی ہوبہ والی وارث کو بعنیہ
جب کہ نوہ برس گذر جائین حکم موت مفقود کا کیا جاوی اب میراث اوسکی
اون وارثونکو ملیگی جو حال مین موجود ہین اور جو اس سی پہلی مرگئی اونکو میراث
نملیگی اسواسطی کہ ایام مفقودی کی نوہ برس تک مفقود کی ولادت سی
اوسی حکم زندہ کا ہی اپنی مال مین پس جو لوک کہ اس عرصہ مین مری گویا اوسکی
حیات مین مری اور جو حصہ اوسکی واسطی کسی مورث سی معطل رکہا گیا ہو
وہ واپس ہوجاوی کا اوسی مورث کی وارثونپر مفقود کی وارثونکو اوس مین سی
کچہہ نملیگا اسواسطی کہ اوس حصہ کی نسبت مفقود کو ایام غیبت مین
حکم مردہ کا ہی پس گویا کہ وہ مورث بحالت موت مفقود کے مرا

فصل سولوین میراث مرتد کے بیان مین م

مکر از دین ملک بر گردد		نبود وارث کسے مرتد

ش م ت یعنی وہ کہ دین اسلام سی پہر گیا ہو کسی کا وارث نہین ہوتا
نہ مسلمان کا نہ دوسری مرتد کا نہ کافر کا مگر یہہ کہ ایک ملک کی سب لوک
مرتد ہوجاوین تو وہ آپس مین ایک دوسری کی وارث ہونگی ملک سی
مراد یہہ کہ ایک بستی یا ایک پرگنہ یا ایک ضلع کی سب لوک مرتد ہوجاوین

کسب زن کسب مرد و اسلام		یہہ مراد نہین کہ سارے ولایت کی م
ش مال عورت مرتدہ کا		بمسلمان دگر نہ حق عوام

مطلقا اور مال مرد مرتد کا جو اوسنی حاصل کیا ہو حالت اسلام
مین اوسکی وارث مسلمین کو پہونچیگا اور جو ایسا نہو یعنی مال مرتد کا

جنون و مستی حالت ارتداد مین حاصل کیا ہو وہ حق ہی عوام مسلمین کا یعنی بیت المال
مین رکھا جاتا ہی اور مصالح مسلمین مین صرف ہو **ف** مرتد جب دار الاسلام کو چہوڑ
چلا جاتا ہی اور دار الحرب مین جا رہتا ہی اور قاضی حکم کر دیتا ہی اسبات کا کہ وہ دار الحرب مین جا ملا
یہانسی یہ جلا وطن ہو گیا ہی تب گویا کہ وہ مر گیا اور موقوف سب احکام موت کی جاری ہو جا
وینگی اور یہانکا مال اوسکی وارث مسلمین کو حسب شرح صدر ملیگا **ف** مرتد کی
شوہر کو میراث اوسکی مال مین نہین ملتی اسواسطی کہ بمجرد ارتداد کی وہ اپنی شوہر سی بائن
ہو گئی اور اسکی وجہ یہی ہی پس بوقت موت یا لحوق بدار الحرب وہ اوسکا زوج نہین کہ
میراث پاوی

فصل سترہوین میراث اسیر کی بیان مین

حکم مفقود گشتہ است عیان		حکم اسیری بجہل حال بدان

ش جن مسلمانونکو کہ کفار دار الحرب کی اسیر کر کی لیجاوین اور پہر اونکا حال کچھ
معلوم نہو حکم اونکا مثل مفقود کی ہی اور اگر حال معلوم ہو تو مثل سب مسلمانونکی ہی
ہزاران ہزار شکر جناب پاک رب العزت کو کہ یہہ شرح محض اوسکی توفیق و عنایت سی
انجام کو پہونچی اور مطالب علم فرائض کی اسمین بکمال توضیح مع مثالونکی درج
ہوئی بفضلہ تعالی اس کتاب کی ناظرین کو احتیاج اور کتاب کی واسطی تحریر مسائل
فرائض کی نہوگی توقع سی مطالعہ فرمانیوالون سی یہہ ہی کہ حضرت مصنف
اور مترجم قلیل البضاعت کثیر الجنایت کو بدعای خیر یاد کرین اللہم اعل
درجات المصنف فی الجنان وارزقنی خیر الدارین یا رحمن واغفر لی
ولوالدی ولاساتذتی ولجمیع المسلمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ اجمعین تمام شد

ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه
ملخصات الحساب
در مطبع مصطفائی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ سریع الحساب ٭ والصلوۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ
الاطیاب ٭ پوشیدہ نرہے کہ جب یہہ نیازمند بارگاہ رب صمد المتعصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد
تصنیف کتاب علم الفرائض سے فارغ ہوا اور وہ کتاب بفضلہ تعالی علم فرائض مین جامع اور مغنی
اور کتب فرائض سے ہوئی مناسب معلوم ہوا کہ ایک رسالہ مختصر علم حساب مین بھی تالیف کرے اسواسطے
کہ کمال علم فرائض کا بے علم حساب کے ممکن نہین اور بغیر معلوم ہونے قواعد ضروریہ حساب کے تحریر فرائض
دشوار ہے اور رسائل علم حساب کے اکثر زوائد پر مشتمل ہین جنکے ادراک کی ضرورت اہل فرائض کو نہین
لہذا یہہ رسالہ مختصر تحریر کرتا ہے اسمین فقط وہی قواعد جو اہل فرائض کے کام آوین اور اصول
حساب کے جو ہین قواعد مین بکمال تلخیص درج کرتا ہے اور اسی وجہ سے اور نیز باین جہت کہ سنہ ہجریہ
مین اتفاق اسکی تصنیف کا ہوا نام اس رسالہ کا ملخصات الحساب رکھا اور یہہ رسالہ مشتمل ہے ایک
۱۲۶۳
مقدمہ اور دو باب اور خاتمہ پر **مقدمہ بیان مین طریقۂ تہجی ہندسہ کی** جاننا چاہیے
کہ حکماء ہند نے نو رقمین واسطے اعداد کے مقرر کی ہین ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ اسطرح پر کہ جب یہہ اول مرتبہ مین
واقع ہون یکائی ہون اور انکو آحاد کہتے ہین اور جب دوسری مرتبہ مین واقع ہون دہائی ہون اور انکو
عشرات کہتے ہین اور جب تیسری مرتبہ مین واقع ہون سیکڑے ہون اور انکو میات کہتے ہین اور جب

جو تھی مرتبہ مین ہون ہزار ہون یعنی الوف کہتی ہین اور اسیطرح پانچوین مرتبہ مین دس ہزار اور چہٹے
مرتبہ مین لاکہہ اور ساتوین مرتبہ مین دس لاکہہ اور آٹھوین مین کرور اور نوین مین دس کرور اور دسوین مین
ارب اور گیارھوین مین دس ارب اور بارھوین مین کہرب اور تیرھوین مین دس کہرب اور چودہوین
مین نیل اور پندرھوین مین دس نیل اور سولہوین مین پدم اور سترھوین مین دس پدم اور اٹھارہوین
مین سنکہہ اور انیسوین مین دس سنکہہ چنانکہ یہہ عبارت اکن دہاین سینکڑے ہزار دہ ہزار لکہن دہ لکہن کرورن
دہ کرورن اربن دہ اربن کہربن دہ کہربن نیلن دہ نیلن پدمن دہ پدمن سنکہن دہ سنکہن اسی قاعدہ کی
طرف اشارہ ہی مثلاً اگر پہلی مرتبہ مین ہو یعنی اوس سی پہلی اور کوئی عدد نہو اور نہ کوئی صفر ہو تو ایک ہو گا
اور جو دوسری مرتبہ مین ہو یعنی اوس سی پہلی صفر ہو جیسی ۱۰ یا کوئی عدد جیسی ۱۵ تو یہہ ایک دہائی ہو گا
یعنی اس لیے ۱۵ مین ۵ پہلی مرتبہ مین ہین اس لئی ۵ ہوتی اور ۱ دوسری مرتبہ مین ہی وہ دس ہوئی
پانچ اور دس ملکی ۱۵ ہو گئی اور جو تیسری مرتبہ مین ہو جیسی ۱۰۰ یا ۱۲۵ تو سیکڑہ ہی اور جو چوتھی مرتبہ
مین ہزار جیسی ۱۰۰۰ یا ۱۱۱۵ اور پانچوین مرتبہ مین دس ہزار جیسی ۱۰۰۰۰ یا ۱۰۱۶۷ اور اسیطرح آخر تک
اور ۲ پہلی مرتبہ مین دو ہی اور دوسری مرتبہ مین بیس جیسی ۲۰ یا ۲۵ اور تیسری مرتبہ مین دو سے
جیسی ۲۰۰ یا ۲۱۵ اور چوتھی مرتبہ مین دو ہزار جیسی ۲۰۰۰ یا ۲۰۲۵ اور اسیطرح آخر تک اور ۳ سب پہلی
مرتبہ مین تین ہو گا اور دوسری مرتبہ مین تیس اور تیسری مرتبہ مین تین سو ہی و علیٰ ہذا القیاس **ف** صفر حساب
کی اصطلاح مین نقطہ کو کہتی ہین جو حفظ مرتبہ کی لئی لکہا جاتا ہی اور دستور یہہ ہی کہ اگر بڑا عدد لکہنا
منظور ہو اور اوس سی پہلی کوئی عدد نہو تو جتنی مرتبہ اوس سی پہلی ہون اتنی نقطہ اول مین لکہہ دیتے
ہین جیسی ۱۰ اور ۲۰ اور ۳۰ کہ ان مین ایک نقطہ لکہدیتی ہین اس واسطی کہ آحاد کا مرتبہ خالی ہی یا
۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ کہ انمین دو نقطی اول مین لکہدیتی ہین اس واسطی کہ آحاد و عشرات خالی ہین اور ۱۰۰۰ ۲۰۰۰
۳۰۰۰ کہ ان مین بسبب خالی ہونی آحاد و عشرات و مایات کی ۳ نقطی لکہدیتی ہین و علیٰ ہذا القیاس
اور جب اوس سی پہلی کوئی عدد ہو جیسی ۱۲ یا ۲۶ یا ۱۱۵ تو اون عددونکی سبب سی بڑا عدد اپنی مرتبہ مین
ہوتا ہی اور نقطونکی ضرورت نہین ہوتی اور اگر اوس عدد سی پہلی بعضی مراتب مین عدد ہو اور بعضی مین نہو تو جن مرتبونکا

مین عدد نہو وہان نقطہ رکھدینگی مثلاً ۵۰ یا ۲۰۶ یا ۴۰۰۲ یا ۲۴۰ یا ۴۰۰۵ پہلی اور دوسری مین عشرات کا مرتبہ خالی ہی اور تیسری مین آحاد کا اور چوتہی مین الوف کا اون مراتب مین نقطہ لکھدیا **ف** عدد کی دو قسم ہین صحیح اور کسر صحیح پورنی عدد کو کہتی ہین جیسی ایک یا ۵ یا ۱۵ اور کسر حصہ اور ٹکڑہ کو کہتی ہین جیسی نصف یعنی آدہا یا ربع یعنی چوتہائی یا ثلث یعنی تہائی اگرچہ اہل فرائض کو دریافت حساب کسور سے بہت ضرورت نہین لیکن اکثر مقامون پر ادراک قواعد کسور کا اہل فرائض کو بہت معین ہوتا ہی اور کتاب علم الفرائض کی فصل بارہوین مین بعضی حسابات کسور کا ذکر ہی لہذا اس کتاب مین ہر واحد کی لئی ایک باب مقرر کیا اور بنظر اس بات کی کہ اصل حساب صحاح کا ہی اور قواعد کسور کی قواعد صحاح پر موقوف ہین لہذا باب صحاح کو مقدم کیا **باب اول حساب صحاح کی بیان مین** اس باب مین چہہ فصلین ہین **فصل اول جمع کی بیان مین** دو عدد یا زیادہ عددون کی اکہٹا کرنی کو جمع کہتی ہین جیسی ۸ اور ۶ کہ ۱۴ ہوتی ہین یا ۲۰ اور ۵ کہ ۲۵ ہوتی ہین طریقہ جمع کا یہہ ہی کہ دو عدد یا جسقدر اعداد کا جمع کرنا منظور ہو اونکو تلی اوپر لکہین اس طرح پر کہ آحاد اونکی مقابل آحاد کی ہون اور عشرات مقابل عشرات کی اور میات مقابل میات کی اور الوف مقابل الوف کی اور اسیطرح آخر تک اور نیچی سب کی ایک لکیر کہینچین پہر سیدہی طرف سی شروع کرکی ہر مرتبہ کو ساتہہ اپنی مقابل کی جمع کرین اگر دس سی کم حاصل ہو تو اوسی تلی اوس لکیر کی بمقابلہ ان دونون کی لکہدین اور اگر کوئی دہائی حاصل ہو تو صفر لکہین اور عدد دہائیون کا اگلی مرتبہ پر بڑہادین اور اگر دہائی سی زیادہ حاصل ہو تو قدر زائد کو لکہدین اور دہائی کو اگلی مرتبہ پر بڑہادین اسیطرح آخر تک عمل کرین اگر اخیر مین کوئی دہائی باقی رہی تو عدد اوسکا آخر مین لکہہ دیوین مثال $\frac{\text{۳۵۴۶ / ۹۹۷۵}}{\text{۱۹۳۰۵}}$ اور اگر کسی عدد کی مقابلہ مین فقط صفر ہو یا وہ عدد آخر مین ہو کہ اوسکی مقابلہ مین کچہہ نہو تو اوس عدد کو بعینہ سطر جمع مین نقل کرین جیسے $\frac{\text{۳۲ / ۴۰}}{\text{۴۳۴۲}}$ اور جہان دہائی بچی اور اگلا مرتبہ سب صفر ہون تو اوس دہائی کو بمقابلہ صفرون کی لکہدینا چاہئی جیسی $\frac{\text{۹۱ / ۷}}{\text{۱۱}}$ اور اگر جمیع سطور اعداد مین مقابل صفر ہون اور اوپر سی دہائی بچی ہو تو اونکی فقط ایک صفر لکہدین جیسی مثال جمع زیادہ عددون کی جنمین ایک دہائی سے

۲۰۳
۲۰۲
۲۰۳
۷۳۰۱

زیادہ عند الجمع حاصل ہو ۔ ۱۵۲۱ طریقہ امتحان جمع کا یہہ ہی کہ بلی لحاظ مراتب کی اعداد مجموعہ میں سی نو نو طرح کرین جو باقی رہی اوسی میزان کہتی ہین اوسی یاد رکھین اور اسی طرح حاصل جمع مین سے طرح کرین اس مین سی جو باقی رہی اگر پہلی باقی کی برابر ہی تو حساب غالبا صحیح ہی نہین تو خطا ہی مثلا پہلی مثال مین اعداد مجموعہ مین ۵ بچتی ہین وہی حاصل جمع کی میزان ہی اور مثال دوسری مین ۲ دو نو کی میزان ہی اور اخیر مثال مین دو نو مین کچھہ نہین بچتا **فصل دوسری تضعیف کی بیان مین** تضعیف یعنی دونا کرنا عدد کا حقیقت مین یہہ بہی جمع ہی کہ عدد اپنی مثل کی ساتھہ اکہٹا کیا جاتا ہی اور طریقہ اسکا بعینہ طریقہ جمع کا ہی مگر دو سطر لکہنی کی اسمین کچھہ ضرورت نہین جس عدد کا دونا کرنا منظور ہو اوسی لکھہ کی اوسکی تلی لکیر کہینچ کی سیدہی طرف سی شروع کرکی ہر مرتبہ کو دونا کرجاوین اگر کم دہائی سی حاصل ہو تلی لکیر کی لکہین اور جو دہائی حاصل ہو نقطہ لکہین اور دہائی کو اگلی مرتبہ کی دونی پر بڑہاوین اور جو دہائی سی زیادہ حاصل ہو زیادہ کو لکھہ کی دہائی کو اگلی مرتبہ کی ضعف پر زیادہ کرین اور اسی طرح آخر تک عمل تمام کرین مثال ۷۶۵۲ / ۱۵۳۰۴ اور صفر ابتدا کا اور وسط کا جسکی اوپر سی کوئی دہائی محفوظ نہو بعینہ تلی لکیر کی نقل کیا جاوی اور جس صفر کی اوپر سی دہائی محفوظ ہو اوسکی تلی وہ دہائی لکھہ دیجاوی مثال ۷۰۶۰۱ / ۱۴۱۲۰۲ طریقہ امتحان تضعیف کا یہہ ہی کہ نو نو کو عدد مضعف مین سی طرح دین جو باقی رہی اوسی دونا کرکی یاد رکہین اگر ۹ سی کم ہو اور جو زائد ہو اوس مین سی بہی ۹ کو طرح دیکی باقی یاد رکہین پھر اسی طرح ضعف مین سی نو نو طرح دین اگر باقی پہلی باقی کی برابر ہو تو غالبا عمل صحیح ہی نہین تو خطا چنانچہ مثال اول مین ۴ دو نو کی میزان ہی اور مثال دوم مین ایک دونو کی میزان ہی **فصل تیسری تنصیف کی بیان مین** تنصیف کی معنی آدہا کرنا عدد کا اور طریقہ سہل واسطی تنصیف کی یہہ ہی کہ عدد کو لکھہ کی اوسکی تلی خط کہینچ کی بائین طرف سی شروع کرکی ہر عدد کی نصف کو اوسکی تلے لکہین اگر جفت ہو اور عدد طاق مین سی ایک کم کرکی باقی کا نصف اوسکی تلی لکہین اور صورت ایک کا اوس طاق پر لکھہ کی اوسکو ما قبل سی مرکب کرین اور اس مرکب کا نصف جو پہلی عدد سی سیدہی

طرف لکھین اور اسی طرح عمل تمام کرین مثال … اگر عمل تمام ہونی کی وقت نصف نیچ رہے تو صورت نصف کی یعنی ۵ اوس کی تلی پہلی مرتبہ عدد حاصل کی لکھدین مثال … اور اگر ابتدا مین یا وسط مین ایک کی صورت ہو اور ما بعد سی مرکب نہو تو اوسکی تلی صفر لکھین اور پہلی صورت مین صورت نصف تلی پہلی مرتبہ عدد حاصل کی لکھدین مثال … اور دوسری صورتمین اس ایک کی صورت کو ماقبل سی مرکب کرکی اوسکا نصف ماقبل صفر کی لکھین مثال … اور اگر ایک کی صورت آخر مین ہو تو اوسکو ماقبل سی مرکب کرکی نصف ماقبل کی نیچی لکھین اور اوس کی تلی خالی چھوڑدین کچھ ضرورت صفر کی نہین مثال … صفر اگر ما بعد سی مرکب نہو بعینہ زیر خط نقل کیا جای اور اگر ما بعد سی مرکب ہو تو اوسکی نیچی نصف اوس مرکب کا کہ ۱ ہوتی ہین یعنی ۵ ہو کا مثال ۲۶۴ ۵ ۱

فصل چوتھی تفریق کی بیان مین

تفریق ایک عدد کی نکال ڈالنی اور کم کرنی کو دوسری عدد سی کہتی ہین جیسی ۷ مین ۴ کم کئی ۳ رہی یا ۵ مین ۴ کم کئی ایک رہا طریقہ تفریق کا یہہ ہی کہ کم عدد کو تلی اور بڑی عدد کو اوپر لکھین اور تلی والی عدد کو منقوص اور اوپر والی کو منقوص منہ کہتی ہین اوسیطرح کہ مراتب ایک کی دوسری سی مقابل ہون اور تلی دونو کی لکیر کھینچی سیدہی طرف سی شروع کرکی ہر مرتبہ کو اپنی مقابل سی کم کرین اور باقی کو زیر خط اونکی مقابل لکہین اور اگر کچھہ نبچی تو صفر لکھدین اور اگر اوپر والا عدد کم ہو تو اوس پر دس بڑہا کی تلی والی عدد کو اوس سی کم کرین اور اوپر کی اگلی مرتبہ سی ایک کم کرکی باقی کی صورت اوسپر لکھدین اور اس باقی سی اسکی مقابل کو کم کرین مثال ۲ ۳ … اور اگر ایسی صورت مین اوپر والی عدد کی بعد ایک صفر یا کئی صفر ہون تو سب صفرون پر ۹ کی صورت لکھدین اور ان صفرون کی تلی والی عددون کو اس ۹ سی کم کردین اور ما بعد صفرون کی جو عدد ہو اوس سی ایک کم کرکی باقی اوس پر لکھدین اور اوسکی تلی والی کو اس باقی مین سی کم کرین مثال … اگر دونو سطرون مین متقابل صفر ہون ایک صفر زیر خط لکھدین مثال … اور اگر تلی کی عدد کی مقابل اوپر صفر ہو تو اوس عدد کو دس سی کم کرکی باقی زیر خط لکھدین اور ما بعد صفر کی عدد سی ایک کم کرکی باقی اوس پر لکھہ کی عدد تحتانی اوسکا اس باقی سی کم کرین مثال … اور جو بعد اوس صفر کی کوئی اور صفر ہو تو اون صفرون پر ۹ کی صورت لکھدین اور عدد ما بعد صفر

سے ایک کم کرکے باقی اوسپر لکھدین اور اعداد تحتانیہ آگے ۹ سے اور باقی سے کم کرتے جائین مثال
[illegible] اور اگر تلے والا عدد زیادہ ہو اور اوپر والا کم اور بائین طرف اوسکی متصل یا بعد اصفار
کے ایک ہو تو اس ایک پر صفر لکھدین اگر وسط مین ہو اور اوسکی مقابل کو اسی جیسا کہ قاعدہ صفر کے
تفریق کا ہے کم کرین مثال [illegible] مثال دوسری [illegible] اور اگر تلے عدد ہو اور اوپر صفر اور
بائین کی متصل یا بعد صفرون کی ایک ہو وسط مین تو اس ایک پر بھی صفر لکھدین مثال [illegible]
مثال دوسری [illegible] اور اگر ان دونو صورتون مین ایک آخر مین ہو تو ضرورت صفر کی نہین
وہ فنا ہوگیا اوسکے تلے نقل کرین مثال [illegible] مثال دوسری [illegible] اور جن اعداد فوقانی کی
مقابلہ مین کچھ نہو یا صفر ہو اونکو بعینہ زیر خط نقل کرین مثال [illegible] امتحان تفریق کا اس طرح
ہے کہ عدد منقوص منہ کی میزان سے عدد منقوص کی میزان کم کرین اگر ممکن ہو ورنہ ۹ کو اوسکی
میزان پر بڑھا کے اوس سے میزان منقوص کو کم کرین جو باقی ہو اوسے یاد رکھین پھر میزان حاصل تفریق
کی لین اگر اوس عدد محفوظ سے مطابق ہو تو غالبا عمل صحیح ہے نہین تو خطا مثلا مثال اخیر مین
۵ میزان منقوص منہ کی ہے اوس سے ۳ کو جو میزان منقوص کی ہے کم کیا ۲ باقی رہے وہی میزان حاصل تفریق
کی ہے اور مثال اول مین عدد منقوص منہ کی میزان ایک ہے اوسپر ۹ بڑھائی ۱۰ ہوئی اوس مین سے
۷ کو کہ میزان منقوص ہے جب کم کیا ۳ رہے وہی میزان حاصل تفریق کی ہے پس عمل صحیح ہے

فصل پانچوین ضرب کی بیان مین ضرب اسے کہتے ہین کہ ایک عدد کو دوسرے کی تعداد
پر بڑھالین پہلے عدد کو مضروب اور دوسرے کو مضروب فیہ کہتے ہین اور جو حاصل ہو اوسے حاصل
ضرب کہتے ہین مثلا ۴ کو ۵ مین ضرب کرنا یہہ ہے کہ ۴ کو پانچگونہ کرلین کہ ۲۰ ہوتے ہین ۴ مضروب اور ۵
مضروب فیہ اور ۲۰ حاصل ضرب اور اختیار ہے دونو عددون مین سے جسے چاہین مضروب کرین
اور جسے چاہین مضروب فیہ حاصل ایک ہی ہوتا ہے اگر ۵ کو ۴ مین ضرب کرین تو بھی ۲۰ ہی حاصل
ہون اور ضرب ۳ قسم ہے مفرد کی مفرد مین اور مفرد کی مرکب مین اور مرکب کی مرکب مین مفرد
اوس عدد کو کہتے ہین جسکی نوشت مین ایک ہی عدد ہو تنہا خواہ ساتھہ صفر یا اصفار کے جیسے ۹

یاد اور ۱۱ اور ۱۵ اور مرکب اوسی کہتی ہین جسکی نوشت مین ایک عدد سی زیادہ ہو جیسی ۱۵ یا ۱۰۱ اور ضرب
مفرد فی المفرد مین اگر آحاد کی آحاد مین ضرب ہو اوسکی لئی یہہ نقشہ کافی ہی ایک کی جس جلد وسی ضرب نہو
وہ بہ نہین بعینہ باقی رہتا ہی لہذا اوسکی سوا اور دون کی ضرب کا اس نقشہ مین ذکر ہی محاسب کو
چاہئی کہ خواص ضرب آحاد فی الآحاد کی جو اس نقشہ مین درج ہین حفظ یاد کرلی کہ بغیر انکی یاد کی
حساب مین مشکل پڑتی ہی

مضروب فیہ

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	
۱۸	۱۶	۱۴	۱۲	۱۰	۸	۶	۴	۲
۲۷	۲۴	۲۱	۱۸	۱۵	۱۲	۹	۶	۳
۳۶	۳۲	۲۸	۲۴	۳۰	۱۶	۱۲	۸	۴
۴۵	۴۰	۳۵	۳۰	۲۵	۲۰	۱۵	۱۰	۵
۵۴	۴۸	۴۲	۳۶	۳۰	۲۴	۱۸	۱۲	۶
۶۳	۵۶	۴۹	۴۲	۳۵	۲۸	۲۱	۱۴	۷
۷۲	۶۴	۵۶	۴۸	۴۰	۳۲	۲۴	۱۶	۸
۸۱	۷۲	۶۳	۵۴	۴۵	۳۶	۲۷	۱۸	۹

اس نقشہ مین داہنی طرف کی عدد مضروب ہین اور اوپر کی مضروب فیہ اور باقی حاصل ضرب ہین ہر دو
عدد کا حاصل ضرب اوس خانہ مین ہی جو مضروب اور مضروب فیہ دونو کی مقابل ہی مثلاً ۴ کو ۶
مین ضرب کرین ۲۴ حاصل ہوتی ہین سو ۲۴ ایسی خانہ مین ہین کہ باعتبار خانہای عرضی کی ۶ سی مقابل
ہی اور باعتبار خانہای طولی کی ۴ سی یا ۹ کو ۷ مین ضرب کرین ۶۳ حاصل ہین سو ۶۳ اوس خانہ مین
لکہی ہین جو عرضاً ۹ سی مقابل ہی اور طولاً ۷ سی وعلی ہذا القیاس اور اگر ضرب آحاد کی غیر آحاد مین
مثلاً عشرات یا میات یا الوف مین ہو یا غیر آحاد کی غیر آحاد مین مثلاً میات کو میات مین یا الوف

مین ضرب کرین تو اوسکا یہہ قاعدہ ہی کہ ایک عدد کی صورت ۱ ہو دوسری کی صورت مین بی لحاظ مرتبہ
کی ضرب کرین اور حاصل کو لکہہ کی ایک جانب یا دونو جانب مین جسقدر صفر ہون اونی این حاصل کی
داہنی طرف لکہدین بلحاظ ان اصفار کی وہ عدد جو ہو وہی حاصل ضرب ہی مثلاً ۴ ۵۰ مین ۴۰ مین
اس طرح کہ صورت تہہ کی ۵ مین ضرب کی ۲۰ حاصل ہوئی اوسپر ایک صفر جو ۵۰ مین تہا لکہدیا ۲۰۰
ہوئی اور ۶۰ مین ۸۰۰۰ مین ۶ کو ۸ مین ضرب کیا ۴۸ ہوئی اوسکی داہنی طرف ایک صفر ۶۰
والا اور دو صفر ۸۰۰ والی رکہدی ۴۸۰۰۰ ہوئی اور ضرب مفرد فی المرکب کا یہہ طریقہ ہی کہ مرکب
کو لکہہ کی اوسکی داہنی طرف ایک فرق سی بعد کہینچی ایک خط قوسی کی مفرد مضروب کو لکہدین پہر تلی اوس
مرکب کی ایک خط کہینچین اور مفرد کو ہر مرتبہ مین ضرب کرکی حاصل کو تلی خط کی لکہین اگر دہای سی کم ہو
اور جو دہائی حاصل ہو تو صفر لکہین اور جو دہائی سی زیادہ حاصل ہو تو زیادہ کو لکہین اور ان دونو
صورتون مین عدد دہائی کا اگلی مرتبہ کی حاصل ضرب پر زیادہ کرین اور جمیع قواعد جو عمل جمع مین
مذکور ہوئی ہین یہان بہی ملحوظ رہین مثال ۱ ۸ ۳۵۴۷ ۴ [illegible] مثال دوسری ۱ ۶ ۹۵۹ [illegible] ۴۲۵۷۳۶
طرفین کی صفر یہان بہی حاصل ضرب کی داہنی طرف رکہی جائینگی مثال ۴ ۵۱ ۲۶۰۴ دوسری مثال
۷۰۰۰ ۴۷ ۲۹۰۰۰ اور ضرب مرکب فی المرکب کی لئی اچہا طریقہ مشبکہ ہی یعنی عدد مضروب کو لکہہ کی اوسکی
تلی خط کہینچ کی دونو کناری خط اور درمیان ہر دو مرتبہ اوس عدد کی ایک خط طولی کہینچی اور بائین
طرف کو عدد مضروب فیہ لکہی اسطرح پر کہ آحاد سب سی تلی ہون اونسی اوپر عشرات اونسی اوپر مئات
اونسی اوپر الوف وہکذا اور اوسکی ہر دو مرتبونکی درمیان مین اور سب سی تلی ایک خط عرضی موازی
اوپر والی خط کی کہینچی پس ایک شکل بطور مربع کی حاصل ہو کی خانہ دار جسکی عرض کی ہر قطار مین بشمار مراتب
مضروب کی خانہ ہون کی اور طول کی ہر قطار مین بشمار مراتب مضروب فیہ کی پہر ہر خانہ کو ایک خط
مورب یعنی ہنڈی سی دو مثلث پر تقسیم کری پہر ہر مرتبہ مضروب کو مضروب فیہ کی ہر مرتبہ مین ضرب
کری اور حاصل کو ایسی خانہ مین لکہی کہ دونو کی اوس مرتبہ کی مقابل ہو بایں وضع کہ آحاد حاصل کی اوس
خانہ کی مثلث تحتانی مین ثبت کری اور عشرات مثلث فوقانی مین اور جہان عشرہ حاصل ہو وہان

مثلث تحتانی کو خالی رکھہ صفر لکھنا ضرور نہین اور مثلث فوقانی مین عدد عشرہ کا لکھدی اور جہان
فقط آحاد حاصل ہون آحاد کو مثلث تحتانی مین لکھی اور مثلث فوقانی کو خالی چھوڑی اور اسی طرح آخر تک
عمل تمام کری پھر سیدھی طرف کی سب سی تلی کی مثلث مین جو عدد ہوا وسی زیر شکل پہلی خانہ کی تلی لکھی
بعد اوسکی سب اون عددون کو جو درمیان دو خط مورب کی ہین بموجب قاعدہ جمع کی جمع کری
اور حاصل کو زیر شکل بائین طرف اوس پہلی عدد کی اسطح پر رقم کری کہ مقابل ایک ایک خانہ کی ایک
ایک مرتبہ ہو یعنی حاصل جمع ہر مابین دو خط مورب کا اوسکی مقابل لکھا جاوی مگر یہہ کہ مراتب حاصل
کی خانون سی بڑھ جاوین تو وہ بائین طرف شکل کی لکھی جاوینگی اور بعد فراغ اس قسم کی مابین
خطین مورب مین سی جنکی مقابلہ مین حاصل لکھہ نہین سکتی ایک نقطہ مربع کی بائین طرف والی خط پر لگانا چاہیے
کہ علامت ہو اس بات کی کہ اس سی فراغت حاصل ہو چکی ہی مثال — اصفار
مضروب یا مضروب فیہ کی مقابلہ مین جتنی خانہ ہون سب خالی رکھیے — جائین
اور بوقت لکھنی حاصل ضرب کی اگر سیدھی طرف کی تلی کا مثلث خالی ہو تو پہلی خانہ کی تلی صفر لکھا جای
اور اسی طرح اگر جب مثلث فیمابین دو خط مورب کی خالی ہون تو اوس خانہ کی مقابلہ مین بھی صفر رکھا جاوے
مثال — جو صفر کہ مضروب یا مضروب فیہ کی ابتدا مین ہون اونکی لیے شکل مین خانہ
بنانے کی کچھہ ضرورت نہین بلکہ بعد اونکی ہر مرتبہ کی لئی خانہ بناوی اور بعد اوتار لینی حاصل ضرب
کی تبسکہ سی جتنی صفر طرفین مین ہون حاصل ضرب کی داہنی طرف رکھدی مثال — امتحان عمل ضرب
کا اس طرح ہی کہ میزان مضروب کو مضروب فیہ مین ضرب کر کی حاصل کی میزان لین جو باقی رہی اگر میزان
حاصل ضرب سی برابر ہو تو عمل غالبا صحیح ہی نہین تو خطا مثلا مثال اخیر مین میزان مضروب کی ۵ ہی اور
مضروب فیہ کی ۳ دونو کی ضرب سی ۱۵ حاصل ہوی اوسکی میزان ۶ ہی اور وہی میزان حاصل ضرب
کی ہی

فصل چھٹی قسمت کی بیان مین

قسمت اسی کہتی ہین کہ ایک عدد کو دوسرے
عدد کی شمار پر برابر تقسیم کرین پہلی عدد کو مقسوم کہتی ہین اور دوسری عدد کو مقسوم علیہ اور جو حاصل ہو
اوسی خارج قسمت کہتی ہین مثلا ۲۰ کو ۴ پر تقسیم کرینگی اوسکی ۴ حصہ برابر نکالین تو ۵ حاصل ہوتی ہین

خارج کی تلی لکہی مثال [illegible] دوسری مثال ۵ ۴ [illegible] ۱۴۰ اور اگر مقسوم علیہ مرکب
ہو تو طریقہ قسمت کا یہہ ہی کہ اول مقسوم کو لکہہ کر اوسکی تلی دو خط عرضی کہینچی اور دونون اسقدر فاصلہ
رکہی کہ بیچ مین گنجایش ایک سطر لکہنی کی ہو اور تلی دونو کی مقسوم علیہ کو اس سطح پر لکہی کہ آخر مرتبہ اوسکا
آخر مرتبہ مقسوم کی مقابل ہو اور جو وہ عدد کہ مقابل مراتب مقسوم علیہ کی ہی مقسوم علیہ سی کم ہو تب
مقسوم علیہ کو اس طرح پر لکہی کہ آخر مقسوم علیہ کا ماقبل آخر مقسوم کی مقابل ہو اور ایسا بڑا عدد تلاش
کری کہ جب اوسکو ہر ایک مرتبہ مین مراتب مقسوم علیہ سی ضرب کری تو اوسکی حاصل ضرب کی اون اعداد
سی جو مقابل ان کی مقسوم مین ہین ہو سکی جب ایسا عدد حاصل ہو اوسکو بمقابلہ اول مراتب مقسوم
علیہ کی درمیان اون دونو خطوط کی لکہدی اور اوسکو ہر مرتبہ مقسوم علیہ مین ضرب کر کی حاصل ضرب
کو مراتب مقابلہ مقسوم مین سی کم کری پس اگر وہ مراتب مقسوم بالکل فنا ہو جاوین اونپر خط محو یعنی وہی جو ہما
خط بصورت زبر کی کہینچ دی اور اگر کچہہ باقی رہی تو باقی کو اوپر مراتب مقسوم کی لکہدی اور مقسوم علیہ کو
ایک مرتبہ کر داہنی طرف ہٹا کر لکہی اور جس مرتبہ مقسوم علیہ کی تلی کوئی عدد نہو اوسکی تلی خط محو بصورت
زبر کی کہینچدی اور پہر ایسا بڑا عدد تلاش کری جسکی حاصل ضرب کا مراتب مقسوم علیہ مین نقصان مراتب
مقسوم سی جواب انکی مقابلہ مین ہو کوئی ہین اور مابعد اونکی سی ممکن ہو پہر اوس عدد کو درمیان دونو سطرون
کی مقابل مرتبہ اول مقسوم علیہ کی لکہی اور اوسکو حسب دستور ہر مرتبہ مقسوم علیہ مین ضرب کر کی مراتب مقسوم
سی جو اونکی مقابل مین کم کری اور پہر ایک مرتبہ کر مقسوم علیہ کو سیدہی طرف ہٹا دی اور ویسا ہی عدد
تلاش کری اور اسی طرح عمل تمام کری مثال [illegible] مثال دوسری [illegible] اور باقی احکام مثل
قسمت علی المفرد کی ہین یعنی اگر آخر مین کچہہ بچ رہی تو اوسکو بجانب مقسوم علیہ کی نسبت کر کی صورت حاصل نسبت
کو خارج قسمت پر بڑہا دین مثال [illegible] اور اگر بیچ مین یا انتہای عمل پر ایسی صورت واقع ہو کہ مقابلہ مراتب
مقسوم علیہ کی جو مراتب مقسوم ہون مقسوم علیہ سی کم ہون تو مقابل اول مراتب مقسوم علیہ کی بین السطرین صفر لکہدین
اور بیچ والی صورت مین مقسوم علیہ کو داہنی طرف بیک مرتبہ نقل کر کی حسب دستور عمل کرین مثال [illegible]

بقدر اصفار ابتدای مقسوم علیہ کی مراتب مقسوم اول سی چہوڑ دی جاوین اور وقت عمل مقسوم علیہ مین اون صفرون
کو نہ لکھین بلکہ علیحدہ ایک صورت مقسوم کی بعد خط توسی کی لکھہ رکھی کہ یاد رہی مثال (۱۲۰) مثال
دوسری (۱۲۰) اگر ابتدای مقسوم صفر ہون اور بوقت عمل کی عدد مابعد اونکی یا لکل
فنا ہو جاوین تو اون صفرون کو بعینہ خارج قسمت مین نقل کرین مثال
اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ بوقت عمل کی مقسوم مین سی کوئی عدد فنا
ہو جای اور مابعد اوسکا باقی ہی تو اوس عدد پر صفر لکھہ دین اور عمل باعتبار اوس صفر کی کرین مثال
طریقہ امتحان قسمت کا یہہ ہی کہ میزان خارج قسمت کو میزان مقسوم علیہ مین ضرب
کرین حاصل ضرب کی میزان اگر میزان مقسوم سی مطابق ہو تو عمل غالباً صحیح ہی نہین تو
خطا مثلاً مثال آخر مین میزان خارج قسمت کی تین ہین اور میزان مقسوم علیہ کی بہی تین ہین تین کو تین
مین ضرب کیا تو ہوئی وہی مقسوم کی میزان ہی یا مثلاً اخیر سی اوپر والی مثال مین میزان خارج کی چہہ
ہین اوسکو میزان مقسوم علیہ یعنی ۷ مین ضرب کیا حاصل یعنی ۴۲ کی میزان ۶ ہین اور وہی مقسوم کی میزان ہی
اور اگر مقسوم مین کچہہ باقی رہ گیا ہو تو بعد ضرب کرنی میزان خارج قسمت کی میزان مقسوم علیہ مین حاصل
ضرب پر میزان اوس باقی کی بڑہا لین اور مجموع کی میزان کو میزان مقسوم سی مطابق کرین
کی مثال سوم مین مقسوم مین سی ۱ بچ رہی ہین اوسکی میزان یعنی ۲ کو ۸ پر کہ حاصل ضرب میزان
خارج اور میزان مقسوم علیہ ہی بڑہایا ۱۰ ہوی اوسکی میزان ۱ ہی اور وہی میزان مقسوم کی ہی

باب دوسرا حساب کسور کی بیان مین

اس باب مین ایک مقدمہ ہی اور پانچ فصلین

مقدمہ مشتمل ہی اوپر چند فایدون کی **ف ۱** کسر یا مفرد ہوتی ہی جیسی ایک ثلث یا ایک ربع یا مکرر
ہوتی ہی جیسی دو ثلث اور تین ربع اور یا مضاف ہوتی ہی جیسی نصف السدس اور گیارہوان حصہ
تیرہوین حصہ کا اور یا معطوف ہوتی ہی جیسی نصف و ثلث **ف ۲** مخرج کسر کا اوس عدد کو کہتی ہین کہ
اوس ہی یہہ کسر صحیح نکلی اور اوس سی کم سی نہ نکل سکی جیسی نصف کا مخرج ۲ ہی اور ثلث کا مخرج ۳
اور ربع کا ۴ اور گیارہوین حصہ کا مخرج گیارہ اور خود عدد مخرج کسر مفرد کا ہوتا ہی وہی مخرج

کسر مکرر کا ہوتا ہی مثلاً تین مخرج ثلث کا ہی ثلثان کا بھی اور چار مخرج ایک ربع کا ہی تین ربع
کا بھی ہی اور مخرج کسر مضاف کا وہ عدد ہی کہ ضرب مخرج مضاف سے مخرج مضاف الیہ میں حاصل
ہو جیسے نصف سدس کا مخرج ١٢ ہی اسواسطی کہ نصف کا مخرج ٢ ہی اور سدس کا مخرج ٦ دو کو ٦ میں ضرب
کیا ١٢ حاصل ہوئی یا مثلاً ربع الخمس کا مخرج ٢٠ ہی اسواسطی کہ ربع کا مخرج ٤ ہی اور خمس کا مخرج ٥ چار
کو ٥ میں ضرب کیا ٢٠ ہوئی اور کسر معطوف کی مخرج نکالنی کا یہ طریقہ ہی کہ درمیان دونو کی مخرجون
کی اگر نسبت تداخل ہو یعنی ایک دوسری کو فنا کر دیتا ہی جیسی نصف اور ربع مخرج نصف کا یعنی دو مخرج
ربع یعنی چار کو فنا کر دیتا ہی تو ایسی صورت میں بڑا عدد دونو کا مخرج ہی پس مخرج نصف و ربع
کا ٤ ہی اور مخرج نصف و سدس کا ٦ اور اگر دونوں کی مخرج میں توافق ہو یعنی ایک دوسری کو فنا
نکری اور کوئی اور عدد سوا واحد کی اون دونون کو فنا کری جیسی ربع اور سدس مخرج ربع یعنی چار
مخرج سدس یعنی ٦ کو فنا نہین کرتا اور ان دونون کو دو فنا کرتا ہی یا سدس و تسع کہ ٦ و ٩ کو فنا
نہین کرتا اور ان دونو کو تین فنا کرتا ہی تو ایسی صورت میں ایک مخرج کی وفق کو دوسری مخرج میں ضرب
کریں جو حاصل ضرب ہو وہ دونو کسرون کا مخرج ہو گا اور وفق اوس کسر کو کہتی ہین جسکا مخرج عدد فنا کنندہ ہو مثلاً
٤ اور ٦ کا فنا کنندہ ٢ ہی کہ مخرج نصف ہی پس چار کا وفق نصف چار کا ہی یعنی ٢ اور ٦ کا وفق نصف
٦ کا ہی یعنی ٣ پس یا ٢ کو چھ میں ضرب کیا یا ٣ کو ٤ میں ١٢ حاصل ہونگی وہی نصف اور سدس کا مخرج
ہی اور اسواسطی نکالنی مخرج سدس و تسع کی یا ٢ کو ٩ میں ضرب کرین یا ٣ کو ٦ مین ١٨ حاصل ہونگی
وہی مخرج سدس و تسع کا ہی اور اگر دونو کی مخرجون میں تباین ہو یعنی نہ ایک دوسری کو فنا کر سکی اور نہ
سوا واحد کی اور کوئی عدد دونو کو فنا کر سکی تو کل ایک کو دوسری میں ضرب کرین پس مخرج اسکی نکالنی
مخرج مشترک ربع اور سبع کی ٤ کو ٧ میں ضرب کیا ٢٨ ہوئی وہ مخرج دونو کا ہی **ف ٣** اگر کسر معطوفہ
دو سی زیادہ ہون تو اون سب کو لکھ کی نسبت مخرج اول کسر کی طرف مخرج کسر دوم
کی لحاظ کر کی حسب قاعدہ سابق الذکر کی عمل کریں اور حاصل کی نسبت ساتھ مخرج کسر ثالث کی دیکھیں
اور جیسی نسبت ہو مطابق اوسکی عمل کر کی نسبت درمیان اس حاصل کی اور مخرج کسر رابع کی لحا

کری اور اسی طرح پر آخر تک عمل تمام کری واسطی توضیح اور تفہیم کی طریقہ استخراج مخرج مشترک
کسور تسعہ مشہورہ کا بیان کیا جاتا ہی کسور مذکورہ یہہ ہین نصف ½ ثلث ⅓ ربع ¼ خمس ⅕ سدس ⅙ سبع ⅐
ثمن ⅛ تسع ⅑ عشر ⅒ مخرج نصف کا دو ہی اور ثلث کا تین ان دونون مین تباین ہی لہذا ۲ کو تین مین
ضرب کیا ۶ ہوئی لہذا ساتہہ مخرج ربع یعنی ۴ کی نسبت توافق بالنصف رکہتا ہی لہذا ۶ کی نصف کو ۴ مین
ضرب کیا ۱۲ ہوی ۱۲ ساتہہ مخرج خمس یعنی ۵ کی تباین رکہتا ہی لہذا ۱۲ کو ۵ مین ضرب کیا ۶۰ ہوئی ۶۰ اور
مخرج سدس یعنی ۶ مین تداخل ہی پس ۶۰ پر اکتفا کرکی ۶۰ اوسکی ساتہہ مخرج سبع یعنی ۷ کی لحاظ
کی تباین پایا پس ۶۰ کو ۷ مین ضرب کیا ۴۲۰ ہوی اوس مین اور مخرج ثمن یعنی ۸ مین توافق بالربع
ہی پس اوسکو آٹہہ کی ربع یعنی ۲ مین ضرب کیا ۸۴۰ ہوئی اوس مین اور ۹ مین جو مخرج تسع کا ہی
توافق بالثلث ہی لہذا اوسکو ۹ کی ثلث یعنی ۳ مین ضرب کیا ۲۵۲۰ ہوئی اور اوسی ساتہہ مخرج عشر
یعنی ۱۰ کی نسبت تداخل ہی لہذا اوسی پر اکتفا کیا پس مخرج کسور تسعہ ۲۵۲۰ ہی **ف ۴** کسور تسعہ مذکورہ
کو منطق کہتی ہین اور اونکی سوا سب کسرون کو اصم **ف ۵** طریقہ لکہنی کسر کا یہہ ہی کہ صورت مخرج کی
لکہہ کی اوسکی اوپر عدد کسر لکہدیتی ہین پہر اگر اوسکی ساتہہ کوئی صحیح نہو تو اوپر عدد کسر کی صفر لکہہ دیتی ہین
پس ایک نصف کی یہہ صورت ہی $\frac{1}{2}$ اور دو ثلث کی یہہ صورت ہی $\frac{2}{3}$ اور چار تیرہوین حصہ کی یہہ صورت
ہی $\frac{4}{13}$ اور اگر ساتہہ کسر کی صحیح ہو تو اول مراتب صحیح کی تلی صورت کسر لکہدیتی ہین مثلا سوا بارہ یون
لکہین کی $12\frac{1}{4}$ اور پندرہ اور تین سبع یون لکہین کی $15\frac{3}{7}$ وعلی ہذا القیاس اور کسر مضاف جو اصم سے
اوس مین درمیان مخرج مضاف اور مضاف الیہ کی لفظ من لکہہ دیتی ہین پس ایک گیارہوان حصہ
تیرہوین حصہ کا یون لکہین کی $\frac{1}{11}$ من ۱۳ **ف ۶** تجنیس سی کہتی ہین کہ عدد صحیح کو از جنس کسر کرلین
اور طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ عدد صحیح کو اوس کسر کی مخرج مین جس کی جنس سی کرنا منظور ہی ضرب
کرین حاصل ضرب کو مجنس کہتی ہین اور اگر اوس صحیح کی ساتہہ کسر ہو تو عدد اوس کسر کا اس حاصل
ضرب پر بڑہا لین مثلا ۳ کو از جنس ربع کرنا منظور ہو تو ۳ کو مخرج ربع یعنی ۴ مین ضرب کرین حاصل
یعنی ۱۲ مجنس ہوگا اور اگر ۴ کی تجنیس منظور ہو تو ۴ کو مخرج خمس مین ضرب کرکی ایک اوس پر

بڑہا لین حاصل تین ۱ ہو جیسی ۳ ہو کا **فائدہ** ۴ بعضی ایسی کسر ہین کہ صورہ کو صحیح بنالین جب تک شمار کسر
مخرج سی کم رہی اوسکا عدد صحیح نہین بن سکتا جیسی ۳ یا ۴ اور جب شمار کسر مخرج کی برابر ہو تو واحد
ہو جاتا ہی پس ۴ چار ربع اور ۵ خمس ایک ہین اور جب شمار کسر کی مخرج سی بڑہ جاوی تب مخرج
پر قسمت کرین خارج قسمت عدد صحیح ہوگا تنہا یا ساتہہ کسر کی اوسی مخرج سی مثلاً ۸ ربع دو ہین اسواسطی کہ ۸ کی
قسمت سی مخرج ربع یعنی ۴ پر دو حاصل ہوتی ہین اور ۹ ربع دو اور ایک ربع ہین اسواسطی کہ ۹ کی قسمت سی
۴ پر یہی حاصل ہوتا ہی یا خمس کی ۵ ہوتی ہین یا ۵ ثمن کی ۱ ہوتی ہین **فصل اول جمع کسور**
کی بیان مین طریقہ جمع کسور کا یہہ ہی کہ مخرج مشترک سب سی کسرون کا لیکی لحاظ کرین کہ عدد مجموع
مخرج کی برابر ہی یا اوس سی کم یا زیادہ اگر برابر ہو تو حاصل واحد ہوگا مثال نصف اور ثلث اور سدس
مخرج مشترک انکا ۶ ہی اوسکا نصف ۳ ہی اور ثلث ۲ ہی اور سدس ایک مجموع ان سب کا ۶ ہوتا ہی
کہ مخرج سی برابر ہی پس حاصل واحد ہی یا ۳ ربع اور ایک سدس اور ایک نصف سدس مخرج مشترک انکا ۱۲ ہی
اور اوسکی ۳ ربع کی ۹ ہوتی ہین اور سدس کی دو اور نصف سدس کا ایک مجموع ۱۲ ہی پس حاصل
واحد ہی یا اگر زیادہ ہو تو اس عدد مجموع کو مخرج پر قسمت کرین خارج قسمت حاصل جمع ہوگا
مثال نصف اور ثلث اور ربع مخرج مشترک ۱۲ ہی نصف اوسکا ۶ اور ثلث ۴ اور ربع ۳ سب ۱۳ ہوئی
اوسکو ۱۲ پر قسمت کیا خارج یعنی ایک اور نصف سدس حاصل جمع ہی اور اگر کم ہو تو مجموع کو مخرج سی
نسبت کرین مثال سدس اور ثلث نصف ہی اسواسطی کہ مخرج مشترک ۶ ہی ۲ اوسکا ثلث ہی اور ایک
سدس سب ۳ ہوئی ۳ نسبت ۶ کی نصف ہی **تتمہ** تضعیف کسور کا قاعدہ بہی مثل قاعدہ جمع کی ہی یعنی
کسر کو مخرج سی لیکی دو چند کرلین پہر اگر مخرج کی برابر حاصل ہو تو حاصل تضعیف واحد ہوگا مثلاً
ایک نصف کو دو چند کرین مخرج نصف ۲ ہی اوس سی نصف لیا ایک کو دو چند کیا ۲ ہوئی مخرج کی
برابر پس دونا نصف کا ایک ہی اور اگر کم حاصل ہو مخرج کی طرف نسبت کرین مثلاً ایک ربع کو دونا
کرین نصف ہوتا ہی اسواسطی کہ مخرج ربع کا ۴ ہی اوسکی ربع یعنی ایک کو دونا کیا ۲ ہوئی ۲ نسبت ۴
کی نصف ہی اور اگر زیادہ حاصل ہو تو اوسکو مخرج پر قسمت کرین خارج قسمت حاصل تضعیف ہوگا مثلاً

۳ ربع کی تضعیف سی ایک اور نصف حاصل ہوتا ہی اسواسطی کہ مخرج ۴ ہی اور اوسکی تین ربع یعنی ۳ کو
اسکی دونا کیا ۶ ہوئی کہ ۴ سی زیادہ ہین پس ۶ کو ۴ پر قسمت کیا ۱½ خارج ہوا اور یہی حاصل تضعیف سے ہے

فصل دوسری تفریق کسور کی بیان مین طریقہ تفریق کسور کا یہہ ہی کہ مخرج مشترک
سی دونون کسرون کو اپنی کم کو زیادہ سی کم کریں اور باقی کو مخرج کی طرف نسبت کریں مثلاً دو ثلث کو تین ربع
مین سی کم کرین حاصل ایک نصف سدس ہوگا اسواسطی مخرج مشترک ۱۲ ہی اور دو ثلث اوسکی ۸ کو
جب اوسکی ۳ ربع یعنی ۹ مین سی کم کیا ایک باقی رہا اور وہ نسبت ۱۲ کی نصف السدس ہی مثال دوسرے
نصف کو ۳ خمس سی کم کیا تین عشر باقی رہی اسواسطی کہ مخرج مشترک ۱۰ ہی اور اوسکی نصف یعنی ۵ کو جب اوسکی
۳ خمس یعنی ۸ سی کم کیا ۳ باقی رہی اور وہ نسبت ۱۰ کی ۳ عشر ہین **تتمہ** تنصیف کسور کا طریقہ یہہ ہی کہ عدد
کسر اگر زوج ہو اوسکا نصف لی لین پس چار خمس کی تنصیف سی ۲ خمس حاصل ہوتی ہین اگر فرد ہو تو اوسکو
بجانب ضعف مخرج کی نسبت کرین پس تین ربع کا نصف ۳ ثمن ہی اسواسطی کہ جب مخرج ربع یعنی ۴ سی
۳ ربع لی ۳ ہوئی اور ۳ بہ نسبت ۸ کی کہ ضعف ۴ کا ہی ۳ ثمن ہی **فصل تیسری ضرب کسور**
کی بیان مین ضرب کسور کی پانچ قسمین ہین ضرب کسر کی صحیح مین اور ضرب مختلط یعنی کسر با صحیح
کی صحیح مین اور ضرب کسر کی کسر مین اور ضرب مختلط کی کسر مین اور ضرب مختلط کی مختلط مین اول کا طریقہ
یہہ ہی کہ عدد کسر کو صحیح مین ضرب کرین اور حاصل کو مخرج پر قسمت کرین اگر مخرج سی زیادہ ہو مثال
۳/۴ مین ۳ کو ۷ مین ضرب کیا ۲۱ حاصل ہوئی وہ مخرج ربع یعنی ۴ سی زیادہ ہی لہذا ۲۱ کو ۴ پر قسمت کیا
خارج قسمت یعنی ۵¼ حاصل ضرب ہی تین ربع کا ۷ مین اور اگر مخرج سی کم حاصل ہو تو حاصل کو مخرج کی
طرف نسبت کرین مثال ایک نصف سدس ۳ مین ایک کو ۳ مین ضرب کیا ۳ رہے بجانب
مخرج نصف سدس کے کہ ۱۲ ہی نسبت کیا ۳ ۱۲ کی ربع ہین پس ربع حاصل ضرب ہی اور اگر حاصل
ضرب عدد کسر صحیح مین مخرج سی برابر ہو تو حاصل واحد ہوگا مثال ایک ربع ۴ مین ایک کو ۴ مین ضرب کیا
۴ رہی وہی مخرج ربع کا ہی پس حاصل ایک ہی قسم دوم یعنی مختلط فی الصحیح کا طریقہ یہہ ہی کہ مختلط کو مجنس
کرکی صحیح مین ضرب کرین اور حاصل کو کہ ہمیشہ اس قسم مین مخرج سی زیادہ ہوتا ہی مخرج پر قسمت کرین

خارج قسمت حاصل ضرب ہوگا مثال دو اور تین خمس میں دو اور تین خمس کا مجنس ۱۳ ہی اسکو ۴ میں ضرب کیا ۵۲ ہوی ۵۲ کو ۵ پر قسمت کیا ۱۰ اور ۲ خمس نکلی وہی حاصل ضرب ہی قسم تیسری یعنی کسر فی الکسر کا طریقہ یہہ ہی کہ صورت کسر اول کو صورت کسر دوم میں ضرب کرین جو حاصل ہو اوسی حاصل اول کہتی ہین پہر ایک کسر کی مخرج کو دوسری کسر کی مخرج مین ضرب کرین حاصل کو حاصل ثانی کہتی ہین پہر حاصل اول کو بجانب حاصل ثانی کی نسبت کرین اس واسطی کہ اس صورت مین اول ثانی سی ہمیشہ کم ہوتا ہی مثال تین ربع پانچ سبع مین ایک نصف اور ربع السبع ہوتی ہین اس واسطی کہ جب تین کو ۵ مین ضرب کیا ۱۵ ہوی یہہ حاصل اول ہی اور ۴ کو ۷ مین ضرب کیا ۲۸ ہوتی یہہ حاصل ثانی ہی اور ۱۵ نسبت ۲۸ کی ایک نصف اور ربع السبع ہی قسم چوتہی یعنی مختلط فی الکسر کا طریقہ یہہ ہی کہ مختلط کو مجنس کر کی صورت کسر مین ضرب کرین اور دونو کسرون کی مخرج کو باہم ضرب کرین پہر حاصل اول کو حاصل دوم پر قسمت کرین اگر اول دوم سی زیادہ ہو یا دونو برابر ہون مثال زیادہ کی ۲ اور ایک ربع ۵ سدس مین ایک اور ثمن ہوتی ہین اس واسطی کہ مجنس ۲ اور ایک ربع کا ۹ ہی اوسکو ۵ مین ضرب کیا ۴۵ ہوی لیکن وہ ۲۴ سی کہ حاصل ضرب مخرج ربع اور سدس کا ہی زیادہ ہی لہذا ۴۵ کو ۲۴ پر قسمت کیا خارج قسمت ایک اور ۷ ثمن ہین وہی حاصل ضرب ہی مثال مساوات کی ۱ ربع ۵ مین مجنس اول کا ۵ ہی اوسکو صورت کسر دوم مین ضرب کیا ۲۰ ہوی اور حاصل ثانی یعنی حاصل ضرب مخرج کسر اول یعنی ۴ کا مخرج کسر دوم یعنی ۵ مین ہی ۲۰ ہی ۲۰ کو ۲۰ پر قسمت کیا واحد حاصل ہوا اور اگر حاصل اول حاصل دوم سی کم ہو تو حاصل اول کو بجانب دوم کی نسبت کرین مثال ضرب ۲ ربع کی ۵ مین مجنس اول یعنی ۱۲ کو صورت کسر یعنی ایک مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوی اور وہ بہ نسبت حاصل ثانی یعنی حاصل ضرب مخرج خمس کی مخرج ربع مین کہ ۲۰ ہوتا ہی کم ہی لہذا ۱۲ کو ۲۰ کی طرف نسبت کیا ۱۲ اوسکا خمس اور ایک نصف عشر ہی وہی حاصل ضرب ہی قسم پانچوین یعنی مختلط فی المختلط کا طریقہ یہہ ہی کہ دونو کی مجنسون کو باہم ضرب کر کی حاصل کو اوپر حاصل ضرب مخرجین کی کہ ہمیشہ اس قسم مین حاصل اول سی کم ہوتا ہی قسمت کری خارج قسمت حاصل ضرب ہوگا مثال ۲ ربع ۱ سی ۲ ثمن ۳ ہوتا ہی اس واسطی کہ مجنس اول کا ۵ ہی اور مجنس

دوم کا ۱۰ اور دونوں کی ضرب سے ۵۰ حاصل ہوئی اور حاصل ضرب مخرجین یعنی ۳ کا ۳۰ میں سے ۱ ہی ۵۰ کو ۳۰ پر قسمت
کیا ۱ حاصل ہوئے یہی حاصل ضرب ہے **ف** ضرب کسور میں احتمال آٹھ نکلتی ہیں کسر فی الصحیح کسر فی المختلط کسر
فی الکسر صحیح فی الکسر صحیح فی المختلط مختلط فی الکسر مختلط فی الصحیح مختلط فی المختلط ان آٹھ احتمالوں
میں سے ۵ اس لئے معتبر ہوئے کہ ضرب کا حکم جانبین سے ایک ہی سا ہے پس صحیح فی الکسر اور کسر فی الصحیح ایک
ہے اور مختلط فی الکسر اور کسر فی المختلط ایک ہے اور مختلط فی الصحیح اور صحیح فی المختلط ایک ہی پس تین
قسمیں جاتی رہیں پانچ باقی رہیں **ف** کسر میں ضرب کرنے سے عدد بڑہتا نہیں بلکہ کم ہوجاتا ہے اس
واسطے کہ ضرب اسے کہتے ہیں کہ ایک عدد کو بمقدار دوسرے عدد کے لیا جائے اور جب عدد بمقدار کسر کے
لیا جاویگا کسر حاصل ہوگی عدد بڑہ سکتا نہیں مثلاً ۱/۳ کو ۶ میں ضرب کریں پس ۶ کو بقدر ایک ثلث کے لیویں
۲ حاصل ہوں گے اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک ثلث کو شمار ۶ کے لیا تو ۶ ثلث حاصل ہوئے اور تین ثلث کا
ایک ہوتا ہے ۶ ثلث کے ۲ ہوئے پھر کیف عدد مضروب فیہ سے کم حاصل ہوا

فصل چوتھی قسمت کسور کے بیان میں

قسمت کسور کی آٹھ قسمیں ہیں کسر بر صحیح کسر بر مختلط کسر بر کسر مختلط بر صحیح
مختلط بر مختلط مختلط بر کسر صحیح بر مختلط صحیح بر کسر طریقہ قسمت کا یہ ہے کہ مقسوم اور مقسوم علیہ کو مخرج مشترک
میں ضرب کریں اگر دو جانب کسر ہو اور مخرج موجود میں ضرب کریں اگر ایک جانب کسر ہو پھر حاصل ضرب مقسوم
کو اوپر حاصل مقسوم علیہ کے قسمت کریں اگر اول دوسرے سے کم نہو اور اگر کم ہو تو نسبت کریں **مثال صنف اول** یعنی کسر بر صحیح کی ۳/۴ ۵ پر ۳/۴ کو جو مقسوم ہے مخرج یعنی ۴ میں ضرب کیا ۳ ہوئے اور ۵ کو
جو مقسوم علیہ ہے ۴ میں ضرب کیا ۲۰ ہوئے ۳ کو ۲۰ سے نسبت ۳ خمس الربع کی ہے وہی خارج قسمت ہے **ف**
اس قسم میں حاصل ضرب مقسوم حاصل ضرب مقسوم علیہ سے ہمیشہ کم ہوتا ہے **مثال صنف دوم**
یعنی کسر بر مختلط کی ۱/۴ پر ۲ ۱/۲ مخرج مشترک ۴ ہے اور حاصل ضرب مقسوم مخرج مشترک میں ۱ ہے اور
حاصل ضرب مقسوم علیہ ۱۰ اول کو ثانی سے نسبت نصف العشر و ربع العشر کی ہے وہی خارج قسمت ہے
ف اس قسم میں بھی حاصل اول حاصل دوم سے ہمیشہ کم ہوتا ہے **مثال صنف تیسرے**
یعنی کسر بر کسر کی چار خمس ۴/۵ و ثلث پر مخرج مشترک ۱۵ ہے اور حاصل مقسوم ۱۲ اور حاصل مقسوم علیہ ۵

۱۰ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک اور ایک خمس حاصل ہوا وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین حاصل مقسوم
حاصل مقسوم علیہ سی کبھی زیادہ ہوتا ہی جیسا کہ گذرا اور کبھی برابر ہوتا ہی جبکہ مقسوم اور مقسوم علیہ
ایک ہون جیسی ۳/۴ کو ۳/۴ پر قسمت کرین سو ایسی صورت مین کچھ ضرب کی مخرج مین حاجت نہین بلکہ
خارج قسمت ایسی حالت مین ہمیشہ ایک ہوتا ہی اور یہی اگر مقسوم اور مقسوم علیہ کا مخرج ایک ہو اگرچہ
دونو کسرین کم و زیادہ ہون ضرورت ضرب کی نہین بلکہ ایک کے عدد کو دوسری کی عدد پر
قسمت کر دین مثال دو سدس ایک سدس پر خارج قسمت ۲ ہی اور کبھی حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ
سی کم ہوتا ہی مثال ثلث الخمس ثمن پر مخرج مشترک ۱۲۰ ہی اور حاصل مقسوم ۸ اور حاصل مقسوم علیہ
۱۵ اول کو دوسرے سی نسبت ثلث و خمس کی ہی وہی خارج قسمت ہی **مثال صنف چوتھی**
یعنی مختلط بر صحیح کی پانچ اور ایک ربع ۳ پر مخرج موجود ۴ ہی اور حاصل مقسوم ۲۱ اور حاصل
مقسوم علیہ ۱۲ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک اور تین ربع حاصل ہوئی وہی خارج قسمت ہی **ف**
اس قسم مین کبھی حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سی زیادہ ہوتا ہی جسکی مثال گذری اور کبھی کم ہوتا ہی
پس اول کو طرف ثانی کی نسبت کرتی ہین مثال تین اور ایک ثلث ۶ پر حاصل مقسوم ۱۰ ہی اور
حاصل مقسوم علیہ ۱۸ اول نسبت دوسری کی پانچ تسع ہی وہی خارج قسمت ہی اور مساوات حاصلین
کی اس قسم مین نہین ہوتی **مثال صنف پانچوین** یعنی مختلط بر مختلط کی ۸ ۲/۳ ۵ پر مخرج مشترک
۳ ہی اور حاصل مقسوم ۲۶ اور حاصل مقسوم علیہ ۱۵ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک اور دو ثلث
ایک ثلث الخمس خارج ہوئی وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین کبھی حاصل مقسوم اور حاصل مقسوم
علیہ برابر ہوتا ہی مثلاً تین و نصف کو تین و نصف پر قسمت کرین اور اس صورت مین خارج قسمت
واحد ہوگا اور کبھی زیادہ ہوتا ہی جسکی مثال اوپر گذری اور کبھی کم ہوتا ہی جیسی کہ تین اور ربع چھ و
نصف پر مخرج مشترک ۴ ہی اور حاصل مقسوم ۱۳ اور حاصل مقسوم علیہ ۲۶ اول نسبت ثانی کی
نصف ہی یعنی نصف خارج قسمت ہی **مثال صنف چھٹی** یعنی مختلط بر کسر کی ۱/۲ ۳/۴ پر مخرج
مشترک ۱۲ ہی اور حاصل مقسوم ۱۴ اور حاصل مقسوم علیہ ۹ اول کو ثانی پر قسمت کیا آٹھ اور آ

تسع خارج ہوئی وہی خارج قسمت ہی **ف** اس صنف مین حاصل مقسوم ہمیشہ حاصل مقسوم علیہ سی
زیادہ رہتا ہی **مثال صنف ساتوین** یعنی صحیح بر مختلط کی ۲۴ ۵/۳ پر مخرج موجود ہی حاصل
مقسوم ۱۲ ہی اور حاصل مقسوم علیہ ۱۲ اول کو ثانی سی نسبت چار سبع کی ہی یہی خارج قسمت ہی **ف**
اس قسم مین مساوات حاصلین ممکن نہین مگر حاصل مقسوم کبھی کم ہوتا ہی جسکی مثال گذری اور کبھی زیادہ
مثال ۲ ۵/۳ پر حاصل مقسوم ۳۵ ہین اور حاصل مقسوم علیہ ۳/۲ اول ثانی پر قسمت کیا ایک اور تین ربع ثمن نکلی
وہی خارج قسمت ہی **مثال صنف آٹھوین** یعنی صحیح بر کسر کی ۵ ۳/۴ پر حاصل مقسوم ۲۰ ہی
اور حاصل مقسوم علیہ ۳ اول کو ثانی پر قسمت کیا ۶ ۲/۳ نکلی وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین ہمیشہ
حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سی زیادہ ہوتا ہی

فصل پانچوین بیان مین تحویل کسر کی ایک نوع سی طرف دوسری نوع کی

تحویل کسر اسی کہتی ہین کہ ایک قسم کسر مین دوسری قسم کی کسر دریافت کرین مثلاً یہہ کہ ثمن مین کی سدس ہوتی ہین طریقہ تحویل کا یہہ ہی کہ عدد کسر کو جسکا بدلنا منظور ہی اوس کسر کی مخرج مین ضرب کرین جسکی ساتھہ بدلنا منظور ہو اور حاصل کو مخرج اوس کسر پر جسکا بدلنا منظور ہی قسمت کرین مثال پانچ سبع کی کی ثمن ہوتی ہین ۵/۷ کو ۸ مین ضرب کیا ۴۰ ہوئے ۴۰ کو ۷ پر قسمت کیا پانچ اور پانچ سبع خارج ہوئی پس ۵ ثمن اور ۵ سبع الثمن ۵ سبع کی ہوتی ہین مثال دو ۲/۴ ربع کی کی ثلث ہوتی ہین ۳ کو ۳ مین ضرب کیا ۹ ہوئے ۹ کو ۴ پر قسمت کیا دو اور ایک ربع خارج ہوئے پس دو ثلث اور ایک ربع الثلث تین ربع کی ہوتی ہین

خاتمہ

اس خاتمہ مین چند قواعد ضرب اور قسمت کی ذکر کیجاتی ہین کہ بہت مفید ہین اور بوسیلہ اونکے تحصیل حاصل ضرب اور خارج قسمت کی نسبت قواعد مقررہ کی سہل ہی اور اس خاتمہ مین دو فصلین ہین

فصل اول قواعد ضرب مین

قاعدہ جس عدد کی ضرب ۱۰ مین منظور ہو داہنی طرف اوسکی ایک صفر رکھین بعد رکھنی اس صفر کی وہ عدد جو ہو جاوی وہی حاصل ضرب ہی مثال ۳ کو ۱۰ مین ضرب کیا ۳ لکھہ کی اوسکی داہنی طرف صفر رکھا ۳۰ ہوگئی مثال دوسری ۱۲۴۶ کو ۱۰ مین ضرب کیا داہنی طرف اوسکی صفر رکھا ۱۲۴۶۰ ہوئی اور جس عدد کی ضرب ۱۰۰ مین منظور ہو اوسی لکھہ کی اوسکی داہنے

حاصل تضعیف کی تلی لکھدیا اور جس عدد کی قسمت ۵ پر ہو اوسکی ابتدا مین سے دو مرتبہ حذف کرکے
باقی کو تضعیف کرین پھر اگر وہ دونو مرتبہ صفر ہونگی خارج قسمت ہی حاصل تضعیف ہوگا مثال [illegible] (۵۰
اور اگر عدد ہوا اوس مین سے ۵۰ کی لئی ایک اول مراتب خارج قسمت پر بڑہالین اور ۵۰ سے کم کو طرف
۵۰ کی نسبت کرکی حاصل نسبت ساتھ اوس خارج قسمت کی ملادین مثال [illegible] (۵۰ مثال دوسری [illegible] (۵۰
مثال تیسری [illegible] (۵۰ جس عدد کی قسمت ۵۰۰ پر ہو اوسکی ابتدا مین سے تین مرتبہ حذف کرکی باقی
کی تضعیف کرین اور پانچ ہزار مین چار مرتبہ حذف کرین و بقیاس قاعدہ شرح العدد کی خارج قسمت
نکالین **قاعدہ** جس عدد کی قسمت ۲۵ پر ہو اوسکی ابتدای مین سے دو مرتبہ حذف کرکی باقی کو چار پر
ضرب کر جاوین حاصل ضرب خارج قسمت ہوگا اگر دونو مرتبہ محذوف صفر ہون مثال [illegible] (۲۵
اور اگر عدد ہون تو بعوض ہر ۲۵ کی ایک ایک اول مراتب حاصل ضرب پر زیادہ کرلین مثال [illegible] (۲۵
مثال دوسری [illegible] اس مثال مین محذوف ۳۰ تہی اوس مین سے ۲۵ کی لئی ایک اول مراتب
حاصل ضرب پر بڑہا لیا اور ۵ باقی کو طرف ۲۵ کی نسبت کیا وہ ایک خمس تہا لہذا ایک خمس حاصل ضرب
کی تلی لکھدیا مثال تیسری [illegible] (۲۵ اس مثال مین بعوض ۵۰ کی ۲ اول حاصل ضرب مین بڑہالئی اور
۵ باقی کو طرف ۲۵ کی نسبت کیا ایک خمس تہا لہذا ایک خمس حاصل ضرب کی ساتھ لکھدیا مثال چوتہی [illegible] اس مثال
مین بعوض ۷۵ کی ۳ اول مراتب حاصل ضرب پر بڑہا دی ۲ باقی کو ۲۵ کی طرف نسبت کرکی ۲ پچیسوین حصہ
ساتھ حاصل ضرب کی لکھدئی **قاعدہ** جس عدد مکرر الصورت کی قسمت ۱۱ پر ہو اوسکا مرتبہ اول خارج
قسمت ہی مثال ۴۴ (۱۱ پر ۴ ہی اور اگر اوس عدد کی ساتھ ایک صفر یا کئی صفر ہون تو مرتبہ اول ساتھ
اون صفرون کی خارج قسمت ہی مثال ۲۲۰ (۱۱ پر ۲۰ خارج قسمت ہی اور اگر صورت عدد کی دو بار سے
زیادہ ہو تو درصورت جفت ہونی مراتب تکرار کی نصف اون مراتب کی لکھکر درمیان ہر دو مرتبہ کی ایک
صفر لکھ جاوی جو حاصل ہو وہی خارج قسمت ہی مثال ۲۲۲۲ (۱۱ پر خارج قسمت ۲۰۲ ہی ۵۵۵۵۵۵ (
۱۱ پر ۵۰۵۰۵ اور اگر اس صورت مین مقسوم کی ساتھ ایک صفر یا زیادہ ہون تو اونی خارج قسمت کی داہنی
طرف لکھدی مثال ۴۴۴۴۰ (۱۱ پر خارج ۴۰۴۰ ہین اور اگر طاق ہون تو اول مرتبہ کو اوسکی طرف نسبت

اور باقی کی نصف اوسی طرح پر کہ درمیان ہر دو عدد کی ایک صفر جو لکہہ جاتی اور اوسکی داہنی طرف ایک صفر لکہدی مثال ۲۲۲۲۶ ۲۰۶ اور اگر اس صورتین مقسوم کی ساتہہ صفر ہو تو اوسمین یہہ قاعدہ جاری نہین **قاعدہ** جس عدد کی قسمت ۵ اپر ہو اوسکی اول مرتبہ کو چہوڑ کی باقی مین سی ثلث کم کر جاوین پہر اگر اول مرتبہ صفر ہو اور باقی کی ثلث صحیح نکلتی ہو تو عمل تمام ہو گیا بعد کم کرنی ثلث کی مابعد مرتبہ اولی سی جو باقی رہا وہی خارج قسمت ہی مثال ۹ ۴۲ خارج قسمت اس مثال مین ۴۲ ۲ ہی کہ بعد کم کرنی ثلث یعنی ۱۴ ۲ کی مابعد صفر سی باقی رہا اور اگر مرتبہ اول صفر ہو مگر مابعد صفر کی ثلث صحیح نہ نکلی تو جو عدد ثلث نکالنی مین مابعد صفر کی بچ رہی اوسکو صفر سی مرکب کری ترکیب سی یا ۱۰ حاصل ہونگی یا ۲۰ اگر ۱۰ حاصل ہون تو اول مراتب حاصل تفریق کی تلی ۲ لکہدی مثال ۶ اور اگر ۲۰ حاصل ہون تو واسطہ ۵ اکی ایک اول مراتب حاصل تفریق پر بڑہا دی اور واسطے ۵ کی ۱ اول مراتب حاصل تفریق کی تلی لکہی مثال ۵ اور اگر مرتبہ اول عدد ہو تو اوسکو تنہا ۵ اسی نسبت کری در صورتیکہ مابعد کا ثلث صحیح نکلی اور ۲ حاصل ہے تو اول مراتب حاصل تفریق پر بڑہا دی مثال ۹۲۵ اور اگر مابعد کا ثلث صحیح نکلی تو مرتبہ اول کو ساتہہ اوس عدد کی جو ثلث کی نکالنی سی باقی رہا ہی مرکب کری اور اوس مین سی ۵ اکی لئی ایک اول مراتب حاصل تفریق پر بڑہا دی اور باقی کو طرف ۵ اکی نسبت کری مثال ۵ اس مثال مین مابعد مرتبہ اولی کی ثلث صحیح نہین نکلتی بلکہ ۵ مین سی بوقت ثلث نکالنی کی ۲ بچ رہتی تہین اون ۲ کو مرتبہ اولی سی مرکب کیا ۲۷ ہوئی ۲۷ مین سی ۱۵ اکی لئی ایک اول مراتب حاصل تفریق پر کہ ۲ تہا زیادہ کیا ۳ ہوئی اور بعد منہائی ۱۵ اکی ۲۷ سی ۱۲ بچ رہی سو اوسپر لکہدی اوسکی نسبت ۱۵ اسی نہ ہی وہی حاصل تفریق پر بڑہادی **الحمد للہ** کہ یہہ رسالہ نافعہ علم حساب مین انجام کو پہونچا بفضلہ تعالی دیکہنی والی اس رسالہ کی اصول قواعد حساب مین محتاج اور کتاب کی نہون کی خدا تعالی اسی قبول فرماوی اور برادران مومنین کو اس سی نفع بخشی اللہم یا ربنا لا رب لنا غیرک حاسبنی یوم الحساب ❁ وقنی شر الدارین ❁ وارزقنی خیر الدارین ❁ واغفرلی ولوالدی ولاساتذتی ولجمیع المسلمین ❁ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ❁ والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

خاتمۂ طبع

خلاصہ کلام حمد و سپاس مفضل منعام ہی کہ اوسکی فضل سے یہہ کتاب کامل الفصاحت مسمی بخلاصۃ الحساب تالیف لطیف جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول عمدۂ محاسبان زمان اسوۂ مہندسان دوران غواص بحر تحقیق نقاد گوہر دقیق فصیح اللسان طلیق البیان افضل امجد جناب مولوی محمد عنایت احمد مستوطن قصبہ دیوا متعلقہ بیت السلطنت لکھنو کی ستائیسوین ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۲۶۴ بارہ سی چونسٹھہ ہجری کو باہتمام بندۂ خاکسار محمد مصطفی خان ولد حاجی محمد روشن خان مرحوم سی بیچ مطبع مصطفائی واقع بیت السلطنت موصوفہ محلہ محمود نگر زیر اکبری دروازہ کی چہپ کر موجب اشاعت فوائد بیحساب طالبان اس فن شریف کی ہوئی لہ الحمد و المنۃ ولنبیہ الثناء و التحیۃ فقط

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار شیخ اشرف علی متخلص بہ اشرف

مصطفی خان ہین کیا یگانۂ عصر	اونکی مطبع مین چہپ گئی یہ کتاب
سر اعدا سی لکھو اشرف	خوب چھاپی کتاب علم حساب

۱۲۶۴

تمام شد